وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

درین زمان برکت توامان بحسن توفیق خالق سبحان کتاب

مستطاب در اثبات تعزیہ داری مسمی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہدایت المومنین

یکے از مصنفات جناب مولوی سید ریاض الحسن صاحب

دامت برکاتہ بفرمایش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب

رئیس اعظم اونا و دامت حشمتہ بمقام لکھنؤ وزیر گنج سہ ماہ شوال ۱۳۱۶ھ

مطبع اثنا عشری ... باہتمام ... طبع شد

جملہ حقوق محفوظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء والارض والملئکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون والصامتون والصلوۃ علی صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ الشہداء ہم الائمۃ المعصومون **اما بعد** واضح ہو کہ درینولا ایک رسالہ ہندیہ مسمّی بہ **ہدایۃ المومنین** مشعر عدم جواز تعزیہ داری ومنع گریہ وزاری مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکہنے اور غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکورہ نے از راہ فریب وفساد کہ خمیر طینت ارباب تعصب وعناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتدائے رسالہ مین کی ہے یعنے عنوان رسالہ مین بدعات وعادات جملہ مخلوقات پر عموماً اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہین لیا تاکہ ناظرین رسالہ یہہ سمجہین کہ بیچارہ مولف بلا تعصب اکراہ حسبۃ للہ محض از راہ دردِ دین ونصیحت غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے روی خطاب اور تعصب وعتاب نہین رکہتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

ظاہر ہو جاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ تحریر تمام ہے اور خاص شیعون ہی پر عنایت
اور توجہ بعنایت اور تشنیع و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے مین بکمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے مین بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہونکی علت قرار دیگئی حضرات متقلدین اہلسنت مین تو اسقدر
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہین اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر بر دایا تسلیما کہین نہین کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد مین تہے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت نسبت سکونت **اولاد حسن قنوجی** نظر آیا مجیب سجدہ
شکر بجالایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت ہر بابی بگڑے ہوئے وہابی ہین سو خوب جانے ہوئے ہین مجیب عمامے والی
انکی تشبیحین کمند و نکونہ بدنام کرین **انکی مختصر کیفیت یہہ** ہے کہ یہہ سادات
بخاریہ قنوج مین شامل اور مجیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی مین داخل
ہین یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تہی وہی حضرت مولف کو مجیب احقر
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل مین یہہ خود شیعہ مذہب تہے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سر تابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنی سُنی سے وہابی ہوئے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکے صاحبین
عبدالحی و اسماعیل دہلوی کی صحبت و ارادت مین جو چلے اور زیادہ ہوئے اونکی
معیت مین سکہونکے ساتہہ آمادہ جہاد ہوئی مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادے صاحب
مع دیگر جہلا کام آئی ہمارے حضرت پہر تو پہرا ٹہوکرین کہاتی بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائی بعد خرابی بصرہ یہ سوجی کہ مقابلہ تیغ و سنان مین

جان کا خطر ہے زبانی لن جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکھنی شروع کیئے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور بناہ بخداادسکو بدعت وضلالت قرار دیا ہی ہر چند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکھا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا بمفاد کریمہ وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ بہ نسبت اور و نکے
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضای حمیت وحمایت دین تر کیا بشری ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لعنت و تہذیب
سے بقدر مقدور درگذر نہین کی انشاءاللہ نحیف کو بھی بمفادے کریمہ وَقُولُوا لَهُ قَوْلًا
لَيِّنًا ہرگز لعنت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح و توضیح مین اگر کچھہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی کی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیانین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہماری حضرت نیم ملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر زور دیا کہ آنکھہ بند کر کے
بے سمجھے بوجھے عموما ہر امر کو بدعت لکھدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہرپل کیسی لکڑی پکڑ رکھی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکی اقسام محمودہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکی اقسام اور نیز اس بیانین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلحہ مولف کا عند الفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکھتی ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف پر سنی ہو
یا شیعہ امر حق واضح ہوجای اور پہر کوئی حضرت مولف بگلا بھگت کی بظاہر
حقانی و بباطن پوچ ولا یعنے تقریر و تحریر سے دہوکا نہ کہای بحولہ تعالی وقوتہ

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت مین پس معنی بدعت کے صاحب قاموس نے یہہ لکہے ہین البدعۃ الحدث فی الدین بعد الاکمال اوما استحدث بعد النبی صلعم من الاھواء والاعمال یعنے بدعت حادث کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح جوہری مین بہی وارد ہے ظاہراً وہی حدث مراد ہے جس سے دین و شریعت حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہو اور اوس امر جدید کو اصل شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلاشبہہ منہی عنہا اور حرام ہے اور حدیث کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مین بہی بدعت خاص مراد ہی نہ مطلق محدثات عَلٰی اَیِّ وَجْہٍ کَانَتْ کہ وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموماً داخل بدعت محرمہ نہین ہین والا ایسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تہے اور بعد آن حضرت وقتاً فوقتاً بتقاضای ضرورت حادث ہوتی گئے اور اصل شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموماً خلفاً عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہے وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہو جائیگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان ہوگا بشرطیکہ وہ سُنی نہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بہی ثابت نہین ہین تو کچہہ بہی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ ٹہری تو جسکو جو جی چاہے کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سُنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتے ہین چنانچہ **تفریق اقسام بدعت مین** منجملہ ہمارے علما کے شیخ شہید علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

اقسام لا یطلق اسم البدعة عندنا الا ما هو محرمة الاول الواجب کتدوین القران والسنة اذا خیف علیهما والثانی المحرم وهو کل بدعة تناولها قواعد التحریم والثالث المستحب کبناء المدارس والربط مما تناوله ادلة الندب والرابع المکروه مما اشتملته ادلة الکراهة والخامس المباح وهو داخل تحت ادلة الاباحة انتهی یعنے جو امور کہ بعد عہد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوی وہ چند اقسام ہین اور اسم بدعت کا اطلاق ہماری نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب خوف اونکے ضائع ہونیکا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم شامل ہون سوم مستحب مثل بناے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیزین جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علماء حضرات اہل سنت مین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح فرمائی ہے البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة ومکروهة ومباحة والطریقة فی ذلک ان تعرض البدعة علی قواعد الشرع فان دخلت فی قواعد الایجاب فهی واجبة او فی قواعد التحریم فمحرمة او فی الندب فمندوبة او فی الکراهة فمکروهة او فی الاباحة فمباحة یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ عرض کیجای بدعت قواعد شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل
ہو تو وہ مباح ہے انتہی۔ اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی
نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ
کی رد مین ہے نقل کیا ہے اوسمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام
خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر بتفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول
بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابًا اوسنّۃ
او اجماعًا او اثرًا فھو البدعۃ الضالہ وما احدث من الخیر ولم یخالف
شیئًا من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو
احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو
احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت
محمودہ ہے انتہی۔ علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی تفصیل
و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دار مدار ہے
لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سُن لین پھر اونکو اختیار ہے
صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ
بالکسر والسّکون الحدث فی الدین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب
و سنّۃ فما دلّ علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرّع فاحلّ
حرامًا او حرّم حلالًا او کرہ ما لم یکرہ کان مبدعًا خارجًا عن الشریعۃ
انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہین
لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب و سنت مین
کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو
وہ بدعت منہی عنہا سے خارج ہے بدعت محرّمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

یا بطور تشریع کے ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرے
باقی دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ نہیں بلکہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج ہیں لیئے اسکا ہی مآل کار وہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کر چکے ہیں اب غور کرنا چاہیے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آنحضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کر کے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہے پس بنا بر اسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان دیندار کو جسپر خدا و رسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیۂ کریمہ عظیم قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کر دیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت میں علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ میں اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار ونکی زمان وفات اور
مصیبت و شہادت میں اعلان رنج و غم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب رجحان
شرعی خالی از اجر و ثواب نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمانان ہمیشہ روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہیں
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہیں چنانچہ بوارق محمدیہ میں بحوالہ لمعہ
ابوشامہ سے منقول ہے ومن الحق ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبتہ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہماری زمانہ میں جو یہہ امر احداث
ہوا ہے کہ ہر سال بروز مطابق روز مولد آنحضرت صلعم صدقات خیرات اور

اظہار زینت و سرور کرتے ہین یہہ سب حق اور درست ہے اسلئے کہ یہہ امر خیال وجود اسکے کہ اسمین فقراد مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم مصیبت آن حضرت و اہلبیت آن حضرت اظہار غم و الم کرنا مشعر بکمال خلاص و محبت آن حضرت و اولاد آن حضرت ہے خصوصًا مصیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر الشہادتین شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین بموجب روایت حضرت ام سلمہ رض مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک آن سرور خاک آلودہ ہوئے پس ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہہ حال ہوا ہو انصاف سے کہو کہ اوسکی مصیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا اور بنانا کسقدر مشعر بمحبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر و تامل صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن زیاد کا ہاتھ نہ بٹاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر منکشف ہوجاے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام تواریخ و احادیث معتبرہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا مصیبت عظیمہ اور واقعہ جانسوز خامس آل عبا و دیگر شہدای کربلا اور نہیب و غارت خیام مطہرہ و اسیری حرم محترم سید دوسرا یہہ سب امور شرعًا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر بے نہایت

اور باعث رضامی الہی اور حضرت ختمی پناہی ہیت اسلیئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیای پر اختلال مین اور بعد از وقوع
عالم مثال مین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن و ماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین ماملکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اور اولیاء و ملائکہ و جن اس رونے رولانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سے ہاتھہ اوٹھا ئین
اور آپکا ساتھہ چھوڑکر الگ ہو جائین سو یہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہویگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح رویگا۔ اللہ اکبر جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوکر روئین اور اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا فرمائین
اوس عزاداری کے شرعی ہونے مین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھے اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلا شبہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا واللہ یستہزئ بہم
ویمدہم فی طغیانہم یعمہون دوم وہ امور جو اصل شرع سے مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام واحسان واطعام پیش آنا زیادتی مصیبت و لوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح و تعزیہ و تابوت و علم بنانا علی ہذا اور امور جو اصلا م
شرعی بکا و ابکا کے معین ہون جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کل شیئ مطلق ای مباح حتی یرد فیہ النہی پای جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا اینکہ نہی اسمین وارد ہو اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذی روح عند الفریقین نہی سے مستثنے ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے ناقلاً عن شرح مسلم بیان کیا ہے واما تصویر صور الشجر ونحوھا مما لیس فیہ حیوان فلیس بحرام یعنے صورتین شجر وغیرہ کی بنانا جو ذی روح نہون حرام نہین ہین اسیطرح بخاری نے ابن عباس سے زجر و توبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بناتا تہا نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذی روح کی بنایا کر اور تصویر ذی روح کی بنانا چہوڑ دے کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص تصویر جاندار بناے خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پہونکے اور وہ کبہی نہ پہونک سکیگا انتہی - اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنہا تماثیل الشجر وشبہہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتونکی نہین بلکہ درخت وغیرہ غیر ذی روح کی تہین اسیطرح محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس وقمر کو پوچہا آپنے فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچہہ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلانکیر جائز و مباح ہین بلکہ اگر صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام ہی لیے جائین جیسا کہ مغرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور تشبیہا بخلق اللہ تعالی من ذوات الارواح وغیرھا جب بہی ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم وغیرہ

مستغنی ہوگئے اسلیئے کہ شبیہ مخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضۂ منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا نقل نشان کرامت نشان حضرت پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور باوجود اباحت چونکہ سعین قسم اول ہین تو بنانا انکا نوراً علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم کنندہ انکا لاریب مثاب و ماجور ہے قال اللہ تعالی و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب پس بمفاد آیۂ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبۂ معظمہ در وضہ منورہ آنحضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ و کوہ صفا و مروہ بلکہ نقل نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح و اعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرت کرام اور بفحوای من اہان اولادی فقد اہاننی اہانت سید انام ہے فتامل سوم وہ امور جو عزاداری مین بطور رسم کیئے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ اونکے واسطے شریعت مین بالخصوص ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکہنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی پہننا گر سیاہ نکرو اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا در امور بشرطیکہ تشبیہ کا اونمین لگاؤ نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہوجائینگے چہارم وہ امور جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملا صالحا و اخر سیئا عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر براق و ذوالجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تماشا ڈہول بوق ٹہنٹا وغیرہ بجانا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

حاجت طلب کے نا ہین اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عز وجل سے طلب
کرے تو اسکا مضائقہ نہین اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ و ضریح کو
خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے محترز
ہین اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہین لہذا افعال جہلاء عوام پر انسے مواخذہ
نہین ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھ نہ کچھ ایجاد بندہ خالی نہین ہوتے بعد اس
تفصیل کے ظاہر ہو گیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے
اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جائیگا نہ اور اقسام پر کما لا یخفی
علے المتاملین فلا تکن من الغافلین ہر چند جو کچھ اس مقدمہ مین بیان ہوا منصف
غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت
مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضاے مثل مشہور جہوٹے کو گہر تک پہونچانا
ضرور ہے لہذا حضرت مولف کے ہر قول کا رد بہی بقدر ضرورت لکھے دیتا ہون تاکہ مرد
عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی بہ نصر المومنین کو
بہی دیکہے اور بشرط پسند انصاف اور در صورت لغزش و خطا معاف کرے فانتقمنا من
الذین اجرموا وکان حقا علینا نصر المومنین ۔

قال المولف الرسالہ قبل شروع کتاب کے چند مقدمہ مختصر ہے تا حقیقت حال بخوبی للتشیع و
اقول لرفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود ۔ یہ مقدمہ کیا ہے پادریکا
وعظ اور سرے ہی سے دین برحق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے
ساری قلعی کہلی جاتی ہے ۔

قال اسکو سننا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی مین گرفتار تہی
اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑی تہی حضرت نے تقریر زبانی اور
تلوار کے زور سے اونکو مسلمان کیا اور دین حقکو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹہایا

اقول ماشاءاللہ کیا حسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت
حضرت خیر الانام کا بعینہ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نتہا فقط تقریر زبانی
اور محاربہ سیفی و سنانی سے آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے
دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنو مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمد
صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا فرماتے مثل انبیای سابقین
کوئی معجزہ بین ایسا دکھلاتے جس سے لوگ گرویدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف
اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا
حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین علیسا خوب جانتے ہین کہ جس
پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکھتے تھے حقتعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ
عطا فرماتا تھا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجھ لیتے تھے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ
حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تھا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسے کے وقت
مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تھا آپکو احیای اموات کا معجزہ
دیا گیا ہماری حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین غلو تھا آپکو
ایسا معجزہ بین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑی بڑے فصحا و بلغا و عرب
عرباکے مقابلہ مین فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین
بڑے بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس ھذا من الکلام
البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جھکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور
ہے کہ کسی سے کچھ جواب نہ آیا بلکہ اکثر اونمین لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان
لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نکر سکے اور خال خال جو دام
شیطان مین پہنس گئے وہ ایسے عاجز ہوے کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان و
مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اوسکا ایک فقرہ بہی نہ لکھا گیا

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انتہی پس جب باوجود عاجز ہونے کے بہی ایمان نہ لائے اور حجت الہی تمام ہوگئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین نبوت ان حضرت باتین بناتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بہی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکہا ہے ورنہ جب محدثات مابعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو مابعد ان حضرت منعقد ہوئی وہ بہی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہوگی اب ہمکو آپ سے بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آیئے اور سوچ سمجہکر فرمایئے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت تہی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار و مدار بعد آن حضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پہ ہوا پس اگر بعد آن حضرت مطلق احداث علے ای وجہ کان بدعت محرمہ اور قبیح ہے تو پہر حضرت سلامت خلافت خلفای اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر رخنہ نکالکر آپ شیعہ سُنی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے اور اگر خلافت خلفای راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ بہی معتقد ہین تو ہر بل کی لکڑی یعنے ہر محدث کو بدعت ضالہ کہنے سے ہاتہہ اوٹہایئے اور ارشاد حضرت خلیفہ ثانی دربارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعة ھی کو ملاحظہ فرمایئے علمای اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بہی تراویح پڑہتے ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے اپنے مونہہ سے آپ ہی قائل ہوئے اور اگر اسکو بہی بدعت محرمہ سمجہکر نہین پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نہین بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوئے چلے جاتے ہین اس سے بہتر کوئی بات نہ ہوگی

مگر خلاصی کی سبیل نہین آپ مسلمانون کو کہہ آپسے قال قیل نہین سے اگر دریافتی بر دانشبت جو من وہ دگر نشناختی افسوس افسوس

قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتہہ آئی تو عجب طرح کا فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ نوبت پہونچی

اقول گستاخی معاف آپ ایسے نامقید ہین کہ جو موہنہ مین آیا بلا قید بہر سے کہہ بیٹہے ہین یہہ عموماً بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا کچہہ امیر معاویہ سے بہی خفا ہین صاحب سمجہہ بوجہہ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بہی مان لی گئی ہے اہل سنت بیہ تو مارے ڈر کے آپ کوی بات بصراحت موہنہ سے نہین نکالتے فقط اشارے وکنائے پہ ٹہلتے ہین پہلے خلافت مین جہگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرہ خلفا سے نکالا ایک نہ شد دو شد مگر شیعہ آپ بہت کہل کھیلے ہین کہ اونکی تعزیہ داری کرسے تعزیہ و علم بنانے روتے رولانے پر کوئی دقیقہ نہین وقوہ ہین اٹہا رکہا نہین رکہا خیر یہہ بہی غنیمت ہے جو تہہ دیکہیے کینہ کا کرا دل مین ہے اعدا اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی تہا تو جو شہید کا لفظ اونکی نسبت آپکے موہنہ سے نہ نکلا جب آپکے نزدیک وہ مانع بدعت تہے پہر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر رہا خیر یہہ بہول چوک طبعی ہے اب فرمائیے کہ حضرات اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تہے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات کے بر تقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ ہر محدث کو بدعت محرمہ مین شمار کیے جاتے ہین کیا وہ بعد الثقلین نہین ہین بلا اونکی پیروی کے بہی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور بر تقدیر ثانی تو یہہ آپکا اہلبیت پر افترا ہے وہ حضرات کبہی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تہے کیا وہ اپنے

جد امجد حضرت پیغمبر خدا کے روضہ منورہ کی زیارت نہین کیا کرتے تھے جس روضہ مقدسہ کی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہین پناہ بخدا اوسکو تعبیر بہ صنم اکبر کرتے ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم۔

قال اوسوقت مین بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت رکہتے تہے فرصت غنیمت جانکر کہل کہیلے اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنی شروع کین

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ مین خصوصًا آپکے پیر و مرشد یزید کی تہی وہ ان سب منہیات مین البتہ کہل کہیلا تہا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعتین کہل کہیلے ہین مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتین اوسکی اسلام مین مستند نہو جاوین اور دنیا لوگ سمجہہ لین کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہین ہے اور نہ اوسکی اطاعت بجا ہے

قال چند مدت مین وہ بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچہلون نے اگلون کی سنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار تہے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتون پر سرزنش کرتے تہے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکہی تو بعض صحابی حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکہہ رہے تہے بیتاب ہوکر کہنے لگے کہ اے یزید اوٹہا لے چہڑی لب و دندان حسین سے کہ مین نے بچشم خود دیکہا کہ حضرت سید عالم ان لبونکی بوسے لیتے تہے اور چوستے تہے ہان جو نامسلمان بطمع زخارف دنیا اوس فاسق کی اطاعت کرتے تہے وہ البتہ اوسکی سنت پر چلتے تہے اور اب بہی مثل آپکے جنکو یزید پلید سے محبت اور حسینؑ شہید سے عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت مین ہوتے تو ضرور اوسکا ساتہہ دیتے خون حسین مین شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوسوقت مین امام حسین

ہیٔن ہین بمجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر روؤ رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیئے دیتے ہین تاکہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکے مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علمای دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین سے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع کے ہو یا اوسکو اصل شرع سے کچہہ لگاؤ نہو وہ البتہ بدعت ضالہ و محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنہین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کٹھہ ملا سے بدنام کنندہ نکونامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا

قال قصبہ سہنسار ہزاردن رسمین اور عقیدہ کفر و جہالت کی جہان مین قائم ہوئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کٹھہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کے غرض سے جاہلون کو ہموار کرنے کو جو چاہا سو ایجاد کر دیا اور جو اونہون نے ملا مخدوم سمجہکر اونکا کہنا مان لیا مناسب مقام ایک نقل مجھکو یاد آئی کسی قریہ مین ایک ناخواندہ ملا صاحب وارد ہوئے سو سمجھے کہ یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقاً اونکو تہوڑے ہی

دنو مین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلائے اخذ وجبر کا قرار واقعی موقع جا بجا خوب
چہکے پہنچے اوڑائے اتفاقاً ایک عالم بہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو
اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضائے درد دین والشفقة علی المسلمین
چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ
دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب گہبرائے پہر سوچکر باین تقریر سراپا تزویر اہل
قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین لفظ مار تک نہین لکہہ جانتے
اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سنکر وہ عالم کے خدمت مین
حاضر ہوئے اور مار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر
تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے مار لکہدیا پہر پہلے ملا کی نوبت آئی اونسے سانپ
کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہا کر کہا کہ صاحبو انصاف کرو مار کی یہہ صورت
ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے
ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم چلتے پہرتے نظر آئے۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک
مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علمای اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت
مین اقتدار تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے اور مباحث کو جنسے رونق
اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی سزا پاگئے اور براہ راست پر
آگئے ہوتے ہر ملک مین ہر فرقہ نے فرقہای اسلام سے تو کچہہ بہی نہین تراشا
مگر قنوج کے بعض بدمضمون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا
ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت و حاشا اور ناسعیدون کے نزدیک
کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیئے اہل قنوج کا

ترا شا ہوا ہے جب سکہوں کے ساتھہ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی نہیں ہوئے تہے
تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گھر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ
ارتکاب کبیرہ سبب قوی ضعف اسلام ہے اب بہت نامہ نہ کہیجیے کہ آپکی
تیر کی تمام ہے۔

قال اور اسلام و کفر کہچڑی ہو گیا۔

اقول سچ اسلام و کفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتھہ کہچڑی
ہو نہین سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جائے تو کچھہ
عجب نہین جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سنی ہوئے پہر وہابی ہو گئے اب
وہابیت مین بہی نبتہ لگایا کہ ہر بابی ہو گئے پس آپ ہی کا اسلام اجزائے
مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہو گیا چلیئے مبارک ہو۔

قال خصوصا ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے
ہین ادہر بت بہی پوجتے ہین اور جو اونمین ذرا قابل ہوئے اونہون نے
بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا مناسب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خواہش
نفس کے خلاف پایا سو اسواسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت و نام بدلکر ٹہرالین

اقول ہندوستان مین اون لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دیہاتی
گنوار جہالت کے پتلے ہین اور اونکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور آنکہہ کہولکر
اونہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے
پس اون گنوار دمغین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ
اور تمیز کرین نہین یہہ تراش و خراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ
کر سکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید
اوٹہائی ہے وہ آپکی امانت بولتی ہی ہم یہہ راگ بوجہہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بہی کیئے دیتے ہین کہ جن امور مین اجازت شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین ولو بالعموم کچہہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ جائز ہین گو نظر ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتے ہون اور جن امور مین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلاشبہہ ناجائز ہین خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکہیئے گا کہ آپکی بڑا عقد الیوں مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین مور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین

اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا لیکن اگر شارع کیطرف سے اسمین بہی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز والا ناجائز ہین

قال اور جو وہ اپنے مُردُون کے دِن کرتے ہین یہہ بہی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔

اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے موتے کے امور خیر اور صدقات سے اعانت کرو یہ چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور صدقہ و خیرات و اطعام غربا و مساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو بخشدیا جاتا ہے اور اصل شرع سے اوسکو لگاؤ ہے بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہین ہے مگر آپکے عقیدہ غیر سدیدہ مین اموات کو اعمال غیر سے کچہہ نفع نہین پہونچتا اسی بنا پر آپنے اسکا تعرض کیا حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس و اوہام ہے جسکی رد مین علمای فریقین کی کتب و رسائل بکثرت و دلائل موجود ہین افسوس کہ آپکے واسطے یہہ ثواب مفقود ہے بنابر مثل مشہور نہ فاتحہ نہ درود ہے

قال اور جو وہ بتون کی اوپر مٹہہ بناکر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بہی اپنی قبر پر گنبد بناکر ملیدہ اور پوری اور گشت اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکی مشہور مہنت اور گسائین اور راہب رہتے ہین ویسے انکے یہان بہی گنبد وغیرہ خادم اور مجاور اور پیرزادے مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبرون پر گنبد نہین بناتے یہہ آپکا محض دعوی بے بنیاد جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت است آن حضرت سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی مین فانی اور خاک ہورہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور سے طلا بنتا ہے اسمین بنحوای کریمہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ولا کی تاثیر ہے ایسے اکابر کے قبور متبرکہ پر البتہ گنبد بنانے ہین خادم اور مجاور بٹہاتے ہین اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و نیاز چڑہاتے ہین یہہ بہی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکہنے سامان ظاہری سے ایک شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلونمین رعب چہاتا ہے جنکی امت کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکی مذہب فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی مشابہت سمجہتے ہین سہ برین عقل و دانش بباید گریست۔

قال اور جو وے گنگاجی کی جے اور ہر ہر مہادیو بولتے ہین تو یہہ بہی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے۔

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ منجر بجنون ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان اور آپکے جراحات زبان سے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بہی اس زمانہ کے یزید

کی بد زبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبھی بہولے سے مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتہہ مین لیکر ایک نظر دیکھتے تو آنکھین کہلجاتین کہ مخدرات عصمت وطہارت بعد شہادت امام مظلوم اپنی بیکسی اور بے بسی اور کربت وغربت پر روتین اور رولاتین اور بہم وامحمداہ واعلیاہ واحسناہ واحسیناہ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام جاری ہوا شرع نے رواج پایا اونکی کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا شیطان کا کام ہے یا مسلمان سے تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ٭ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی مچانے لگے۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہے تو چہ بند کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہو اور اہلبیت نبوت خصوصاً نفس نفیس حضرت رسالت سے کچہہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکہو کہ ذکر علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علی کہنا ثواب سے خالی نہین مگر اوسکی نزدیک جو مثل آپکے لاابالی نہین۔ دوسری حدیث مین آیا ہے آن حضرت صلعم نے وانا وعلی من نور واحد فرمایا ہے پس بلحاظ ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہونگے گو مسلمانونکی خوف یا اپنی وہابیت چہپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ آپکے سامنے کہے اور آپ حجت و تکرار نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلا کر کیون طریق جہالت وضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان رسول کے پیچہے پڑے ہو ارے میان اتنو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتون

خوش ہو کر تمکو جائزہ و انعام دیگا کہ بلا سے وین بگڑا تہا تو د نیا ہی کچہ بنتی ابہو بہم خسران ہو دنیا و آخرت اور کچہ حاصل نہین آیندہ پچہا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز ذو انتقام۔

قال اور اگر اونکے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتے ہین یہان بہی لکہن پور دہراج واجمیر کو تیار ہو گئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ بہی ریگ اور صندل لانے لگے اور جو وے جگنناتہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ بہی لکہن پور کے چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وے مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے ہین یہان بہی مدار سالار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان بہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچہے دت کاندو دہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بہی برسوین دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہو گیا اور جو وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ بہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو اونکا ٹہاکر دوارہ ہے تو انکا امام باڑہ ہے۔

اقول آپ سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب دیجور ظلمت و نور مین کچہہ فرق نرہا خوب گہال میل کیا آیہ کریمہ خلطوا عملا صالحا و اخر سیئا کا مفہوم اچہی طرح ثابت کر دیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا جواب پیر بخار والے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداویہ سب دور ہو جاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علمار کی یہہ شان نہین ہے کہ آپکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بخیال حفظ عقائد مسلمین کچہہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدینوجہ بقدر ضرورت کچہہ لکہنا پڑا پہلے تو یہہ فرمائیے کہ اگر کوئی قابل اہل ہنود ہم آپپر یہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

ہماری نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمین ہین ویسی رسمین آپنے بہی لہذٰ یہان صورت و نام بدل کر مقرر کر لی ہین ہم شاستر پر چلتے ہین تمنے شرع نکالی ہم ہونسری کرتے ہین تم نکاح ہم سنکہ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پہیرتی ہو ہم ہر سال تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے ہو ہم پکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندر و نکی گرد پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منیٰ مین قربانی کرتے ہو ہمارے ملنگ مٹہون مین ایک ٹانگ سے کودتے چلتے ہین تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے ہو ہمارے بتخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس خلقہ لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنیگا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر سے آپکے موںہہ مین پتہر دیگا پس کافرونکی ملامت سے تو مسلمانونکی راہ سلامت بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجائیے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام پر تلقہ ہوئی ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاؤ اصل شرع سے پایا جاتا ہی وہ سب ایسے ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعًا خارج یا بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور مثل مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعًا ناجائز و حرام ہین پس ہنود کے رسوم و عادات محض قسم ثانی اور آپکے شبہات بہی ویسے ہی پوچ و لایعنی ہین لیجیے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیالون ہنود کا دونون کا جواب دیدیا اب دونون قسمون مین خلط ملط نکیجیے کہ ملوہ نسائین نہ نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلقات کو قسم ثانی کے خرافات سے علحدہ کر لیجیے اور چہانٹ ڈالیئے پہر دیکہیے کہ اس تفریق و تفصیل مین کتنی بڑی آسانی ہے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہے۔

قال علی ہذا القیاس اور ہزارون رسمین کفار کے مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کر لین اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین ہین۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور اوّل من قاس قیاس مع الفارق ہے ہم تفریق کی صورت بتا چکے ہین اوسی قاعدہ سے ہر قسم کو الگ کر لیجیے کفار سے مقابلہ نکیجیے کہ وہ ایک مرتبہ آپکو بہکا چکے اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین بلکہ بڑہے ہوئے اور ان پر چڑہے ہوئے ہین جو سچے دل سے حمایت اسلام کرتے ہین خدا اونکی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہین وہ ایسی ہی زک اوٹہاتے اور موہنہ کی کہاتے ہین۔

قال اور اتنبار سب رسمین جہانتک ہنین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک اپج نکالتا گیا اور دُون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت سچ کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک اُپج نکالتا گیا اور دُون کی لیتا رہا چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد نماند خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین مین خلل اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ اُپج نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے هنالك الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبہا یطلع قرن الشیطان بہی آیا ہے پہر اس شیخ نجدی کی بعد اوسکے پوتے مردود خارجی نامسعود نے اور دُون کی لی کہ مکہ معظمہ اور طائف اور کربلائے معلےٰ مین قتل عالم علماء و

صلحا معززین اہل اسلام کے بعد خوب لوٹ مار کے آخر مجاہدین اسلام کے ہاتھ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوئے کہ مثل سعود مردود وہ بھی نیست و نابود معلوم ہوتے تھے لیکن ایک مدت دراز کے بعد اب یہہ خبر ہوئی کہ اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکے قالب شریف مین جلوہ گر ہوئی اب ثالث بالخیر آپکا ظہور ہے مسلمانونکو بدعتی ٹھہرائیے کافر بنائیے عقائد اہل اسلام کا استہزا کیجیے جو چاہیے اوچ نکالیے دون کی لیجیے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کا طنبورا ہے۔

قال اور سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور مشابہت سے بہت بعید ہین۔

اقول پھر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی نہین بلکہ کھچڑی کر دیا سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول و قواعد پر مشتمل ہین کہ جسمے شرع کا لگاؤ نہین چھوٹتا اور اون اصول و قواعد سے آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دہوکے مین ہین اگر کبھی مشابہت پکاتے ہین کبھی کھچڑی بگھارتے ہین حضرت سلامت پھر ہم کہتے ہین کہ اس اپنی کھچڑی سے چانول الگ کر لیجیے تب بلا ٹلے گی اور آپکی دال گہنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے از خود رفتہ ہین کہ یہہ بھی نہین سوجھتا کہ وہ کیسا مسلمان تھا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان رسالت کو تباہ و برباد کر دیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ بھی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

مین اک نصاری سے یون از راہ نادانی ٭ پوچھا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی ٭
جسنے نواسے کو گر عید کی قربانی ٭ کرتے تو نہین پہنچتا دعوائے مسلمانی ٭ پس

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے بعید ہو پس آپ اوسی کی مسلمانی پر اس طعن و تشنیع سے ہاتھہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کرتے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت شکل لذت و وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت مین کوئی شریک نہین پہر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی فضول مگر خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کفار مشرک ہین تو اونسے کیا بحث ہے صورت مورت جسکے سامنے جو چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ تو اپنے مخلوقات کا صورتگر ہے جسکی صفت هوالذی یصوّرکم فی الارحام کیف یشاء ہے اسی سے اسلام و کفر کے طریقہ مین مباینت ظاہر ہو گئی مگر پہر آپ کہان سیل کرینگے حالانکہ بموجب اصل قاعدہ کچہہ اسکے فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکہہ اور پسند کر نفس اور شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بے وغدغہ خلاف شرع مقرر کرین۔

اقول افسوس ہے کہ گوسالہ ما پیر شد و گاؤ نہ شد۔ ہمنے بہت سمجہایا مگر یہ

قواعد شریعت تعلیم کیے مگر بزاخفش کیطرح بجز سر ہلا دینے کے آپکو کچھ بہی نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین اونمین بہت سی باتین بموجب قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پھر دوسرے کی سنتے ہی نہین اپنی ہی ضد پر اڑے ہو کیا اندھیر ہے۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکھتا ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ و رسول کی منع کرنے سے خوف اور دہشت سے نہ کرینگے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین اونسے کرواتا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جب خدا تعالی سے فبعزتک لاغوینهم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ آیا حضرت آدم سے بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکھا کہ یہہ پڑھے جن فن و فریب مین میرے بہی استاد ہین اونسے حیلون سے کام نہ چلیگا انکو انہین کے مذاق مین پہندا لگانا اور دقیق پیچیدا ن گمراہی و کیرا اپنے راہ پر لانا چاہیے چنانچہ حالت تشیع مین بیٹھے اپکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک شئ ایجاد نہے پس بوجہ بدعت یہہ مذہب پر از فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب اہل سنت خوب ہے سنی ہونا چاہیے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس ادہکھار پچہاڑ سے اپنا مطلب حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ ائمہ اربع مذہب اہل سنت کیسے ہی کیا خدا

کے بھیجے ہوے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب و سنت پیغمبر
انکی تقلید واجب جانین اور خدا اور رسول کا کہنا نہ مانین اس سے بڑہکر اس زمانہ مین
پیری مریدی اور پیر کی تعظیم و توقیر مین زیادتی و افراط اور روش خلاف
اعتقاد ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر
طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح اون بدعتون مین اقسام واجب و سنت
مباح مکروہ حرام نکالتے ہین بدعتی ہوکر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ سب
ہی کچھہ ٹھیک نہین بیشک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب و سنت
دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات ما بعد انبیا صلعم کو
بدعت محرمہ سمجھے حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہوکر
اپنے تئین خدا سے ملا دے سینے وہابی ہو جائے اور آمین بالجہر کے نعروں سے
خانہ خدا ہلا دے یہہ پٹی تو شیطان نے ایسی پڑہائی کہ آپ چٹ پٹ
ہوکر جھٹ پٹ وہابی ہوگئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے
دیکھا کہ اللہ و رسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین یہہ الٹ پھیر
نہ کرین گے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس
مین آپ سے کروایا اور بنابر اخفا و التباس رنگ برنگ کا لباس آپکو
پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہر چند کئی لباس رنگین آپنے بدلے
آخر کو نتیجہ وہی کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ ہر بابی ہم خوب میان ہر باکو
پہچانتے ہوی بیت بہر رنگی کہ خواہی جامہ بپوش * من انداز قدت را می شناسم
قال الغرض جب ملانونکو اس بلا مین گرفتار دیکھا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی
نے کہ اللہ اوسکو حسن و حسین کے طریقہ اور محبت مین رکھے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو
الحمد جب کچہ ٹھہرا تو فیوہ ہے برائی ان رسمونکی سمجہا دیوے۔

اقول مسلمان خدا کی اس بلا مین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلا مین پہنچایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا ٹینٹہ دیکھتے ہی نہین اور ون کی پہٹکی پر نظر کرتے ہین اور سپر یہہ نرالی اوپچ نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ و محبت کا جہوٹا دعوی کردیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا بہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اوسکی زیارت کو مجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نتہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوبکو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری در کنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجاے جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اورونکو کیا سمجہائیگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اورون کو بتائیےگا خدا آپکو سمجہاویے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچاوے ۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے مزاج کے فساد کا جو براو در ہونا ممکن ہی نہین ۔

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان معاویہ مقبول اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ و بہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پہر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کی لیئے جلد فصد لیجیئے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینے کے نصیحتونسے انکا اچہا ہونا معلوم ہوتا تہا اون لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بیچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنیئے کہ ناصح اول کی زبانی انی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے ۔

قال پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی تو اسلیئے اسوقت مین کہ ۱۲۹۳ ہجری ہین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہتا تا کہ ہر کوی اسکو اپنی بولی مین سمجہہ کر بے تکلف بوجہہ لے اور سمجہہ پکڑے۔

اقول واقعی آپنے مسلمانونکی ہمدردی کا کوی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا پہلے مدتون زبانی بہکایا کیئے پہر اپنے پیر بریلوی کی سنت پر چلے امام چوک کہد وانے اور تعزیہ پر ہاتہہ چلانیکا ڈہنگ ڈالا پہلے تو مسلمانون نے سمجہایا اور ٹالا پہر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لایعنی کا کچہہ مزا چکہا تب اسکو چہوڑ کر یہہ رسالہ لکہا مگر اسکو بہی لوگ ہیچ و لچر سمجہے اور بجز چند جولاہون اور چہپنون کے اور کوئی آپکی جال مین نہ پہنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی قلعی کہلیگی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا نے ہمسے انتقام لیا سنہ ۱۲۹۳ کا رد سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین تحریر کیا ع کیونکر نہ دل جلے گا بہلا ایسے داغ سے ✽ آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے۔

قال پہر دریافت کیا تو سب رسمونمین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ ع چہاتی پہ گر پہاڑ بہی ہووے تو ٹل سکے ✽ مشکل ہے جسمین بیٹہے وہ جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چہوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئینگے رولائینگے جو چیز موجب زیادتی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائینگے آپکے جی مین جو بدعت محترمہ بیٹہی ہے وہ کسی طرح

نہ نکل سکے گی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکے گی ناحق اسکا خیال ہے پس شعر ذکو آپ ہی کہ سب جال ہے

قال اور سنت و بوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکھا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجھانا عوام کا منظور ہے۔

اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکھا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے عاجز ہو کر مصلحتًا چھپایا خیر اب اپنا بہلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پچہتاؤ گے آگے چلکر اپنے پیر کی تقریر سے سو بہنی کہاؤ گے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپ ہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور رئیس الاعمام کی ہدایت کرنا ضرور اور آپکو سمجھانا منظور ہے۔

قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔

اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچھہ بھی عقل ہو اور جسکو ذرا بھی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچھہ سنتا ہے نہ سمجھتا ہے ع پیش نادان خواندن تنزیل ہیچ + مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔

قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبان مین اوتری پس مناسب ہے کہ اسکو حقیر نہ سمجھین اور اوسکے مطلب کو سوچین بوجھین۔

اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبان مین نازل ہوئی بعض ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تھے جیسے آپ اپنے کلام لایعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسری نصیحت کو قصہ و کہانی سمجھتے ہین اب بھی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجھیو اور اسکا مطلب کو سوچئے بوجھئے

قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکھا۔

اقول یہہ بھی اولٹی سمجھہ کا اولٹا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بیغایت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجھہ کا پھیر ہے اور عقل کا

تصویر برعکس نہند نام زنگی کافور۔

قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔

اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلمین آئی سو آئی۔

قال اول مقدمہ مین بدعتونکی ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔

اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اوسکے اقسام نہ سمجہوتہے ایکہی ہانک بدعت محرمہ کی یاد رکہی تہی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت بتفصیل وتفریق بیان کردیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔

قال اب پہلی فصل مین برای تعزیہ کی دلیل عقلی وشرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ وحدیث کی روسے تعزیہ کی برای کا بیان ہے۔

اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشا اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہو جائیگا آپکا کذب وافترا آپکے آگے آئے گا

قال فصل پہلی اب ای مسلمانون خداکے واسطے دل سے سُنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خداکے بندی ہو پیغمبر کی امت ہو بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کہ خدانے یا پیغمبر نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین شہید ہون تب اونکا ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔

اقول اب اے مسلمانون خداکیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچہہ نہ سُنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جیمین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خدا کا بندہ سمجہتا ہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خدا کی تعظیم لازم جانتا ہے نہ پیغمبر کے

حکم کو مانتا ہے بس اسپر خوش ہین کہ خدا اور سول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم دیا ہے میان بڑی قابل ہہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم صبح کی دو رکعت ظہر وعصر وعشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑہتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج وغم کرنے کا خیال نکرو بلکہ مثل روز عید خوشی کرو اچہی کپڑے پہنو خورم وشاد فتح یزید کی مبارکباد دو کچہہ رنج وملال نکرو پہر کیون ایسہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا ورسول نے نہین کہین لیکن اونکا کرنا شرعًا درست ہے کہ شعار خدا مین داخل اور اباحت شرعی اونکو شامل ہے لہذا ہم پہلے خدا ورسول کے زمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجہاتے ہین پہر آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سُناتے ہین کہ آپکے مونہہ مین پتہر دیدے اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر کہو جائین بلکہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کے مصداق ہو جائین اب سُنئیے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الہی ہو اوسکی تعظیم وتکریم واجب ہے سنگ وخشت حیوان وغیر حیوان قرطاس وبانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہیں کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ امام رازی اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الہی کے بنائی جائے وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے ہی تخصیص شے من دون شے اور تعمیم مقصود ہے دیکہئیے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلنا لکم من شعائر اللہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اطاعت خدا و رسول و ائمہ ایک ہے اور شعائر امام بعینہ مثل شعائر خدای متعام ہے اس دلیل متین اور برہان مبین سے واضح ہوگیا کہ جسطرح صفا و مروہ اور شتران قربانی نشان دین خدا اور علامت ایمانی ہین اسیطرح تعزیہ و ضریح اور تابوت و علم وغیرہ جملہ لوازم عزاداری باعتبار اصل انتساب بسوی حضرت سید الشہدا شعائر خدا اور نشانہ مسلمانی ہین اور جیسے سعی مابین صفا و مروہ ہر سال حج مین مورث اجر و ثواب ہے ویسے ہی تعزیہ بنانا امام کے غم مین رونا رولانا ہر سال موجب حسنات بیحساب ہے پس تعزیہ بنانے کو خلاف حکم خدا و رسول اور بدعت کہنا ویسا ہی ہے جیسے سعی مابین صفا و مروہ کو بقول بعض مفسرین بعضے جاہل ایجباد مشرکین اور بدعت کہتے ہین اور حضرت کا ارشاد ہے کل شیئ مطلق ای مباح حتے یرد فیہ النھی اور نہی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے پس تعزیہ تصویر ذیروح نہین اوسکا بنانا حسب ارشاد پیغمبر جائز و مباح ہے چلیئے خدا و رسول کا حکم تو آپ سن چکے اب آپکی ہدایت کی دوسری تدبیر ہے بچشم عبرت کتاب صراط المستقیم مولوی اسمعیل کو دیکھیئے جسمین آپکے پیر کی یہہ مطلب خیز حیرت انگیز تقریر ہے کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت خاص دارد بحیثیتے کہ ذہن کسی کہ واقف بآن مناسبت باشد از ان امور بآن منعم انتقال می کند مثل تعظیم نام ولباس او وسلاح او حتی کہ مرکب او چنانچہ ہر کسی کہ ممارست باین امور کردہ مجالست با حقوق شناسان از وزرای عظام بلکہ جمیع مصاحبان کرام نمودہ و تعظیم ایشان مر فرمان بادشاہی و تخت شاہی را دیدہ پوشیدہ نخواہد ماند انتہے اب خدا کے واسطے ذرا خواب غفلت سے چونکئے آنکھین کھولیئے اپنی پیر کی تقریر دلپذیر سنکر آپ بھی پیر کی خاطر سے یہہ سچی بات بولیئے کہ جب دنیا کی بادشاہون کی شعائر اور اون کے نام و

لباس اور سلاح و فرمان حتی کہ مرکب و تخت بادشاہی کی تعظیم اون کی محبت و اطاعت بعینہ اونکی تعظیم ہو تو دین کے بادشاہون کی شعائر کی تعظیم بطریق اولی اونکی محبت و تعظیم ہے پس حضرت امام حسین کے شعائر یعنے وہ امور جو آپ سے مناسبت خاص رکھتے ہین جیسے آپکا نام لینا یعنے حسین حسین کہکر ماتم کرنا اونکے نام کے چبوترے امام باڑے تعزیہ ضریح تابوت علم بنانا اسلحہ کپنا لباس ماتم رنگانا حتے کہ تخت اور دلدل اور دیگر لوازمات عزاجمزو کل کی تعظیم و تکریم صراط مستقیم آپکے پیر اسمعیل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی دوستی و محبت کی خاص دلیل ہے پس واے آپکی بیہودہ سرائی پر کہ کسقدر صراط مستقیم سے پھرے ہو بغض و عداوت امام مظلوم مین گھرے ہو یزید پلید کی محبت و تقلید کا پہلو لیئے ہو ئے کفار عنید کا ساتھہ دیئے ہوئے اساس اسلام کو ہلاتے ہو اور اپنی گنگا و مہادیو کے ساتھہ یہہ نام مقدس ملاتے اور ہر ہر طرح نام علی و اولاد علی سہو و محو کرنے کو اپنے ہر ہر کے ساتھہ تعریضاً علی علی کا غل مچاتے ہو امام چوک کو ہردیو کے چبوترے کی طرح تعزیہ کو بلا تشبیہہ د کاند و کربلا و امام باڑیکو مانند لنکا و ٹھاکردوارہ بتاتے ہو کفر بکتے ہو مثل صورت منکر و نحوس یا صدای ناقوس بے تکان غل مچاتے ہو احکام اسلام اور شعائر ایمانیہ بہت بجاتے ہو غور کرو کہ یہہ کیسی خدای پاک کی قدرت اور حضرت امام علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ ایسے سخت اور متعصب وہابی کی زبان و قلم پر خدانے وہ باتین جاری کردین کہ جنسے گویا خود اوسنے جملہ لوازم و متعلقات تعزیہ داری امام مظلوم کی صحت اور جواز کا اقرار کرلیا اور آپکے طول و فضول کلام مہمل کا مختصر قل و دل جواب دیدیا لیکن آپ ایسے باغیرت معلوم نہین ہوتے کہ اپنے پیر و مرشد کے کلام سے شرمائین پانی پانی ہو کر اپنی اور اونکی آبرو بچائین پھر بکلام لا یعنے و فضول

نادین ڈھول نہ اوڑائین۔

قال آخر کہوگے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا۔

اقول اگر یہی کہتے تو یہی کچھہ مضائقہ نہتا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے کما مر اڑا لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا تعظیم کرنا ہم خدا ورسول کے کلام سے بخوبی ثابت کر چکے تو کبہی نہ کہین گے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اور اوسپر مستزاد رہا۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

اقول یہہ تو آپ اپنی بیتی کہرہے ہین جب ہمنے آپکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلادیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علمای اسلام سمجہادیے مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم وتکریم کرنا ثابت کردیا پہر کیون کہسیانے ہوکر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے۔

اقول جب کتاب وسنت وادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلاکلام ثابت ہوئی اور تم اوسکی اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑ رہے اور وہی ہیریل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر تمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا وسنت رسول کو جانے دیجیے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجیے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیے کہ تعزیہ علم تخت دلدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہہ اکر

حواس سنبھال کر صراط مستقیم پر آجایئے اور اگر دیکھکر اور سنکر بہہ ہٹ دھرمی ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کھایئے۔

قال اولٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سُنتے ہین نہ وہابیون کا از ین سو راندہ و ازان سو درماندہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ اودہر مانڈے

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوئی شخص اپنے فلانی مین اُونگلی کرے اور پوچھے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکھی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے بھی یہہ پھکڑ اور بے تہذیبی کی گفتگو آجتک کبھی نہین سُنی اب صاحبان تہذیب ہماری اور کلام کی قدر کرینگے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچھہ پیر بخاراہی والے خوب دیتے خصوصًا اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر اونگلیون پر نچاتے اور پیچھا لیتے مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تم تو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ تمکو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن و حدیث و اجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر کے کلام سے جائز و مباح ہے مگر آپ نہ سمجھین یا سمجھہ بوجھکر ہٹ دھرمی کرین تو یہہ آپکا قصور ہے سمجھانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جبیر ایسی چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت و حزن اہل بیت مین بعض کلمات

دلخراش شل لاطمات الخد و دناشرات الشعور آئے ہین اونہین دیکھکر یہہ رنگ لائے ہین کچھہ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم مین خاص مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا صلعم کو اس سے بڑھکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس روز شہادت امام مظلوم دوپہر کو آنحضرت صلعم کو بال بکھرے گرد آلودہ شیشہ خون حسین ہاتھہ مین لیئے ہوے اور حضرت سلمہ رضہ نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر خاک ڈالے ہوے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکھا پس اگر ہم ہی بتاسی حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رولائین تعزیہ بنائین چہاتی کوٹین سر پیٹین تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپ پر شاق اور احیائے سنت یزید کا اشتیاق ہے تو آپ ہی تقلید یزید پلید کیجیے امام مظلوم کیطرح اونکی عزاداروںکو شہید کیجیے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ ایسے لوگون کو ناخن نہین دیتا بلکہ پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تہام کر اور ضد کو چہوڑ کر تعزیہ کی برائی پوچھو کیطرحکی برائی ہے اگر

اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزاداروں مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسما متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس جیتلس اور ازدحام مین یزیدیون کی زبان سے سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمہ سخت ھذا راس خارجی خرج علے الامیر سنتے تہے اور صبر و تحمل کرتے تہے ویسا ہی ہمنے بہی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

نام سے مانند یزیدیون کے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی
بات ہے بلکہ اسمین یہہ گہات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ
سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے ذہن سے
نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوئی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے
آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام نہ دے سو یہہ بجز اسکی امید نرکہیئے
اوس حکومت چندروزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت
مواخذہ اپنے ساتھہ لے گیا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جن
مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کر دیا
اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام و نیاز
جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی سے آپکا وہ قدح نہ ساقی
ہے ✠ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے
خلاف ہے اور دلیل کچھہ بہی نہین مطلع صاف ہے ارے صاحب بتلایئے تو کیون
شرع کے خلاف ہے اگر محدثات ما بعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت حرمہ
سمجہتے ہین تو یہہ آپکی سمجہہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضالہ نہین ہین ہمنے اپنے
رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کر دی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضرور ہے تصویر ذیروح
بنانا البتہ شرع کے خلاف ہے وہ بہی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح لگے آتی ہے
اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب عانت گریہ و بکا رجحان
شرعی اوسکے بنانیمین پایا جاتا ہے اور علمای کرام ہر فرقہ کا سبیل اوسکو جملہ التراً
او منجملہ شعائر اسلام جانتے ہیں پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ ہرمی ہرگز نہیں بچائے گی

قال یہہ کہین نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیغمبر امام ہون یا شہید ۔

اقول اب تو آپنے کلہ بجلۂ حکام وقت کا ایسا حکم ماشاء اللہ جاری کر دیا بتقاضائے عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا و حمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بہی نچہوڑا انچہوڑا ایسے از خود رفتہ نہو جایئے ذرا ہوش مین آیئے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعا جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلا اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنلاتے اور اوسکا تزک و احتشام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرماتے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان بہی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد یہہ کوئی بہی نکہتا کہ یہہ مقام مزار حضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کر جاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تہے جنکے اور آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا بہی پتہ و نشان نہین بتلاتے اور یہی آپکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کر دین استغفر اللہ یہہ کہان ہو سکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آنحضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر صدہا نقلین اور نقشے مزار سید کونین اور قبور حضرات شیخین جتے کہ آنحضرت صلعم کے نعلین کی بنلائے اور ہر سال بنلاتے ہین اور خواص علما اوسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین ایک آپ ہین کہ ان منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین پس جسطرح ان اشیا کا انتساب آنحضرات کی طرف ہے ویسطرح

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین بہی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف خرما وغیرہ کے ٹکڑے تہے جنہین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا فرمای اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکڑے تہے جنکے حق مین حسین منی وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ و ضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نہ کریگا اور ہر سال یہہ چیزین نئی بنائیگا اور نہ روئیگا

قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اوسکو اپنی طرف سے بناچنا کے تعظیم کرین اور ثواب ٹہرائین

اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے موہنہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے علاوہ اسکے متواتر بتلا آئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذی روح نہین غیر ذی روح کی تصویر بنانا باتفاق علمائے اسلام شرعًا مباح ہے پہر کیون تعزیہ کا بنانا بدعت کہی جاتی ہو ۔ بلکہ اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو آپہی کے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہا اور بہی حیرت ہوگئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ سے بڑہکر تصریح کی پہر اوس سے زیادہ آپنے خلل دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہے یعنے جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ تعزیہ شریف اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور انکا بر کے [illegible]

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چہپی اصل ہے پس انکو بدعت ضالہ سے بمفاد معنی مذکور
مستثنی کرنا چاہیئے تہا برخلاف اسکے بعد بیان معنی بدعت یہہ بڑہا نکی ہین مثلاً
قبر پہ گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی
سنت ماننا جہنڈی نشان کہڑی کرنا سراسر دین کے خلاف ہین انتہی بہلا اس الیچویلیا کا
کچہہ ٹہکانا ہے الہی توبہ یہہ زبان کیا ہے کسی ڈفالی کا پہوٹا ربانہ ہی آفرین بر شاباش
اول انسے تو پہر ہماری چچا ہی غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سناتی ہین انکو
اور رشتے کے چچا دونون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذی روح کے
بنانے کی شرع مین اجازت عام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت
محرمہ جانتے ہین بالفرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نعش مبارک امام
مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اوسکا بنانا کچہہ مضائقہ نہ تہا
چنانچہ صاحب مالابد منہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت ہین کتاب
مذکور مین فرماتے ہین ومکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آن تصویر آدمی یا جانور
باشد یا آنکہ تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم
یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت ومانند آن مضائقہ ندارد وہمچنین
تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی جیسے
کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور
ہو وہ ایسی بیہودہ باتین نکرے چپ رہے اب رہے اور امور مذکورہ اگرچہ اکثر اونمین
سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بحسب اختلاف ازمنہ واوقات
ومصالحہ وعادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی
کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی از این امور یعنی
بنا کردن بر قبر ویا چیزے بر آن نشستن وچراغ بر گور افروختن وارد شدہ

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شدہ ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتضار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظما دیدہ چیزہا افزودند تا ازانجا ابہت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلائے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتند انتہی۔ ما افاد پس ہرگاہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہہ بنا بر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بہی سمجہنا چاہیئے ہرچند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اگر آخر زمانہ مین موجب ابہت وشوکت اسلام سمجہکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیئے بلکہ اور حد سے نہ گذر جائیے بناہ بخدا بت پرستی تو نہ ٹہرایئے۔

قال دوسری برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بہی عیب رکہتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد سیہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بہر کی عقل سے صحیح سمجہے اور ایسی تیز ہی عقل نے حکم سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بہی اپنی سمجہ ہی سے ایسا بیان کرے کہ جسمین مونہہ کی کہائے اور ہر شخص کو اوسکی فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہو جائے۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے محض حماقت ہے

اقول حضرت یہہ وہی قول بیڈول ہے جسکے بدولت آپ مونہہ کی کہائیگا اور یہہ لقمہ پاکر بہت پچتائینگے اب سنئے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہی بلکہ کسی جاندار دنیا کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے البتہ حماقت ہی جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہوگئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا تہی اور کیا ہوگئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حقتعالےٰ پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہانس خشک کی ہوئی یا باریک تیلیون کا (موافق عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباس رضہ سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت ایوب کے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیا بنت یعقوب ایکبار شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تئین دکہایا اونہون نے ایوب کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہی ہو جائین تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اسبات کو قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوے اور قسم کہائی کہ سو لکڑیان اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بیقصور تہین طبیب کے دہوکے سے شیطانکو نہین پہچانا تہا بدینوجہ خداے تعالےٰ نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی کہ تم بجاے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکمرتبہ مار دو تمہاری قسم سچی ہوجائیگی اب دیکہیئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات بیگئی

جو اصل کے ساتہہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سو لکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم
سچی ہوجاتی ویسے ہی اس واسطے گیاہ کے ایکم تبہ بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی
ہوگئی اور وہ حانث نہوئے اسی طرح حدیث مین آیا ہے آن حضرت صلعم
نے نقل قبر والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل و تعظیم کا حکم فرمایا ہے
چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی مین اسطرح مذکور
ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک
شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یارسول اللہ مین نے
قسم کہائی تہی کہ آستانہ جنت اور حورالعین کے رخساروں پر بوسہ دونگا
آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دی اوسنے پوچہا کہ اگر ما
باپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو
ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار
دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ
جنت اور حورالعین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر
آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط و نشانات تک
پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتہہ وہی بات
کی گئی جو اصل کے ساتہہ چاہئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حورالعین کے
رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون
اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے
سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت
وارشاد آن حضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوئی اب آپکی آنکہین کہلین
اور سمجہہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیئے حسب ارشاد خدا ورسول عین حکم شریعت اور محسنات اور منہیات سبکو ایک ہی لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور ہٹ کا ایک بڑا بہاری لٹھہ گہماتے ہین محض عقل کی تباہی اور حماقت ہی پس اب زیادہ بکبک نکیجیے اس حماقت کی خبر لیجیے ہوش مین آئیے عقل درست کیجیے سمجھہ جائیے کہ جسطرح عظمت وجلالت مین آستانہ جنت اور حورالعین کی جگہہ والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبرونکی جگہہ اونکے خطوط قائم مقام ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بھی خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم ولائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ بھی وہی باتین کرنی چاہئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین -

قال مثلاً گہوڑے کی تصویر بنا دی اور اوسکے آگے دانہ گہاس ڈالے اور کہرہرہ کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلادین گے -

اقول اسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دہوکا کہایا جاندار کا قیاس غیر جاندار پر جمایا نہ سمجھے کہ ذیروح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے اگر بنا وہی دی تو دلوح روح اوسمین نہین کر سکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بھی کیجاوین پس بیکار آپنے اسپ سماحت کو میدان وقاحت مین جولان کیا یہان نقل تعزیہ سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ شہرہ ہو نیا ہزارون مین یہہ بھی ہین پانچوین سوارونمین - پس جو غازی مردایسے بات بیتکی کہین گے بے ڈہنگی مثال لادین گے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گہوڑے بلکہ چند ہین تو سڑی بتلائین گے -

قال اسیطرح وہ لوگ بھی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ ودرود اوسپر پڑہتے ہین

اقول ہم سڑہی کے کہنے کا برا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے آپکو سیدہی راہ سے ہٹا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو گہوڑی کی نقل پر تبلانے لگے ہم اوپر تبا آے ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتہہ معاملہ اصل کرنا موجب حکم خدا و رسول خدا ہے تو یہ کہئیے کہ اسکو حماقت کہنا اور نقل بنانیوالونکو سڑہی بنانا خدا و رسول کے حکم پر سخریہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اونپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود پڑہنا نا جائز ہو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین ہرگاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل و تعظیم اونکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص و کیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتے ہین اینجانب از ثقات شنیدہ کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہرگاہ تعزیہ شریف امام مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و عند الاستفسار می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است نہ ہیاکل تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمای اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جاناکس ادب سے پیش آئے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ مقدس زبان پر نہ لائے جب دیکھہ لیا با ادب استادہ ہوکر زیارت کی فاتحہ و درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ مشرک کون ہی اور کون اپنی حماقت مین مبتلا سچ ہو ضد اور جہالت بد بلا ہے **قال** تیسری بحرائی یہہ ہے کہ غرض تعزیہ سے ہمکو یہہ ہے گو کہ شرع اور عقل کی مخالف ہو کہ اوسکی دیکھنی سی غم والم پیدا ہو سو وہ ہی تو حاصل نہین ہوتا

اقول تیسری حماقت یہہ کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کوٹنی اور سر پیٹنے کا الزام دیا اب یہان آکر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور پہلے کہہ سمجہا کہ تعزیہ بنانا شرع وعقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت نجاست کہئے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد ہے نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہو گی لہذا پہر تنبیہا عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانئے سہو نکو ی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی نہو تو انسان مجبور ہے۔

قال ہم تمسے پوچھتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکھنی اور ہونے سے آتا ہے آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوق کی جدائی اور شکستہ جہوپڑیئن درد و غم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد مین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکی نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دینداروں کا غم والم دیکہئے جو مایہ فخر وسعادت ہے پس ہم آپ سے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم و مردود اور دینی جتنی غم ہین وہ سب ماجور و محمود ہین ایسے مضمون ہین خصوصاً غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

راحت و غربت و امارت فقر و فاقہ مرض وا فاقہ کہین گے و فرسودگی لباس البسہ فاخرہ و دیگر نفیس و فاس غربا و اہل دول جہو پر طے و محل دخل نہین ہے اس قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سی سمجھنا اور اوسپر تحریر و استہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب تحت مصداق ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین سچ ہمارے اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری لوپہو نیہ سینہ ہے وہ پتھر ہے۔

قال اب سوچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیر ال و حلوا ہر جا موجود ہے

اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر و نیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا و مساکین بیچارے فقر و فاقہ کے مارے سال بھر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ کے دنون مین امام کے بدولت شیر مال و حلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام مومنین و مساکین اور فیض عام امام سیمین دل ہی دل مین کڑہتے اور للچاتے ہین بلکہ پانی مونہہ مین بھر لاتے ہین پر جناب مجبوری ہے حلوا خوردن را روی باید

قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس سن کا ناج پانی ہر کوی جمع کر رکہتا ہے

اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتی ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ دس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہو کر اپنے امام کا غم کرین اور ہر چند یہہ اناج و پانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام آپنے فرمائی لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی بہی سبیل نکل آئی۔

قال اور پرانے پہٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹھے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلادمین کہین نہین دیکہا ہان یزید پلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی منانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور ہو تو کچہہ بعید نہین پہر ہمسے نفرلیئے اونہین کو سمجہایئے۔

قال اور تنہای کی عوض ہزار یار آشنا بہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہو گئے تنہای کیون پسند آئی من فارق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہای مسلمانونکی جماعت مین آیئے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمایئے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہایئے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا بہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ و ہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ مکان کا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت و شوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہلاتے پنا اور کرکرے کے موجود۔

اقول اللہم زد پہر اسمین آپکی آنکہون مین کیون چکا چوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یختطف ابصارہم

قال اور اندہیرا کا کیا مذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سے آگ لگ رہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوے ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لاطائل ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ الآیۃ الحق سے

چراغی راکہ ایزد برفروزد ✦ ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد۔

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر۔
اقول ہان محبوب الٰہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین بیہودہ واہیات ذکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔
قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکھے چہاتی کوٹے اور برس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔
اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنان صاحب عصمت و عفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبہی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کوچہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین اونکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین اونپر یہہ غیظ و غضب اور شور و شغب بیکار ہے یہہ شرفا و نجبا و امرا و غربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب و نقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر و شکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔
قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔
اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے ہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔
قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا
اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزای امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہو کر روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندؤن کو روتے دیکہا ہے مگر آپکو کیا خبر ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے ساونون کے پہوٹنے کہرا ہرا سو جہتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا ہے کیون نہو۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتہی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب ظاہر ہے آنکہہ کہول کر دیکہو اور سمجہو تو صاف یقین ہوئے ہرگز شبہہ نہ ہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکہکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تام سے دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تہا کہ یہہ بے تکا کلمہ کیا آپنے فرمایا آخر بہت سے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجہہ مین آیا آہ آہ انا للہ یہہ وہی تماشہ ہے جو شام کے اژدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی بنسبت ہوا کہ جب شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بد انجام کا رستہ لیا تمام اہل شہر یہہ خبر سن سنکر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوئی شہر مین آئینہ بندی ہونے لگی بازارین مصفا و دکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوئی تہی کہ لوگ لدے پہندے گرتے تہے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پہرتے تہے آہ آہ جسوقت اہل بیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزارون نابکار باین حال زار داخل شہر ہوئی تو جم غفیر طبلہ جلاجل بزنان و پیر اسیران دلگیر و ثابت قدمان پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکہکر از راہ

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ یہہ پابندان غم والم مانند بندیان ترک و دیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلای مصیبت و بلا و مکارہ لاتعد ولاتحصی مین ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف و صداہای ضعیف پر قربان جن آوازون سے اون پردگیان عصمت و کرامت نے بصد حسرت و ندامت فرمایا کہ ہم اساری آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی آپکے پیشوایان بد انجام نے حاکم شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچہہ حیا نکی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال زار مین بکمال مسرت واستبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنے تعزیہ کو کہیل و تماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجہو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ نرہیگا کہ جب بروز محشر انہین یزیدیونکے ساتہہ بحضور حضرت پیغمبر جاؤگے تو اون ظالمون کیطرح تم ہی کیا عذر کروگے اور آن حضرت کو کیا موہہ دکہاؤگے اور انشاء اللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاؤگے۔

قال اور اگر بالفرض دو چار الٹونکو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلونمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بےتکلف سب طرح رونا آتا ہے ہان بعضے سخت دل کمتر آپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح نہین روتے ہین پس اولٹی سمجہہ والے سیدہی باتکو یون کہیئے کہ اگر بالفرض دو چار اولٹونکو اس تکلف سے ہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہی دیکہیے یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجہہ اور بیجا شور و غل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوای نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور اوسکے سبب زیر باری ہونی پڑی۔

اقول تعظیم و ترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تھے جنہون نے امام کی حمایت اور اہل بیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا حال کیا حال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو آل غم ہے اب دیکھین کسکے لیے جنت اور کسکے لیے جہنم ہے

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سوماندہ وازان سو راندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی نسبتی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا دین مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش برآب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلاکر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سوماندہ وازان سو راندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل تربتون سے قبرین سمجھتے ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے ہر عاقل و جاہل تعزیہ اور تربتون کو نقل قبر امام سمجھتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر وہمیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیے ہین لازم آئے بیشک فہم و فراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور اس اولٹی سمجھ مین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بہلا یہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پہر اسپر ہی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین گے گذری عقل پر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرون بنانا نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزارہون قبرین ایک شخص کی کہان درست ہوسکین۔

اقول بے شک آپکی باتون پر تشکلے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتھہ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے

اگر ایسی بات کوی اور کہتا تو آپ ہی کہتی کہ اسے مالیخولیا یا سرسام ہے خیر یہہ ہم یاد دلاتے ہین کہ یہہ ہزار ون تبرک نہین ہین بلکہ ایک مزار مقدس کی ہزار ون نقلین ہین جو خاص یہین نئے نہین بنائی ہین بلکہ سلف سے یونہین بنتی چلی آئی ہین منظومہ جامی دلائل الخیرات روضۃ الاحباب جذب القلوب وغیرہ تصانیف اکابر وثقات ملاحظہ ہون کہ مزار فائض الانوار حضرت سید کونین و حضرات شیخین کی کتنی نقلین بنتی چلی جاتی ہین اور خلفا عن سلف وہ باعتبار انتساب الی الاصل واجب التعظیم شمار کیجاتی ہین آپ کسی ایک ہی کتاب کو جیسکتے تھی ہمنے اتنی کتابونکا پتا بتایا اب مانئے یا نہ مانئے آپ جانئیے

قال اس مقام مین سُنا ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہین کہ امام کی ایسی مثال ہے جیسے آفتاب کہ باوجود رہنے ایک مقام کے سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے۔

اقول یہہ کہنے والا احمق نہین بلکہ اولٹا سمجھنے والا احمق ہے قائل کے کلام سے مثل سپیدہ صبح روشن ہے کہ تشبیہہ آفتاب سے اوسکا صرف یہہ مقصود ہے کہ جیسے آفتاب کا جرم ایک جگہہ اور روشنی اوسکی ہر جگہہ ہے اسی طرح وجود ذیجود امام گو ایک ہی مقام پہ ہو لیکن اونکی نور کا ہر جا ظہور اور روشنی اونکی ہر جگہہ موجود ہے اور جس چیز کو امام سے انتساب زیادہ ہے اوسیقدر اونکے نور کا انعکاس بھی اوسمین زیادہ ہے اسیوجہ سے تعزیہ تربت ضریح تابوت علم امام بارہ وغیرہ جتنے منتسبات امام ہین اون سبکی تعظیم مورث اجر عظیم ہے۔

قال کیا بات بڑی قابلیت خرچ کے سوال وجواب مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے۔

اقول حضرت خفا نہو جیئے آپکا سوال ہی بے تکا ہے آپ اپنی دانشمندی سے تربتونکو قبرین سمجھیے اور اوسپر تو یہہ تودہ طوفان اوٹھایا آگے چلکر قبر [illegible] لازم بتایا اوسپر کسی قائل نے اس کلام لاطائل پر آفتاب کی تشبیہہ سے آپکی تنبیہہ کی

کہ یہہ خبر نہین نقل قبر ہے اور چونکہ نقل کو بہی آپکے ساتہہ انتساب ہے اور حسب مطہر الامم کو مثل آفتاب ایک ہے مقام پر ہو لیکن اوسکی روشنی ہر جگہہ موجود خصوصًا منتسبات مین اونکی نور کا زیادہ تر ظہور ہے واہ کیا بات ہڑی قابلیت کی ہیچ کے سوال و جواب مین زمین آسمان رات دن کا فرق بتایا لیکن سوال کی غلطی رفع کرنے کا کچہہ خیال نہ آیا۔

قال اول قیاس غائب کا شاہد پیہ درست نہین۔

اقول امثلہ اور تشبیہات مین قیاس غائب کا شاہد پر بہت آیا ہے مگر افسوس کہ آپنے علم بلاغت کو ملاحظہ ہی نہین فرمایا۔

قال دوسرے حضرت امام بشر کا وجود رکہتے تہے جوہر شمسی نہ تہا۔

اقول آپکے قیاس تک تو ہمکو خاموشی تہی لیکن اب حمیت اسلام کی گرمجوشی ہے یہہ آپنے امام پہ نہین بلکہ حضرت پیغمبر علیہ السلام پر طعن کی حضرت پیغمبر بہی بمقابلہ کریمہ قل انما انا بشر مثلکم بشر کا وجود رکہتے تہے پہر جیسا سامنے ویسا ہی پشت جسطرح روشنی مین اوسی طرح تاریکی مین کیون دیکہتے تہے زمین سخت بلکہ سنگ سخت پر نشان قدم اور مقام نرم مین اوس نشان کا عدم کیون ہوتا تہا اس سے بڑہکر معراج مین جسم شریف افلاک مین کیونکر در آیا سطح خاک نے اوس جسم پاک کا سایہ کیون نہ پایا اب فرمائیے پیغمبر کے وجود بشری سے ان خوارق امور کا ظہور ہوا یا نہین اگر ہوا تو پہر امام کے وجود بشری سے جو بمضمون حسین منی مانند وجود بشری پیغمبر ہے کیون ایسے امور کی نفی پر اصرار ہے اور اگر معاذ اللہ وجود بشری آنحضرت صلعم سے ظہور ان خوارق امور کا نہین ہوا تو حضرت کی معراج شریف بلکہ نبوت ہی سے انکار ہے پہر جب پیغمبر ہی کو نہین مانتے تو امام کو کب مانوگے غرض ان خرابیون سے

یہہ معلوم کہ آپ امام و پیغمبر کے مرتبہ ہی کو نہین پہچانتے وجود بشری کے وجہہ کے
سے اونکو مثل سائر ناس جانتے ہین یہہ محض غلبۂ وہم اور سوء فہم ہے حضرت
پیغمبر اور آل پیغمبر کو اور لوگون پر قیاس نہ کیجیے اتنا سمجہہ لیجیے کہ تمام وجوہ شمس و
قمر جن و بشر بلکہ از کرہ خاک تا عالم ملکوت و کنگرۂ افلاک سبکے سب صاحب
لولاک اور اونکی آل کے طفیلی ہین وہ حضرات علت غائی کائنات ہین جوہر شمسی
و دیگر جمادات کو اونکی وجود ذیجود سے کیا نسبت وہ اشرف مخلوقات ہین اگر
ذوات مقدسہ حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر کا ظہور نہوتا دنیا تاریک رہتی [illegible]
نہ قمر میں نور ہوتا اونکے وجودات مقدسہ کے کمالات اور خرق عادات نہ
اونکے ذوات مقدسہ ہونے سے نامتناہی ہین وہ اسی وجود بشری مین متخلق
با خلاق الہی ہین پس اونکے وجودات بشری سے جو تشکیف بکیفیات صنایع
و بدایع الہیہ ہین جسقدر امور غریبہ اور خوارق عجیبہ ظہور مین آئین وہ بنظر
اہل تحقیق قابل اذعان و تصدیق ہین اونسے انکار نہ کیجیے لا نسلم کی نہ کیجیے
ورنہ اسلام ہی باقی نہ رہیگا نہ دین۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔
قال قبر موسیٰ کو جسد لازم ہے ایک جسد الگ جگہہ تقسیم نہین ہو سکتا۔
اقول قبر ہونے کو جسد لازم ہے تو ہو نقل قبر کے واسطے تو کچہہ بہی لازم نہین
یہہ ایک جسد کئی جگہہ تقسیم کیونکر ہوی سو عبث عبث تمہین اس اضطراب
نے ڈالا ہے سمجہہ کے پہیر نے کیا کیا عذاب مین ڈالا۔
قال اور جب امام مثل آفتاب کے اس جہان مین طلوع و ظاہر تہے تب تو
جسم یا روح ہر ایک جگہہ موجود نہوتا تہا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا
پکڑا غروب ہوا تکو دہوپ نکلی۔
اقول ہم کہہ چکے کہ اجسام مقدسہ حضرت پیغمبر و امام کا قیاس اور اجسام پر

باوجود خارق قیاس مع الفارق ہے یہہ محض انوار الہی ہین وجود بشری مین انکا نور مجسم اور بعد انفکاک قالب عنصری علائق جسمانیہ سے مجرد ہے انکے اجسام طاہرہ کے خواص مافوق اجسام بشریہ ہین ان شموس سماء نبوت کے واسطے صعود و نزول طلوع و افول مین ایک حالت ہے انکی موت و حیات زندگی و وفات کی ایک کیفیت ہے حضرت امیر آنحضرت صلعم کو جب غسل دیتے تہے تو آپ اودہر سے اودہر خود کروٹ لیتے تہے اور شہدا تو بحکم خدا بعد شہادت بہی زندہ ہین اور سید الشہدا کو اونکے جد بزرگوار کی برکت سے خدا نے مثل دیگر حضرات یہہ قدرت عطا فرمای ہے کہ جسطرح وہ حالت حیات مین ہر ایک جگہہ موجود ہوسکتے تہے بعد شہادت و وفات بہی وہی قدرت ہے آپکو بسبب فقدان عرفان اہل بیت اونکے حالات و کمالات مین بجا حیرت ہے ناحق وہم نے گہیرا ہے وہان اگر اونکی معجز سے رانکو دہوپ نکلی تو مثل معجزہ رد شمس کچہہ تعجب نہین مگر آپکی آنکہون مین دوپہر کو اندہیرا ہے

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ امام کی یہہ سچی قبرین ہین یا جہوٹی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین۔

اقول ہم تمسے ہزار بار کہہ چکے ہین کہ یہہ قبرین نہین اصل مزار کی نقلین ہین اگر ہم انکو قبرین کہتے تو البتہ آپکا سوال لائق جواب ہوتا اور ابتو یہہ سوال بالکل مہمل ہے بیشک اگر لوگ دیکہین گے تو کہین گے کہ سائل کے دماغ مین کچہہ خلل ہے اب اگر آپ نقل قبر کو قبر ہی کہے جاتے ہین تو ہم آپسے پوچہتے ہین کہ خط قبر والدین درحقیقت قبرین ہین یا فقط خط آپتو قبرین کہین گے پہر صحیح قبرین ہین یا غلط جہوٹی قبرین ہین یا سچی نکلی ہین یا کچی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین بلکہ یہہ اور استہزا کہین کہ یزید آپکے

نزدیک مستحق اس کلمہ کا ہے یا نہین چونکہ شیعون مین صاف صاف اور اہل سنت مین کچھہ اقل قلیل کا اسمین اختلاف ہے اور آپکا مسلک دونون کے خلاف ہے تو غالباً آپ بجماعت یزید ضرور اسکی نفی فرما دین گے اور خود ملا یزید بنجاوین گے جنہون نے عدم جواز لعن یزید کا فتوی دیا اور بعض علما نے اس لطیف فقرہ سے اونکو سرفراز کیا کہ صد بر یزید وصد دیگر بر پدر یزید افسوس آپ تو خود ہی ملا یزید بن گئے اب بیش باد کون کہے

قال اتنے کہنے سے کہ یہہ امام کی قبر ہین ہین ایسا کیا گیا کہ انپر سلام و تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا۔

اقول اس مسئلہ کو پہلے تو خدا سے پوچھیے کہ اوس دستہ گیاہ مین ایسا کیا گیا کہ حضرت ایوب کی قسم سچی ہوگئی پہر جناب رسول خدا سے پوچھیے کہ کیون حضرت اتنا کہنے سے کہ یہہ خط قبر والدین ہے ایسا کیا گیا کہ اوسپر بوسہ دینے اور تعظیم کرنے کا حکم ہونے لگا اور سائل نے یہہ مزا لوٹا کہ قسم کے جہوٹے ہونے سے سستا چہوٹا پہر اون علمای کرام سے جو تعزیہ شریف کی تعظیم و تسلیم کا دم بہرتے تہے اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر تسلیم و تعظیم اور فاتحہ و درود ادا کرتے تہے پہر اپنے مولوی اسماعیل سے پوچھیے کہ ان سب بزرگوارون کے بدلے وہی آپکو اسکا جواب اسطرح باصواب دین گے۔ کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت خاص دارد الخ چونکہ تعزیہ و ضریح و تخت و تابوت و علم وغیرہ یہہ سب حضرت امام سے خاص نسبت رکہتے ہین اور آپکے شعائر سے ہین اور حسب ارشاد علمای کرام تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام اور اوسکی تعظیم و فاتحہ تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام ہے پس اتنے کہنے سے ایسا شرف آگیا کہ انپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا اب اگر اسکو بہی

سہیے گا کہ ایسا کیا آگیا تو ہم بے شک سمجھین گے کہ آپکے پیٹ مین شیطان یا یزید بے ایمان سماگیا۔

قال اس وہم کو شرع و عقل مین کہین اعتبار ہے کہ جو ہم کہدین کہ یہہ تیغا حضرت مرتضے علی کا ہے اور یہہ سیڑہی حضرت فاطمہ کی اور یہہ دروازہ کی چوکہٹ حضرت رسولخدا کی تو ہمارے کہنے سے سچ مچ انہین کے ہوگئے۔

اقول شعائر اور منتسبات وہ ہوتے ہین جنکو ایک مناسبت و خصوصیت خاص منتسب الیہ کے ساتھہ ہوتی ہے اور شرع اور عقل بہی اونپر دلالت کرتی ہے بہلا سیڑہی اور حضرت فاطمہ اور دروازہ کی چوکہٹ اور حضرت رسول سے کیا مناسبت ہے جو آپکے کہنے سے سچ مچ انہین کی ہوجائیگی غرض جو آپ کہتے ہین ایسی ہی بے ڈہنگی کہتے ہین۔

قال غرض یہہ وہم ویسا ہے کہ جیسے چہوٹی لڑکیان گڈا گڑیا بناکر دولہا دولہن ٹہراکر آپس مین اونکا بیاہ کرادیتی ہین اور جانتی ہین کہ حقیقت مین یہہ بیاہ ہے۔

اقول دختران نابالغہ سے چونکہ تکالیف شرعیہ ساقط ہین اور جبلی نقصان عقل کے علاوہ یہہ سن بہی بے تمیزی کا ہوتا ہے بدین وجہ یہہ حرکت اور کہیل اونکا نہ لائق مواخذہ ہے نہ قابل اعتبار مگر افسوس ہے اون پر نابالغ کی عقل پر جو چہوٹی لڑکیون سے زیادہ نافہم اور شعائر اسلام کو لڑکیون کے کہیل سے میل دیتے ہین اسقدر مغلوب وہم ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور لڑکی اور لڑکے کی گہوڑے پر گہانس کا گٹڑا بناکر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور سمجہتے ہین کہ ہمارا گہوڑا ہے۔

اقول لڑکونکی اس لکڑی کے گہوڑے پر کیون آپ رشک کرتے ہین آپنے ہی تو قبل اسکے ایک گہوڑے کی تصویر بنائی ہے اور پہر آپ ہی سواری کیجئے یا انہین لڑکونکی

طرح بانس کا گھوڑا بنایئے گھانس کا کوڑا ہاتھہ مین لیجیئے خوب دوڑایئے لڑکون کی طرح ہمارا گھوڑا ہی پوجیئے جانیئے گو اسمین ہنسی ہے مگر تھوڑی ہے بعضے دیکھنے والے فقط اتنا کہین گے کہ یہی گھوڑی ہے۔

قال اور پوچھو تو اصل اس وہم کی ہندوؤن سے ہے کہ وہ لوگ ٹھاکر کی مورتین اپنے ہاتھہ سے بنا کر خوش ہوتے ہین اور بجاے اصل کے پوجتے ہین۔

اقول شعائر اسلام اور کافرون کے اوہام مین زمین و آسمان حق و باطل کا فرق ہے قبل اسکے یہہ مرحلہ بخوبی طے ہوچکا ہے اور آپکی غلطی ان تشبیہات مین قرار واقعی ثابت کرادی گئی ہے اب پھر اوسکو مکرر ملاحظہ فرمایئے اور اس غلطی فاحش اور اپنی جان و ایمان کی کاہش سے باز آئیے۔

قال سو تعزیہ دار اونسے بھی زیادہ احمق ہین مورتین درکنار یہہ قبر ونکی صورتین نقل کرتے قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے۔

اقول عجب عقلمند سے سابقہ ہے کہ جسکے دل کا غبار نکلتا ہی نہین سیدھی راہ چھوڑ کر سیدھی راہ چلتا ہی نہین شیطان جسقدر وسوسہ دلاتا ہے اوسیقدر بہکتا جاتا ہے اجی حضرت تعزیہ دار احمق نہین بلکہ احمقون کو عقل سکھاتے ہین دین کے طریقے خدا و رسول کے احکام بدون شبہات و اوہام جیسے خود سمجھے ہین اورون کو سمجھاتے ہین دیکھیئے تعزیہ دار تو تعظیم نقش قبر مطہر حضرت امام حسین حسب اجازت سید کونین بہ تقبیل قبر فرضی بلکہ خط مہر والدین موجب اجر و ثواب جانتے ہین اپنے پیغمبر کا فرمانا سر آنکھون سے مانتے ہین آپکے نزدیک باطل ہین تہہ کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے حضرت فرماتے ہین کہ حکم تقبیل ہین خط و قبر کے برابر ہے پس ہم رسول کے حکم پر چلتے ہین اور آپ دین مین نئے رنگ نکالتے ہین کچھہ مضائقہ نہین لکم دینکم ولی دین۔

قال غرض ایسی باتون مین یہہ ہندوون کے بڑے بہائی ہین۔

اقول ہندوون کے بڑے بہائی آپ ایسے ہر بابی اور سُوفسطائی ہین۔

قال طرفہ تماشا ہے ہندوون کو ہنستے ہین کہ دیکہو اپنے ہاتہہ سے صورت بناتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم اُنسے کیا کم ہین۔

اقول حضرت سلامت جو ہندوون کا راگ آپنے ابتدا مین بے تال وسر کا گایا تہا یہہ سب اوسیکے بہار جی ہین چونکہ وہین آپکا طنبورا خراب یعنے اوسکا پورا جواب ہوچکا ہے لہذا اب پہر وہی تان نہ چہیڑیے اور بار بار گڑے مردے نہ اوکہیڑیے مسلمانون کے اعمال بحکم شارع ورجحان شرعی والقای ربانی کافرون کے افعال بخواہش نفسانی واغوای شیطانی ہین اونمین انمین میٹہے کڑوے مرد آدمی اور ہیجڑے کا فرق ہے آپ مرد آدمی ہوکر تو ہیجڑون کا راگ نہ گائیے مسلمان کہلاکر تو اسلام وکفر کی باتین نہ ملائیے۔

قال یہہ ویسی بات ہوی کہ آپکو ہپ اور ونکو اخ تہو۔

اقول میٹہا ہپ اور کڑوا اخ تہو ہوتا ہے یہہ نئی بات کیا ہوی۔

قال الغرض وے اندہے ہین یہہ ہیئے کے پہوٹے۔

اقول الغرض وے ہردم خیالی ہین اور آپ جہوٹے وے اندہی ہین اعدا آپ ہیسکے بہوٹ

قال اور کہتی ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام ہی کی محبت سے بناتی ہین اور اونکو دوست ہین

اقول سین کیا شک ہے بہت سچ کہتی ہین یہہ حضرت امام ہی کی محبت کا ولولہ اور جوش ہے کہ دشمنون کے طعنے سنتے جاتے ہین مگر امام کی یادگاری کو تعزیہ ضرور بنالیتے ہین حضرت محبت وعداوت ایسی چیز نہین جو چہپائے سے چہپ سکے ہمارے حضرات اپنے دوستون کی علامت مین فرماتے ہین یحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا یعنے ہمارا غم اونکو محزون ومغموم اور ہمارا سرور اونکو

مسرور کرتا ہے دیکھو پہلے علامت محبت کی اپنے غم مین مغموم ہونیکی فرمائی کہ محبت
مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر مومن محبت اہلبیت ان حضرات کی
مصیبتون پر دل سے کڑہتا اور روتا ہے پس امام مظلوم کی مصیبت مین رونا رولانا
اعانت بکا اور انکا کیواسطے تعزیہ بنانا امر ایمانی اور محبت خاص بلکہ کمال اخلاص کی
نشانی ہے اوسکی تعظیم عین محبت و تعظیم امام ہے (چنانچہ از فروع حبہ منہم تعظیم
شعائرا وست) آپکے پیرکا یہی کلام ہے۔

قال بڑے جہوٹے احمق ہین کبہی دوست نہین ایسی لوگ امام کے دشمن ہین۔

اقول جہوٹے احمق امام کے دشمن وہ لوگ ہین جو امام کے شعائر مٹانیمین حضرت امام
کی سعایت یزید پلید کی رعایت کفار عنید کی حمایت کرتے ہین سبحان اللہ جو امام کے نام کا
تعزیہ بناوین اونکی مصیبت پر روئین رولائین دیگر شعائر امام سے آپکی مصیبت و شہادتکا
اعلان کرین یزید پلید کے مظالم سے اوس فاسق و فاجر پر طعن کرین وہ جہوٹے احمق
اور امام کے دشمن قرار پاوین اور جو ضیاد اسلام کو بہائین اور امام کے نام کے ساتہہ نقل
کفر کفر نباشد ہہا دیو کو ملائین تعزیہ شریف کو معاذ اللہ بت تعزیہ دار کو بت پرست
شہرائین امام کی مصیبت پر نہ روئین نہ رولائین بلکہ رونیوالون کا سونہہ چڑہائین وہ مجہر
مطلق اور امام کے دوست بنجائین یہہ امام کے دشمن دوستون سے جلے اپنے تعصب
کیا او لٹی چال چلے ہین خیر ہمین اسکا کچہہ غم نہین کہ یہہ انقلاب بہی حضرت امام کیطرف
نسبت بغاوت اور یزید کی طرف انتساب خلافت کے انقلاب سے کچہہ کم نہین۔

قال اگر آپ امام کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے۔

اقول واقعی محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ہر امر مین رضا جوئی محبوب منظور رہے محبوب
کے غم مین مغموم اور اوسکی خوشی مین مسرور رہے حضرت امام خود فرماتے ہین انا
قتیل العبرۃ لا یذکرنی مومن الا بکی سو ہمنے رونے رولانے تعزیہ وغیرہ جو امور

باباحت شرعیہ مصین گریہ و بکا ہین اونکے بنا ہین حضرت امام کی اطاعت اختیار کی یزیدیون کے طعنے سہے مگر اپنے امام کی محبت و اطاعت سے غافل نہ ہے مگر آپنے اولٹی جمای امام کے ارشاد کی تعمیل تعزیہ شریف کی تعظیم و تجمیل خلاف اطاعت ٹہرای خیر اگر بفرض محال یہہ خلاف اطاعت ہی ہوتا تو ہی محبت مین کچہہ نقصان نہ تہا کہ محبت و اطاعت مین لزوم نہین ہے آپکو معلوم نہین ہے محبت تو ایسی چیز ہے کہ اطاعت کیسی باوجود ارتکاب اکبر کبائر ہی نہین جاتی اور بڑے وقت مین بڑی کام آتی ہے اپنے رہے سہے اسلام پر بٹہ نہ لگائیے مدارج النبوۃ مین عبداللہ ابن عامر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے جنکو برابر شغل شراب و کباب رہتا تہا لیکن بلحاظ صحابیت کوی اونکو کچہہ نکہتا تہا جب قلعہ خیبر فتح ہوا تب غازیون نے غنیمت بہت پائی از انجملہ شراب کثیر ہی ہاتہہ آئی ابن عامر مفت کی شراب غنیمت سمجہہ خوب نوش فرمای بعض صحابہ نے بحضور آن حضرت اونکو لعنت و ملامت کی آن حضرت نے صحابی زاجر سے فرمایا کہ ابن عامر کو زجر و ملامت مت کرو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے انتہی دیکہیے باوجود شرب خمر حضرت پیغمبر نے عامر کی نسبت خدا و رسول سے محبت کی تصدیق فرمائی اور صحابی زاجر نے سکوت کیا ابن عامر کو یہہ الزام ندیا کہ اگر رسول کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول کے نزدیک ابن عامر خدا و رسول کی محبت مین سچے تہے اور آپ اپنے دعوی ممنا ہی چہوٹے چلیے سستے چہوٹے۔

قال یہان جو کوئی ایک مالزادی کو چاہتا ہے تو کبہی بڑے بڑے پٹے رکہا کر مستی و ہڑی جما کر داڑہی گہٹا کر بعینہ آپکو بہڑوا بناتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اوس مالزادی کو یہہ سیری وضع بہاتی ہے۔

اقول آہا اب ہم سمجہے کہ یہہ دنیا کی ناپاک محبت کا آپ ذکر رہے ہین شاید آپکو ابن ملجم بہڑوے اور قطامہ مالزادی کا قصہ یاد آگیا ارے صاحب اوسنے تو وضع کیسی اوسنا

بالزادی کی ناپاک محبت میں اپنا دین و ایمان ہی تج دیا جیسے آپ یزید کی پاک محبت مین اپنا دین و ایمان تجے بیٹھے ہین پس بمقابلہ پاک محبت خدا و رسول و آل رسول ایسی ناپاک محبت کا ذکر نہ کیجئے اسکو اپنے اور ابن ملجم ہی تک رہنے دیجئے۔

قال ہلا جب یحییٰ بالزادی کو خلاف وضع اپنی نہ بہادی تو حضرت امام اپنے مخالف وضع کو کسطرح دوست جانین گے۔

اقول استغفر اللہ ؎ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ آپنے دنیاوی ناپاک محبت اور دینی پاک محبت مین کچھہ فرق نکیا دونون کو خلط کر دیا صاحب دنیاوی محبت کا ثمر اور دینی محبت کا اثر اور ہے حضرت امام اپنے مخالف وضع کو بفرض تسلیم اوسیطرح دوست جانین گے جسطرح حضرت رسول صلعم ابن عامر کو باوجود شرب خمر خدا و رسول کا دوست جانتے تھے ان نفوس قدسیہ مین فقط دوستون کی حمایت نہین بلکہ دشمنون کی بھی رعایت تھی منافقین اشرار کی ایسی پردہ پوشی کی بجز دو واقفین اسرار حذیفہ و حضرت عمار اور کسی سے اونکا حال زار بیان نہ فرمایا یہہ مرتبہ بجز رحمۃ للعالمین اور اونکی آل طاہرین کے اور کسنے پایا ؎ دوستان راکجا کنی محروم ✤ توکہ با دشمنان نظر داری۔

قال امام کی محبت تو تبہی صحیح ہوگی جب کوئی حکم شرع کا تابعدار رہنے۔

اقول امام کی سچی محبت تو ہر حال مین صحیح ہے ہان یہہ بات ضرور ہے کہ اگر اس محبت کے ساتہہ حکم شرع کا بھی تابعدار ہے تو نور علی نور ہے۔

قال کفر و بدعت کو چھوڑ دے۔

اقول اگر بدعت کے معنی اپنی طرف سے نہ بنائے جملہ محدثات کو اپنی اولی سمجہہ کے بدعت محسنہ نہ ٹھہرائے۔

قال کسی امیر فقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے۔

اقول جیسے آپنے اپنے امیر یزید شریر فاسق سکیر کی پیروی اختیار کی۔

قال حکم خدا اور رسول صاف صاف بیان کرے۔
اقول جیسے ہمنے صاف صاف بیان کر دیا۔
قال آپکے اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے۔
اقول پھر آپنے واقعہ جانکاہ اہلبیت یاد دلایا پھر ہمارے قلب مجروح پر ایک نشتر لگا دیا ہم نہین جانتے کہ آپکے نزدیک اولاد رسول کا کیا احترام ہے اور آپکی اصطلاح مین تعظیم کس چیز کا نام ہے اگر وہ تعظیم مراد ہے کہ جو شمر نطفہ حرام نے وقت ذبح سینۂ معرفت گنجینہ امام علیہ السلام کی کی اور خولی بدانجام نے نیزہ پر سر مقدس سوار اہلبیت کرام کی کی یا جمال شتربان نے بطمع کمربند زریا انگشتر دست حق پرست دستگیر ہر نا و پیر کی کی یا آپکے امیر معلوم یزید شوم نے بتقاضای کینۂ آبای طشت طلای مین لب و دندان حسین مظلوم کی کی یا خود آپنے بنفاق خفی و بغض جلی اسمائی متبرکہ حسین حسین اور علی علی کی کی تو آپ ہی اس تعظیم سے خوش ہو جیئے اور اسکی داد دیجیئے ہمکو اور سب مسلمانونکو اس سے معاف کیجیئے انشاء اللہ جو صلہ اس تعظیم کا ہے وہ محاسبان روز جزا آپکو اور آپکے ان پیر دن شریرون کو دینگے اور آپ پیچ و تاب کھا کھا اور پچتا پچتا کر لین گے اور اگر مراد تعظیم و تکریم واقعی ہے وہ تو ہم کیا سبھی دیندار کرتے ہین مگر آپکو اس زبانی بات بنانے سے کیا فائدہ کہ آپ تو اپنی اوسی تعظیم اصطلاحی اور اوسی ضلالت و گمراہی پر مرتے ہین۔
قال یہہ عجب محبت ہے ہزارون روپے بے حکم خدا و رسول کے اینٹ مٹی یعنی امامباڑہ اور ابرک بانس یعنی تعزیہ مین چوپٹ کرتے ہین۔
اقول اگر کوئی کافر ایسی طعن اسلام پر کرے کہ مسلمانون کے خدا و رسول سے یہہ عجب محبت ہے کہ ہزارون روپیہ اینٹ مٹی یعنی مسجدون اور روضہ رسول کے بنانے اور شیشہ و ابرک یعنی جھاڑ و کنول و قندیلین لگانے مین چوپٹ کرتے ہین تو آپ اس

طعن کو تسلیم کیجئے گا یا کچھہ جواب دیجئے گا وہی ہمارا بہی جواب ہے۔

قال اور سید وںکو دیکھتے ہین کہ پہوٹے ٹوٹے مکان مین پڑے ہوے فاقے کہینچتے ہین کیون نہو دوست ایسی ہی چاہئین خاک مین ملاوین اور سا برک و بانس مین لگا دین پہر فرزند حسین کو ندین نہ کہلاوین۔

اقول اب ہم سمجہے یہہ اپنے مرید ون چہینٹے جو لاہون پر آپکا غیظ و غضب ہے ممانعت تعزیہ داری کے پردے مین یہہ اپنے واسطے حسن طلب ہے تا کہ ایک پیسہ تعزیہ یا رمین نہ لگاوین ادہی دمڑی ٹکہ پیسا جو ہمت ہو وہ پیر کو اولاد حسن حسین سمجہکر چندہ کرکے آپ ہی کی خدمت مین پہونچاوین سو یہہ بجز اس حرکت مین کچھہ برکت نہو گی باقی جن اہل دول کو خدای عز وجل نے توفیق دی ہے وہ خیرات و مبرات عزاداری و خدمت سادات سب کچھہ کرتے ہین اور جنکو خیر کی توفیق ہے نہین وہ کچھہ بہی نہین کرتے

قال اور اس باتکو سمجہو کہ اگر دین مین کسی سنت و مباح کے کرنے سے کچھہ قباحت شرعی لازم آوے تو اوس سنت و مباح کا چہوڑنا لازم ہوتا ہے۔

اقول اسی طرح اس بات کو سمجہو کہ اگر دین مین کسی ایسے امر کے کرنے سے جس سے رونق دین اور شوکت اسلام کی بڑہ جاوے تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے۔

قال چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی شرع مین کچھہ اصل نہو۔

اقول چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی اصلیت شرع مین باقرار فریقین پائی جائے اور وہ ہزار جگہہ بعنوان مختلف سمجہائی جائے اگر آپ نہ سمجہین تو اوسکا کیا علاج ہے

قال بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بہی اب حرام ہوتا اسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا۔

اقول تعزیہ بنانا تو سب مسلمان کے نزدیک اصل شرع سے مباح اور اوسکی تعظیم و تکریم موجب صلاح و فلاح ہے بالفرض اگر اصل شرع کے خلاف بہی ہوتا تو بہی اب

جائز ہو جاتا کسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑی بڑی گناہون سے وہ ذوات الاعلام جنکا
پیشہ بکسب حرام ہے باز رہتی ہین اور شیطان اور مریدان شیطان کا بازار بالکل سرد
ہو جاتا ہے ہان اسی کے ساتہہ یزید نافرجام اور جملہ اہل شام کے مظالم بہی ظاہر ہوکر
جملہ خاص و عام اونکی ظلم و جور سے ماہر ہوکر نا واقفون سے یزید و تابعین یزید کی محبت کا
علاقہ چہوٹنا رونق اسلام بڑہی بڑا کفر ٹوٹنا شاید اسی سے آپنے برا مانا اور حرام کرنا واجب جانا

قال ذرا آنکہہ کہولو ہوش سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنے حرام
کار سال بہر مین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیہ کے بدولت اسقدر دس رات و نہین کہاتی ہین

اقول ہم نہین جانتے کہ یہہ کون حرام کار یزید پلید کے رشتہ دار ہین ہمنے تو بہت سی مسلمان
رنڈیونکو دیکہا اور سُنا ہے کہ محرم الحرام مین بدولت تعزیہ داری فرزند خیر الانام
زنا و غنا کا نام بہی نہین لیتین دس رات دن او باشون کو اپنے گہر آنے نہین دیتین
ہان فواحش بازاری یزید کی غمخواری ماتمیان امام شہید کی دل آزاری مین اگر سال بہر کے
بعد انہین دنون مین اپنی مرادین پاتی ہون اور خاص اس دس رات دن مین کہاتی ہون
تو کیا بعید ہے پہر غم کیسا اونکو خوشی اور محرم کیسا اونکی عید ہے۔

قال بیگانے جوان مرد و عورت کا ایکجا جمع ہونا کہین عقل شرع مین درست ہے اور یہان
جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد و عورت کا بدن سے بدن ملنا ضرور ہوا۔

اقول یہہ آپکا وہی اگلا افترا ہے زنان اشراف کا مردونکے مجمع مین آنا بالکل جہوٹ اور
تہمت ہے اوپر اسکا بیان ہو چکا ہے گستاخی معاف یہہ مجلس امام ابرار ہے بلا تشبیہہ
دہلی کا دربار نہین جسمین نقاب و حجاب یکقلم دور ہو ملاقات حکام کے بہانے کہیلے غزانہ
مردانے مین آنا ضرور ہو زیادہ مونہہ نہ کہلوائیے دل ہی دل مین سمجہہ جائیے یہہ اس تہمت
و افترا کی سزا ہے کردنی خویش آمدنی پیش۔

قال قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت ہین گر جبکہ بخت ہمہین ادہر چہوڑین۔

اقول اونہین نکبختون کا یہہ صبر بعضی کمبختون پر پڑا شرمائیے اور اب ہی اس تہمت و تہدید سے باز آئیے مگر آپکی حیا تو الولد سر لابیہ سے ظاہر ہے ۔ صاحبزادی کی غیرت سراپا حیرت سے خلق خدا بخوبی ماہر ہے ۔

قال اسبہان سوچو کہ اگر تمسے کوی کہے کہ اپنی عورتون کو جو بڑہیان ہون نماز جماعت مین عشاکے وقت بہیجو اور وہ سبکے پیچہے مسجد مین نماز جماعت پڑہ کر سلام پہیرتے ہی چلی جاوین کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا اور کون گیا تو تم کہوگے ایسی باتین ناک کٹاتی ہے اور اشرافون کی بی بیان مردونکے باہر نہین آتی ہین ۔

اقول اگر مستورات ضعیفہ شریفہ وقت شب بغرض تحصیل ثواب جماعت امام متقی و عادل کے پیچہے کہڑی ہوکر اقتدا کرین اور سلام پہیرتے ہی چلی جاوین تو اسمین ناک کٹنے کی کیا بات ہے ہان آپکی ناک شاہ اس غیرت سے کٹجاوی کہ اینٹ مٹی مین جورو بیہہ چوپٹ کرکے مسجد بنائی اوس مسجد مین کیون گئین ۔

قال سووے تعزیہ کے دنون مین دس رات بہر ہزارون آدمیون کے روبرو جہان چار طرف روشنی ہورہی ہے اور سب اچہے برے لوگ کافر مسلمان موجود مین تمہاری بہو بیٹیان ہاتہہ سے ہاتہہ ملائے کندہے سے کندہا رگڑتی کہلے خزانے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین ۔

اقول لعنۃ اللہ علے الکاذبین کسقدر جہوٹ اور افترا اور بہتان ہے کہ جسکا کچہہ حساب ہی نہین سچ تو یہہ ہے کہ اگر جہوٹ بولے تو اتنا تو بولے ۔ جہوٹ بولنے مین آپکی طرح بڑا پکا ہو کچا نہو ایسا مبالغہ کذب مین کرے کہ ساری تقریر مین ایک حرف ہی بہولے سے سچا نہو کیا کہنا آفرین صد آفرین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔

قال اور بعضے فرمساق اپنے ساتہہ لیکر نکلتے ہین ۔

اقول خصوصًا دربار مین تو ضرور ساتھی چلتے ہین۔

قال پہلا ہم تم سے پوچھتے ہین کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر رہے کہ قیامت تک کوی یاجوج ماجوج نہین گرا سکتا

اقول ہم سے کیا پوچھتے ہو اونہین میان سابق الالقاب سے تخلیہ مین نہین بلکہ عین دربار مین پوچھو کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر ثانی ہے کہ قیامت تک کوی یاجوج ماجوج نہین گرا سکتا بلکہ اگر قافیہ تنگ نہو بلکہ چست اور درست ہو تو اتنا فقرہ اور بڑہا دیجیے کہ یا وہ بہو پال کا تال ہے کہ جسکی کوی تہاہ پا نہین سکتا۔

قال کیون نہو خداوند اجو تیری غیرت نکرے اوسکی ایسی ہی بیغیرتی چاہیے۔

اقول آمین بلکہ آمین بالجہر

قال جو تیرے در سے آشنا ہوا مثل سگ اوسکو دربدر دیکہا۔

اقول چونکہ وہ آپکے سگ نہین ہین مثل سگ آپ ہی کہئے ہم بجز اسکے اور کچہہ نہین کہہ سکتے ہے آپکو اور اونکو دونون کو سپنے خواب کی راہ پر دیکہا۔

قال اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بہی تعزیہ کے سبب اکثر ہوتی ہے محرم کے سپاہی مشہور ہین۔

اقول خانہ جنگی تو جاہلون کا کام ہے کچہہ محرم پر موقوف نہین جب آپ سنیون مین بہم ہوئی ذراسی بات پر شجاعت دیکہلانے اور جہالت جتلانے کو لڑ بیٹہے یا کسی پیرو یزیدنے کچہہ تعزیہ امام شہید کی بے ادبی کا ارادہ کیا اور اس فساد وعناد پر اپنے ساتہہ اور ونکو آمادہ کیا اور تعزیہ دار اسکے مانع ومزاحم ہوئے اور اس دورنگی مین خانہ جنگی ہوی جیسا کہ آپنے کیا اور اوسکا پورا خمیازہ اوٹہایا شاید اس جگہہ وہی خیال آیا تعزیہ شریف کے ساتہہ تو کچہہ بے ادبی نکر سکے اب اوسکا یہہ قصاص

لیا کہ تعزیہ مقدسہ سب گناہون اور خانہ جنگی وغیرہ کا سبب قرار دیا سبحان اللہ یہہ تو وہی بات ہوئی کہ جنگ صفین مین جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے شامیونکی ہاتھہ سے شہادت پائی اور صحابہ طرفین کو حدیث عمار جلدہ ما بین عینی تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یاد آئی تو دونون لشکرومین اسکا چرچا ہوا شامیون نے اپنی بغاوت چھپانیکو یہہ بات بنائی کہ قاتل عمار علیؑ ہین جو اونکو لڑنے بہیجا اپنے ساتھہ اس معرکہ مین لائے بعضے بزرگون سے نرہا گیا بیساختہ بول اوٹھے کہ سبحان اللہ اس اولٹی سمجھہ کی راہ سے تو قاتل حضرت امیر حمزہ خود حضرت پیغمبر قرار پائے ویسی ہی اولٹی سمجھہ آپکی بہی ہے ہم نہین جانتے کہ یہہ کج فہمی آپ مین کیونکر آگئی اور شامیونکی روح خسیس آپکے قالب نفیس مین کیونکر سما گئی

قال اور محرم کے بدولت جسقدر قتل شہر لکہنو مین ہوتا ہے سب جانتے ہین برس روز کے قصے قضیے انہین دنون محرم پر اوٹہا رکہتے ہین۔

اقول یہہ خام خیالی ہی بالکل جہوٹ اور لاابالی ہے لکہنو مین تو ان دنون کبہی کسیکی نکسیر بہی نہین ہوئی ہماری عمر لکہنو ہی مین گذری ہمنے کبہی محرم مین کچہہ جہگڑا فساد بہی نہین سُنا قتل کیسا لکہنو آپ محرم مین نہ کبہی گئے نہ آئے گہر گہر بیٹہے خوب ڈہرینگے اوڑائی واہ حضرت واہ ماشاء اللہ۔

قال اور قطع نظر گناہ کے کفر و شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارہا خلقت تعزیہ کو سجدہ کرتی پہرتی ہے۔

اقول اسکو تو ہم مقدسہ رسالہ مین ذکر کر چکے ہین کہ سجود بغیر المعبود منہی عنہ ہے پس تعزیہ شریف کو سجدہ کرنا تو کسی مسلمان کا دستور نہین ہان کفرہ واراذل وغیرہ کا مذکور نہین وہ شاید ایسا کرتی ہون پہر اونکی شرک پر تعزیہ شریف سے کیون مواخذہ کیا جاتا ہے اونکی گناہ کا الزام نقل روضہ امام کو کیون دیا جاتا ہے یہہ بفرض تسلیم ممانعت سجدہ غیر علی الاطلاق ہے والا علماء نے سجدہ تحیت

غیر اللہ کیواسطے جائز جانا ہے پھر آپ پر سجدہ تعظیمی تعزیہ شریف جو عوام کالانعام کرین کیون شاق ہے چنانچہ لطائف اشرفی سے اس سرخفی کا زیادہ ظہور ہے دیکھیئے اوسمین یہہ طرفہ تقسیم و تعظیم مذکور ہے قال ابن عباس سجدة التحیة بمنزلة السلام ولا باس بوضع الخدین بین یدی الشیوخ والسجدة اثنتان سجدة العبادة وسجدة التحیة فالاول خاصة للہ تعالی والثانی بوجہ التکریم فے خمس محل جائز القوم للنبی والمرید للشیخ والرعیة للملک والولد للوالدین والعبد للمولی فے کل حال یرخص واذا سجد الانسان سجدة التحیة لا یکفر واذا سجد الرجل للامام والغیر وکان تصدا لا لتعظیم والتحیة دون الصلوة لا یکفر ھذا کلہ فے فتاوی قاضیخان۔ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے کہا سجدہ تحیتہ بمنزلہ سلام کے ہے اور دونون رخسارے روبرو شیوخ کے رکہنا کچہہ مضائقہ نہین اور سجدہ دو ہین ایک سجدہ عبادت دوسرا سجدہ تحیت پہلا خدا کے واسطے خاص ہے دوسرا بوجہ تعظیم و تکریم پانچ جگہہ جائز ہے امت کا پیغمبر کیواسطے مرید کا پیر کے لیئے رعیت کا بادشاہ کے لیئے بیٹے کا مان باپ کے لیئے غلام کا آقا کے لیے ہر حال مین مرخص ہے اور انسان سجدہ تعظیمی سے کافر نہین ہوتا اور جب کوئی مرد امام و غیر امام کا بقصد تعظیم و تحیت نہ بارادہ عبادت سجدہ کرے تو وہ کافر نہین ہوتا یہہ سب فتاوی قاضیخان مین ہے انتہی۔ اس سے تو اراذل و عوام بلکہ شرفا و خواص انام کا اشخاص مذکورین کو سجدہ تحیت کرنا جائز معلوم ہوا پھر جب پیغمبر و امام بلکہ مشائخ کرام و بادشاہ اسلام وغیرہ ہمکو سجدہ تعظیمی کرنا درست ہے تو تعزیہ شریف کو عوام کے سجدہ تعظیمی کرنے مین کیا گناہ لازم آیا جو آپنے اور سبکو چہوڑ خاص تعزیہ کی نسبت باوجود تنبیہہ قاضی خان مفتی مین یہہ شور و غل مچایا۔

قال اور اوسکی (یعنے تعزیہ) کے آگے کہڑے ہوکر منت و مراد مانگتے ہیں کوئی واہی اسی بات پر سہرہ نشان چڑہاتا ہے کوئی جاہل عرضی لکھکر ابرک بانس مین لگاتا ہے کوئی بیوقوف زبانی ہی بیٹا مانگتا ہے۔

اقول اگر یہہ امور عوام کے بقصد توسط و استمداد ہین تو بلا شبہہ خالی از عیب و فساد ہین اگر تعزیہ شریف کو محل استجابت دعا سمجھکر بواسطہ حضرت امام خدائے منعام سے منت و مراد مانگتے ہین تو اسمین قباحت ہے بلکہ شرعاً اسکی اباحت ہے مدارج النبوۃ محدث دہلوی ملاحظہ ہو فرماتے ہین روایت کنند کہ فرمود آن حضرت صلعم چون متحیر شوید شما در امور یعنے برآمد کارہا پس مدد جوئید از اصحاب قبور۔ اب دیکھیے یہان تو اصحاب قبور سے عموماً استمداد کا حکم عام ہے پہر تعزیہ شریف تو نقل قبر مطہر امام ہے جو لوگ اصل مزار مقدس سے دور ہین وہ نقل ہی کے وسیلہ گردانتے مین معذور ہین ابہی چہرہ شریف کا رنگ نہ بدلیے ذرا اور آگے چلیے کہ استشفاع کا طریقہ اچہی طرح مفہوم ہو اور تعزیہ مقدسہ سے استمداد اور اوسکے ذریعہ سے طلب منت و مراد کا حال بخوبی معلوم ہو سنیے محدث موصوف بعد کلام سابق ارشاد کرتے ہین و نیست صورت امداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الہی توسل بروحانیت بندہ مقرب مکرم درگاہ والای او کہ خداوندا ببرکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردہ او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب و مکرم را کہ ای بندہ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار است تعالی شانہ و دروی ہیچ شرک نیست چنانکہ منکر وہم کردہ انتہی پس حضرت محدث تو عموماً ہر بندہ مقرب کے پکارنے اور قضای حاجت مین اوسکی شفاعت چاہنے کا حکم دیتے ہین پہر آپکو خاص ہمارے امام اور اونکی شعائر سے کیا

عداوت ہے جو اونکو خالق و مخلوق مین وسیلہ نہین لیتے ہین شیخ محدث کا الزام ہے کہ جو استشفاع مقربان خدا کو شرک سمجھے وہ منکر ہے سید مجیب کا کلام ہے کہ استشفاع ائمہ ہدی اور وسیلہ نقل تربت سید الشہدا مین جو کلام کرے وہ بدتر از منکر ہے ہماری تائید کیواسطے امام شافعی کا ارشاد کیا کم ہے جو فرماتے ہین کہ اجابت دعا کیے واسطے مرقد مطہر امام موسی کاظم علیہ السلام تریاق اعظم ہے اور اگر عبارت فارسی محدث کی سمجھنے مین کچھہ دقت ہو تو کتاب مظہر العجائب کی یہہ عبارت ہندی دیکھیے کہ استعانت بغیر خدا اس طور پر کہ اوس غیر پر اعتماد کلی ہوے اور اوسکو عون الہی کا مظہر نجانے حرام ہے اور اگر التفات محض حق کی جانب ہے اور اوس غیر کو عون الہی کا مظہر سمجھکر اوس سے استعانت ظاہری کرین دور از عرفان سے نہین اولیا انبیا بھی اس قسم کی استعانت غیر سے کرتے آئے ہین لیکن حقیقت مین یہہ استعانت بخدا ہے انتہی ہرگاہ جمہور اہل اسلام کا استعانت مذکور پر اتفاق ہے تو آپکا انکار مورث عناد و نفاق ہے۔

قال اور بعض احمق اوس لکڑی کی کہیا چون پر کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے ایک مورچھل لیے گنگا پرشاد کیطرح کا لکا مورت پر مکہیان ہانکتے ہین۔

اقول اب ہم سمجھے کہ آپکی پرستش کے واسطے گوریا کالا کہ ایسا نرالا بت چاہیے کہ جسکو گرمی لگے سردی لگے اور جسمین جان ہو اور اس ٹہاٹہہ کا لکڑی کاٹ کا بھی نہو یہہ کیا ہوا انسان ہو وہ کون آپکے پیر سید احمد صاحب بریلوی جنکی سواری مین بکمال خلوص و جانثاری مولوی عبد الحی و مولوی اسمعیل صاحب دو چیلے مورچھل لیے ادہر اودہر جمنا داس اور گنگا پرشاد کیطرح بجنسہ کالی کی مورت پر ہلاتے اور آپ اکیلے آگے آگے نرسنگا بجاتے چلے جاتے ہین بہلا اس تعصب کا کچھہ ٹہکانا ہے کہ میان اسمعیل صاحب تو تخت شاہی کی تعظیم کا حکم دیتے ہین اور آپ تعزیہ شریف کی نسبت کسقدر تعصب کی لیتے مین

حالانکہ تخت بہی لکڑی ہے کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے خیر یہہ تو
تخت سلطان ہے کعبہ معظمہ کو دیکہو جسکو حضرت خلیل نے بنایا اور اینٹ چونا پتہر لگایا
اور اوسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون بشرط استطاعت اوسکے
حج کا وجوب اور وہ خود مطاف ہر مسلمان ہے حجر اسود بہی ایک پتہر ہے نہ اوسکو
سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون سید الانس و جان اور اونکی طرح سے
جملہ مسلمان اوسکا بوسہ لیتے ہین کوہ صفا و مروہ بہی پتہر ہین جنکو نہ سردی لگی نہ گرمی اور
اونمین جان ہے پہر کیون حضرت نے اونمین سعی کرنا لازم جانا اور کیون خدای تعالے
نے اونکو اپنے شعائر سے گردانا مساجد اہل اسلام مین بہی یہی اینٹ پتہر چونے
لکڑی کا سامان ہے جنمین نہ سردی اثر کرے نہ گرمی نہ جان ہے پہر کیون مسجد ونمین
نماز پڑہنے کا زیادہ تر ثواب اور اوسکا اجر بیحساب ہے قرآن شریف کی ہزارہا
جلدین لکہی اور چہپی ہوئی موجود ہین جنکو آدمیون نے مٹی یا تانبے یا شیشے کی دواتون
اور لکڑیکے قلمون سے بانس کے کاغذ پر لکہا ہے اور پتہر دن پر اونکا نقشہ سیاہی سے جماکر
لکڑیکی کلونمین لگاکر چہاپا اب اس بانس کے کاغذ مین جسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ
جسمین جان ہے کیون ایسی بزرگی آگئی کہ تمام مسلمانون کا دین و ایمان ہے اور کیون
وہ ہر دیندار کے نزدیک واجب الاحترام اور حالت نجاست مین اوسکا مس کرنا
حرام ہے اب ہم آپسے پوچہتے ہین کہ آپکے اعتقاد مین کعبہ معظمہ کا حج کوہ صفا و مروے
مین سعی مسجد ونمین نماز جماعت قرآن شریف کی تلاوت واجب مستحب سنت ہے یا بسبب
اینٹ چونا پتہر لکڑی بانس ہونیکی بدعت درصورت اول بسبب اشتراک اصل دلیل
باضافہ دیگر توجیہ و تاویل تعزیہ شریف کے اباحت بہی اسی قبیل سے ہے پہر زنار
تعصب کو توڑ دیجئے اور تعزیہ شریف کی اہانت کو چہوڑ دیجئے اور درصورت ثانی پہر
یہہ تقریر و تحریر فضول ولایعنے ہے دین و اسلام ہی سے موںہہ موڑ دیجئے ہمارے

کہنے پر کیا ہے آپتو پہلے ہی سے گنگا نہلائے اپنے بجرنگ بلی کی مورت پر دہو نی رمائے بیٹھے ہین رہ رہکر اپنے بڑے بہائی ہندوؤن کا ذکر کیونکر نہ کیجیے کہ آپ اور وہ بسبب مخالفت اسلام ایک تہالی کے کہانے والے اور آخرت مین دونون ایک ہی راہ جانے والے ہیں اور دنیا مین بھی آپکے اسلام برائے نام اسیقدر بنیاد ہے جیسے اب متہرا کا نام اسلام آباد ہے۔

قال علے ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کے ہوتے ہین اگران سبکا بیان کیجیئے تو ایک بحر طویل ہے۔

اقول رسوم کفر کے کچہہ بہی نہین ہوتے ہین جنکو آپ رسوم کفر کے سمجہے ہیں وہ مستحبات و محسنات شرعیہ ہین مگر آپکی سمجہہ کا پہیر اور اپنی سمجہہ کے آگے دوسرکی بات نہ سُننا اور حق و باطل مین تمیز نہ کرنا یہہ اور اوسپر اندہیر ہے۔

قال اب سچ کہو کہ جسکے سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس پر روح حضرت امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض۔

اقول کہانتک سچ کہین آپ سچ مانتے ہی نہین بلکہ سوا جہوٹ کے سچ جانتے ہی نہین تعزیہ شریف العیاذ باللہ سبب گناہ و شرک نہین ہے یہہ نئی بات ہے کہ گناہ کوی کرے شرک مین کوئی گرفتار ہو اوسکے بدلے تعزیہ شریف مواخذہ دار ہو اسکا خیال نہین آتا کہ ایسا بیہودہ الزام اصل تک پہونچ جاتا ہے ذرا جذب القلوب کی یہہ عبارت دیکہیے آوردہ اند کہ یکے از عمال روم خواست کہ بر حجرہ شریف بول کند بحجرد قصد آن جنان بر زمین افتاد کہ سرش ریزہ ریزہ شد۔ اب فرمایئے کیا حجرہ شریف ہی اوسکے گناہ کا سبب ہوا نعوذ باللہ منہ۔

قال ہم تمسے پوچھتے ہین کہ حضرت امام کے تم بڑے دوست ہو اور غمخوار ہا جو امام زادے اور خود امام تہے بہلا بتلاؤ کہ دوازدہ امام مین سے بعد امام حسین کے کسی امام نے

بہی تعزیہ بنا لیا ہے۔

اقول ہم تم سے پوچہتے ہین کہ علاوہ امام حسینؑ کے گیارہ امام اور حضرت امام حسین ملا کر بارہ امام تہے اسی معرفت پر دعوای محبت اہلبیت کیا جاتا ہے جو ائمہ اہلبیت سے ایسا اجنبی اور تعداد ائمہ اثنا عشر کے یاد رکہنے مین اسقدر غافل اور غبی ہو وہ آن حضرات کی محبت بہی خوب یاد رکہتا ہوگا اب ہمکو یقین ہوا کہ سوائے سر کیے دو تین نامون کے اور ائمہ اہلبیت کے نامون سے بہی آپ واقف نہین والا کبہی ہمت نہ ہارتے اور اپنے تہونکی ساتہہ اونکو بہی پکارتے بہر کیف اون حضرات کو کچہہ تعزیہ بنانے کی ضرورت نہ تہی ہملوگ تعزیہ اس غرض سے بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت امام مین زیادہ رونا آوے یہہ حضرات بغیر تعزیہ بنانے کے اسقدر روتے تہے اور امام مظلوم کا غم کرتے تہے کہ امکان بشری سے خارج ہے اگر ہم آن حضرات کی گریہ و بکا کی کیفیت لکہین تو ہرا سا ایک کتاب تیار ہو لیکن ہم چاہتے ہین کہ آیندہ موقع مناسب پر بالاختصار کچہہ اسکا اظہار ہو۔

قال اور تاشے ڈہول اور مرثیہ کتاب اور مجلس وہ بہی کرتے تہے۔

اقول اگر آن حضرات کے وقت مین مصائب امام مظلوم کا چرچا ہوتا اور وقتاً فوقتاً وہ ذکر نہ کیئے جاتے تو یہہ اخبار شہادت علمائے شیعہ واہل سنت کہانسے پاتے اور کتب مقاتل کیونکر تالیف فرماتے مگر آپ اپنی ضد اور جہالت سے نہ کچہہ دیکہتے نہ سنتے ہین ہر چیز کے انکار پر سر دہنتے ہین یہان بہی تاشے ڈہول کے ساتہہ مرثیہ کتاب اور مجلس کا بہی انکار اور اس انکار پر وہی اصرار ہے لہذا ہم آپکی ان شقوق ثلثہ کا جواب علحدہ علحدہ دیتے ہین دیکہین اب بہی آپ ہٹ دہرمی کرتے ہین یا مان لیتے ہین۔ جواب شق اول تو اتنے ہی مین تمام ہے کہ تاشے ڈہول بجانا فعل عوام ہے شغل لہو و مزامیر مذہب اہلبیت میں حرام ہے شق ثانی مرثیہ و کتاب ہے جسکا یہہ جواب ہے کہ مرثیہ و کتاب سے تو یہی مراد ہے کہ نظم مین یا نثر مین مصائب امام بیان کرے سو اسکا چرچا تو حضرت پیغمبر سے لیکر

ائمہ طاہرین اور صحابہ و تابعین بلکہ سلف سے خلف تک برابر چلا آیا ہے آن حضرت نے
خود اپنے فرزند کا واقعہ حضرت جبرئیل سے سُنکر اپنے اہل بیت سے بیان کیا اور اہل بیت
نے آپکی زبان سے یہہ مرثیہ سُنکر روئے رولانیمین آپکا ساتھہ دیا اسی بنا پر آن حضرت
صلعم کی وفات مین اہل بیت و صحابہ نے مرثیہ کہے اور مرثیہ پڑہ پڑہکر روتے رولاتے
رہے مدارج النبوۃ کی یہہ عبارت ملاحظہ ہو ہر کدام از اہل بیت آن حضرت و
صحابہ عظام مرثیہ در وفات آن حضرت در سلک انتظام کشیدند اول ایشان
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بود کہ چون بعد از دفن بزیارت قبر شریف رفت خاکے
از انجا برداشت و بدیدہ غمدیدہ نہاد و گریہ کرد و این شعر انشا نمود ؎ ماذا
علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی
مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا۔ اسی طرح تاریخ طبری مین
ہے و مرثتہ عمتہ صفیہ بمراثی کثیرۃ و رثاہ ابو سفیان بن الحرث و رثاہ
صدیق و حسان و لقد احسن حسان یعنے آن حضرت کے غم آپکی پہوپی
حضرت صفیہ نے بہت سے مرثیہ کہے ابو سفیان اور حضرت صدیق اور حسان
نے مرثیہ کہے مگر حسان کا بہت اچہا مرثیہ تہا اور ہر شخص کے ذکر مین اوسکے
مرثیہ کے اشعار بہی لکہی ہین جنکو ہمنے بخوف اطناب چہوڑ دیا علی ہذا حضرت امام
کی مصیبت مین جو حضرت رسول خدا صلعم اور دیگر انبیا و ملائکہ اور جنون اور آدمیون نے
آپکے مصائب بیان کیے اور مرثیہ کہے ہین اون سب کا ذکر بالاستیعاب موجب
طول کتاب ہے پہلے آنکہین کہولکر مقتل نور العین اسفرائینی کو دیکہیے جسمین ایک
موکل سر اقدس امام مظلوم کی زبانی ایک واقعہ جانکاہ طولانی مذکور ہے اوسکے بعض
فقرات متعلق ما نحن فیہ کا ذکر ضرور ہے وہ کہتا ہے فنزل آدم من الہواء
واقبل الی الراس وسلم علیہ یعنے پس حضرت آدم اوپر سے اوترے اور سر مطہر

امام کے پاس آئے اور اوسپر سلام کیا و قال عشت سعیدا و قتلت طریدا عطشانا اور یہہ مرثیہ پڑہا کہ اے فرزند تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور تو وطن سے نکالا گیا اور پیاسا شہید کیا گیا یہہ مرثیہ پڑہکر حضرت آدم کرسی پر بیٹھ گئے پہر اسیطرح حضرت نوح اور حضرت موسی اور حضرت عیسی تشریف لائے اور مثل حضرت آدم ان انبیا نے بہی سر مقدس پر سلام کرکے مرثیہ پڑہا اور کرسیون پر بیٹھے ثم جاءت سحابة اعظم من تلك السحائب ولها دوی کدوی الرعد العاصف وسمعت خفقان اجنحة الملئكة حتی تزلزلت الارض پہر ایک بدلی اور بدلیون سے بڑی آئی جسکی آواز مثل رعد کے تند و تیز تہی اور فرشتون کے پرون کی اسطرح آواز آتی تہی کہ زمین کانپی جاتی تہی فنادی مناد انزل یا ابا القاسم پس ایک منادی نے آواز دی کہ اے ابو القاسم اے محمد مصطفے صلعم تشریف لائے پس آنحضرت اس طرح اوس سر مطہر کے پاس تشریف لائے عن یمینه صف من الملئكة لا یحصیهم الا الله وعن یساره علي المرتضی وولده الحسن و فاطمة الزهراء داہنی جانب ایک صف ملائکہ تہی جنکا شمار سوای خدا اور کوی نہین جانتا اور بائین جانب حضرت علی مرتضی اور حسن مجتبی اور فاطمہ زہرا تہین فاقبل النبی صلعم علی الراس الشریفة واخذها وضمها الی صدره وبکا بکاء اشدیدا پس حضرت نے بڑہکر اوس سر مطہر کو اوٹہایا اور سینہ شریف سے لگایا اور ڈاڑہین مارکر روئے اور یہہ مرثیہ پڑہا یا حبیبی یا حسین عشت سعیدا و قتلت طریدا عطشانا اے میرے پیارے اے حسین تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور تو وطن سے نکالا گیا اور بہوکا پیاسا شہید کیا گیا پہر پیغمبر نے وہ سر علی مرتضی کو اور علی نے فاطمہ زہرا کو اور سیدہ نے حسن مجتبی کو دیا اور ان بزرگوارون نے ڈاڑہین ماری اپنے سینہ سے لگاکر یہی مرثیہ پڑہکر نوحہ کیا ہمکو حضرت پیغمبر کے یا حبیبی یا حسین

کہنے پر بے اختیار وہ آپکا زہر آمیز طعن خنجر کلمہ نعرۂ یا حسین و صد ار یا داگیا کیا
آن حضرت کی روح پر فتوح آپسے خوش اور راضی ہوی ہوگی کہ باید و شاید پہر مولف
مذکور کہتاہے کہ اسکے بعد چارون پیغمبرون نے حضرت خاتم الانبیا کو امام مظلوم کا
پرسا دیا اور السلام علیک ایھا الولد الصالح اعظم اللہ اجرک د قوے
صبرک واحسن اللہ عزاک کہکر رسم تعزیت کو ادا کیا پہر کہتاہے کہ یہہ سب
ماجرے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا اپنے کانون سے سُنا اور مین جاگتا تہا انتہی
اسی طرح حضرت بیمار کربلا کے مرثیے جو آپنے کربلا مین شام مین مدینہ حضرت خیر الانام
مین پڑہے اور حضرت ام کلثوم کا مرثیہ وقت داخلہ مدینہ سے مدینۃ جدنا لا
تقبلینا فبالحسرات والاحزان جئنا حضرت امام جعفر صادق کے احادیث مصائب
جنکو مرثیہ کتاب بجوجا ہئیے کہیے اور وہ مرثیے جو حضرت امام رضا نے حمیری اور
دعبل سے پڑہوائے اور مرثیہ امام شافعی رحمہ تاوہ قلبی والفواد کئیب
علی ہذا اور بہت سے مرثیے ہواتف اور جنون کے شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین
مین ذکر کیئے ہین اور فرمایا ہے ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ وشہر امرھا بانقلاب
التربۃ دما وامطار الدم من السماء وھتف الھواتف بالمراثی ونوح الجن
وبکائھم الخ اسکا ماحصل مولوی کرم احمد صاحب اونکی شاگرد رشید نے اسطرح
بیان کیا ہے۔ فرشتگان آواز می دادند از عالم غیب بمرثیہ ہا بر آن حضرت بلکہ
شہرت بخشید او سبحانہ واقعہ مذکورہ را بدین وجوہ و در قلوب مردم صغیر و کبیر بکا و
حزن مستمر را انداخت کہ ہمیشہ محزون و گریان می باشند و گاہے این اندوہ کہنہ نمیگردد
و این واقعات ہائلہ جانکاہ ہمیشہ در امت رسول مذکور می شوند بخواندن کتابہا و مرثیہ
مشتمل حالات و روایات صحیحہ واقعہ امام حسین و این امر تا روز قیامت باقی خواہد
بود در آسمانہا و زمینہا و در حاضران و غائبان و در خلق ناطق کہ زبان دارند و در خلق

ضمانت کہ خاموش و بے زبان اندانتھی - اب اس سے زیادہ اور شہرت اور مرثیہ وکتاب
کی کثرت کیا ہوگی آپکو فقط حضرات ائمہ اہل بیت کے مرثیے وکتابکی تلاش تھی ہمنے تمام
مخلوقات کے مرثیے اور کتاب کہہ سُنائی اور یہہ شاہ صاحب کا بیان اونہین مرثیونکا
گویا آخر بند ہے جو تا قیام قیامت سبکو رولائیگا اور بقول مولوی کرم احمد صاحب
صغیر وکبیر جوان و پیر سب اس حزن ستم سے ہمیشہ محزون و گریان رہین گے
مگر آپکو رونا نہ آئیگا خیر بعد مرثیہ وکتاب شق ثالث یعنے مجلس کے انکار کا بھی
مختصر جواب سُنلیجیئے کہ مجلس حسین قبل از وقوع واقعہ شہادت پہلے تو حضرت رسول
الثقلین نے کی چنانچہ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مین ایک حکایت طویلہ مذکور ہے جسکا
خلاصہ بقدر ضرورت یہہ ہے کہ قبل از معرکہ حنین آن حضرت صلعم نے سفر کیا اثنائ
راہ مین حضرت جبرئیل نے خبر شہادت امام جلیل آپ سے بیان کی آپ نہایت محزون
ومغموم ہوئے پھر مدینہ پلٹ کر لوگون کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ پڑھا
اور واقعہ شہادت حضرات حسنین بیان کیا پھر بعد خطبہ دست راست امام حسن کے
سر پر اور دست چپ امام حسین کے سر پر رکھکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور
آسمان کیطرف دیکھکر کہا خداوندا مین محمد بندہ اور رسول تیرا ہون اور یہہ دونون فرزند
میرے بیجرم و خطا اشقیائے امت کے ہاتھہ سے شہید ہون گے اوسوقت تو اپنی
برکات ان دونون پر نازل کرنا اور انکو سردار شہدا گردانتا اور انکے قاتلونکی عمرین
قلیل اور اونکو خوار و ذلیل کرنا جب آن حضرت نے اوس مجلس مین یہہ مرثیہ پڑھا تو سب
حاضرین رونے لگے اور صدای گریہ بلند ہوئی اوسوقت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ افسوس
کہ آج تم سب میرے اس بیان پر روتے ہو مگر جب یہہ واقعہ پیش ہوگا تو تم میری کسی
فرزند کی نصرت نہ کروگے انتہی اب ہم آپکو آپکی سنگدلی ہی کی قسم دیکر پوچھتے ہین سچ
کہیئے کہ جب آن حضرت نے حضرت امام کی زندگی مین فقط واقعہ شہادت حضرت جبرئیل

سے سنکر ایسی مجلس کی اور وہ مرثیہ پڑہا کرہ اور رونا کیا ذکر وہ لوگ بہی روز لگی جو وقت وقوع واقعہ امام مظلوم کی نصرت کرتے پس اگر آن حضرت کی حیات مین یہہ سانحہ ہوتا تو آپ مجلس عزا برپا کرتے مرثیہ و کتاب شہادت یعنے خطبہ مصیبت پڑہتے یا د مجلس کرتے نہ مرثیہ پڑہتی آپ کہیں یا نکہین ہمارا دل کہتا ہے واللہ ضرور کرتے پس جب خود ان حضرت نے مجلس کی تو اماموںکی مجلس کرنیکا سوال بیکار ہے یہہ حضرات تو جبتک زندہ رہے اسی شغل و ذکر مین رہے انکی مجلسون کے ذکر مین تو وہ مجلس کیسی گیارہ مجلسون کی گیارہ کتابین اگر بنائی جائین تو بہی کافی ہونگی آپکو اگر خدانے سمجہہ دی ہے تو اسیقدر بہت ہے ورنہ ہزار جلدین بہی کچہہ نہین من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر۔

قال الغرض یہہ سبکو معلوم ہے کہ اماموںکے وقت تعزیہ کا نام و نشان نتہا اور وے ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی تعزیہ کی رسم نکرتے تہے۔

اقول اسی طرح یہہ بہی سبکو معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر کیوقت بہت چیزون کا نام و نشان نتہا جیسے قرآن کا بموجب ترتیب موجود جمع کرنا اوسپر اعراب دینا جیسے مسجدین اب مروج ہین ویسی مسجدین بنانا مدرسے قائم کرنا کاروان سرا وغیرہ بنانا اور آن حضرت ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی یہہ باتین نکرتے تہے مگر بعد انکے ان سب چیزون شے رواج پایا علمای امت نے انمین رجحان شرعی پاکر انکا استحسان کیا اسی طرح تعزیہ شریف گو اماموں کے وقت مین نتہا مگر رونق عزا اور معین گریہ و بکا ہونے سے علماے امت نے اسکا بنانا جائز و مباح جانا حضرات ائمہ بڑے رونیوالے تہے اونکو زیادتی سامان عزا کی کچہہ ضرورت نہ تہی جو تعزیہ بناتے اونکی عزاداری اور ہماری گریہ و زاری مین اصل و نقل کا فرق ہے لہذا ہمنے سامان عزا بڑہایا افراط غم و الم کیواسطے امام باڑہ تعزیہ علم سب کچہہ بنایا جب ان سب امور کی شرعًا اباحت ہے تو پہر انکے بنانے مین کیا قباحت ہے

قال ابو عزا انصاف کرو کہ آجکل کے جاہل بیچارے شرافت کے مارے اماموں سے

بہی امام کے بڑے دوست ہونگے کہ انپر اپنی سبقت چاہنے لگے اگر اسمین کچہہ ثواب اور دوستی ہوتی توکسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا۔

اقول تعزیہ دارون پر جہالت کا الزام جاہلون کا کام ہے ہم امامون سے امام کے بڑے دوست نہین اونسے بہت چہوٹے اور پست درجہ کے دوست ہین اونپر سبقت نہین چاہتے بلکہ اونکا حکم یعنی انکے غم منانا وغیرہ سرپر رکہنا بقدر امکان نباہتے ہین لہذا ہمکو تعزیہ بنانیکی ضرورت ہے کہ ہماری واسطے زیادتی غم والم اور ثواب و دوستی کی یہی صورت ہے۔

قال اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوی تعزیہ کے نام کوبہی نہین جانتا کہ مین نہ مدینہ مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین بس معلوم ہوا کہ ہندوستان کے برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین۔

اقول بیانات سابقہ سے ظاہر ہے ہر مسلمان بخوبی اس سے ماہر ہے کہ امام مظلوم کا غم والم وہ غم ہے جو مکہ مین مدینہ مین روم مین شام مین توران مین ایران مین گبر مین ترسا مین ہندو مین مسلمان مین جنگل مین کوہستان مین جنات مین ملائک مین زمین مین آسمان مین پایا جاتا ہے اصل اصول یہی غم ہے مگر عنوان و رسوم اوسکی ہر مقام مین مختلف ہین کہین ضریح کہین تابوت کہین تعزیہ بنایا جاتا ہے کہین خالی علم رکہہ جاتے ہین سب ضیا سامان ہے ہرجا غم شاہ شہیدان کا۔ مکہ مین مدینہ مین شاید کچہہ لوگ ویسے اب بہی ہون جنکو آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے پہر جب اونہون نے خاص امام ہی کی نصرت نکی تو اونکا غم کیون کہانے لگے تعزیہ وغیرہ کیون بنانے لگے۔

قال اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین کے شہید ہونیکی خبر ہوگئی تہی حضرت جبرئیل نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کردی تہی تسپر بہی رسول خدا

نے کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اس طرح کی تربتین گنبد دار ابرک بانس وغیرہ سے بنا لیا کرو
و علم ہر شہر مین حضرت امام حسین کے نام کے بنایا کیجیو کوی ضعیف حدیث ہی تو لاتے ہوتی
اقول اصل واقعہ نہ چھپایئے یہہ تو فرمایئے کہ پیغمبر جلیل نے جب حضرت جبرئیل سے
اپنے فرزند مظلوم کا واقعہ شہادت سُنا تو آپکا کیا حال ہوا اوسکو ہم لکھہ چکے ہین
جیسا غم والم رنج و ملال ہوا پس جسطرح آنحضرت بعلم نبوت اون بعض حاضرین کو
جانتے تہے کہ میرے فرزند کی نصرت نکرینگے اوسی طرح سے غائبین کو ہی جانتے
تہے کہ وہ میرے فرزند شہید کی نصرت و محبت پر مرتے رہینگے بموجب خبر جلیل
یجددون العزاء جیداً بعد جیل ہر سال اونکی عزاداری کی تجدید کرتے رہینگے
اسوجہ سے رسول خدا صلعم نے نہین فرمایا اب آپکی سمجھہ مین آیا علاوہ اسکے حدیث ہی
سُن لیجیئے کل شئ مطلق ای مباح حتے یرد فیہ النہی گو آپکے زعم مین قوی
نہو نہ سہی ضعیف ہی سہی۔
قال کیا تماشا ہے کہ بقول آپکے پیغمبر ذرا ذرا سی باتین کہانے پینے حاضر و پیشاب
سفر و آداب کے بتفصیل بتا گئے اور اس تعزیہ کا نام ایکبار نہ لیا۔
اقول اسکی وجہ ہم ابھی قبل اسکے بتا چکے پہر تعزیہ کے نام لینے کی کچھہ ضرورت نہ تہی۔
قال اور مصیبت مین کہین مرثیہ اور کتاب و نوحہ کشیون کا حکم نہ دیا بلکہ خلاف
اسکے کہہ گئے اور کر گئے۔
اقول حضرت نے اپنے فرزند کی مصیبت مین مرثیہ ہی پڑہا گریہ و بکا ہی کیا نوحہ وشیون کا
ہی حکم دیا سب کچہہ آپ کہہ گئے اور کر گئے جیسا کہ ہمنے اوپر سمجہا دیا مگر اسکا کیا علاج کہ آپ سمجہہ
یا سمجہہ بوجہکر ضد اور جہالت سے مکر گئے۔
قال اور حضرت مرتضے علی علیہ السلام کو ہی اس واقعہ کی خبر ہوئی تہی وہ ہی تعزیہ
بنانا نہین فرما گئے۔

اقول حضرت علی علیہ السلام گو تعزیہ بنانا نہین فرما گئے مگر جس بنا پر تعزیہ بنانا بیاج ہو لیعنے رونا رولانا وہ وقت سفر صفین خاص کربلا کی زمین پر پہونچکر خود روئے اور ابن عباس کو رولا گئے۔

قال نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانہ کے دوستونکو ثواب کے کام سوجھے سو نبی و علیکو بہی معلوم نہ تہے۔

اقول آجکل کے زمانہ کے دوست پہر اوس زمانہ کے دوستون سے غنیمت ہین نعوذ باللہ جنسے خود پیغمبر فرما دین کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے اور اونکو اس تنبیہ کا کچہہ اثر نہو وقت پر نصرت کیسی کوئی خبر نہو پس اونکو جو عذاب کے کام اور ہمکو جو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علی کو سب معلوم تہے۔

قال اور اس باتکو یقین کرجانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا یہی سبب تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام نے محض خلاف شرع اور بدعت کے امور دور ہونے کے لیئے آپکو گہربار جان مال سے فدا کیا۔

اقول اسی طرح اس بات کو بہی سچ مانو کہ اس مخلص خالص امام کو آپ سے مقابلہ کا یہی سبب یہی ہے کہ امام کے گہر بار جان مال فدا کرنے پر جسطرح یزید مردود خوش ہوا تہا ویسے ہی شعائر امام کی اہانت کرنے سے تم بہی خوش ہوتے ہو اور جسطرح امام نے اوس مردود کی بدعتین دور کرنے مین کوشش کی ویسے ہی تم شعائر امام کو ضد کی راہ سے بدعتین قرار دیکر اونکو مٹانے مین کوشش کرتے ہو کیا حضرت کے جان و مال فدا کرنے کا مسلمانون کے پاس یہی صلہ ہے کہ اونکا غم و ماتم نکیا جائے اونکے شعائر کو رواج ندیا جائے بلکہ پناہ بخدا اونکا نام مقدس ہنود کے اوتارو کے ساتھہ لیا جائے یہی منزلت امام ہے حاشا یہہ مسلمانون کا کام نہین بلکہ بے ایمانون کا کام ہے۔

قال اب جو کوی خلاف اور بدعت کے کام کرکے حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلت یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

اقول اسیطرح جو کوی مستحبات اور مستحسنات شعائر امام علیہ السلام کو خلاف اور بدعت قرار دیکر حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلہ یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

قال اور بھلا اپنی عقل سے بوجھو کہ اس تعزیہ کے بنانے اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور ہتک ناموس امام اور ہی نکلتا ہے۔

اقول ؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ٭ وز شما یک تن نہ شد اسرار جو۔ ہم ہزار بار کہہ چکے کہ تعزیہ بنانا اور مرثیہ پڑھنا موجب گریہ و بکا اور مورث سامان عزا ہے رونا رولانا طریقہ انیقہ حضرت رسولخدا و علی مرتضے ہے مرثیوں میں اہلبیت کے مصائب یزیدیونکے مصائب حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان ہے امر واقعی کے ذکر میں نہ ذلت ہے نہ کسر شان ہے حضرات انبیا بلکہ خود جناب خاتم الانبیا کے مصائب حضرت مریم کے نوائب حضرت سارہ کی نسبت حضرت ابراہیم کے مقالات حضرت یوسف و زلیخا کے حالات سب علاوہ دیگر کتب قرآن میں موجود ہیں پس جو لوگ ماضی علیہم کے بیانکو اون بزرگوار ونکی ذلت اور ہتک ناموس سمجھیں وہ منکر قرآن بلکہ خدای رحمن پر طعن کرنیوالا اور مردود ہیں

قال کوئی جہان میں اپنے بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری دھوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوائی تاشے اور ڈھول سے سر بازار بی بیون کے نام لے لے ہنود اور مسلمان کے سامنے زبان پر لاتا ہے اور اسطرح اکیہار کہنے میں شرماتے ہیں پھر برسون گذرے تمہیں شرم نہیں آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پہ سچ ہے ایسے ہی لوگ یزید کے بہائی ہیں۔

اقول ہم کہانتک سمجھائیں کتنی نظیریں لائیں کہ انبیا اولیا صحابہ تابعین سبکے حالات

واقعی اور جو شدائد و مصائب کہ اونپر گذرے ہین اکثر قرآن مجید مین مذکور اور بتفصیل کتب سیر و تواریخ مین مسطور ہین اور سلف سے خلف تک کوئی مسلمان دیندار اون واقعات کے لکہنے اور بیان کرنیمین اون بزرگوارون کی ذلت اور رسوای نہین جانتا مگر آپکی اولٹی سمجہہ مین یہی آگیا اور دلمین یہی سما گیا اسکو خدا ہی نکالے تو نکالے واہ میان کتاب و سنت پر عمل کرنیوالی ذرا قرآن مجید کو ہاتہہ مین لیجیئے پارہ دہم سورہ برات مین یہ آیہ کریمہ ملاحظہ کیجئے ویوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ط اور روز حنین جب تعجب مین لائے تمکو کثرت تمہاری پس کفایت نکی اوس کثرت نے تمسے کسی چیز کی اور تنگ ہو گئی تمپر زمین باوجود وسعت کے پس پلٹ پڑے تم پشت پہیرنے والی ہوکر یہہ خطاب حقتعالے نے مجاہدین مومنین سے کیا ہے جو بموجب کریمہ والذین آمنوا اشد حباللہ بڑے ہی خدا کے دوست تہے اور خدای تعالی نے اون بیچارون پر جو سختی اور مصیبت پڑی تہی اوسکا بیان کیا پس یہہ اک امر واقعی جیسا گذرا تہا اوسکا بیان تہا دوست کی ذلت اور رسوای کا بیان نہ تہا اسلیئے کہ بمفاد آیہ شریفہ ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین خدا نے اونکو عزت دی تہی اور وہ مومنون کو عزت دیکر ذلت نہین دیتا مگر آپ کا ہیکو مانیئے گا خدا سی کہہ ہی ضد کی ٹہانیئے گا کہ کوئی جہان مین اپنے دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوای اور بی ہیون کے کوئی نام لیتا ہے اور احصنت فرجہا کہتا ہے خصوصاً قرآنمین جسکو جملہ مسلمان ہر وقت پڑہتے ہین اور قیامت تک پڑہین گے اور ذکر کرینگے بڑے شرم کی بات ہی بہر اسکا جواب خدا ہی آپکو دیگا۔

قال خدا جانتا ہے کہ ہندوؤنکو سُنا ہے کہتے ہین کیا امام مسلمانونکو بہی برتریشکی نگیہ کیتے ہوئی

قول تمکو یزید پلید کی روح خبیث کی قسم کہ تم اپنے اس پیشوا کی رعایت و حمایت مین کوئی دقیقہ امام مظلوم کی اہانت اور سعایت مین اوٹہا نرکہنا تم پہلے مقتولین جنگ بدر کا بدلا یزید کی طرح امام شہید سے دل بہر کے لیلو جوگت بنانا ہو بنالو سب دل کے بخارات نکالڈالو کہ اسکا جواب بروز محشر تمکو دیا جائیگا یزید پلید کی ساتہہ پورا انتقام لیا جائیگا خدا جانتا ہے بعضے منصف اور حق پسند ہندو تم ایسے مسلمان سے ہزار درجہ بہتر ہین ایسا کلمہ تو کوئی بہی نکہتا نہ کسی نے کہا ہے بلکہ برعکس اسکے ایک بڑا لائق اور قابل ہندو دیکہو کیا کہہ رہا ہے سُنو بابو شاماچرن ایک نامی و گرامی ہندو اپنے ناگور لکچر ۱۸۹۳ کے صفحہ ۸ مین تم ایسے وہابیون ہربابیون امام کے دشمنون اونکی اہانت کرنیوالون اونکے شعائر کے مٹانیوالون کو سرتہذیب سے یہہ نوٹ دیتے ہین بہائیو دیکہو یہہ ایک غریب مظلوم کی عزاداری ہے مہمل وسوسون سے اوسکے مٹانے کی کوشش نکرو اور اس ذریعہ سے جو بندگان خدا کو اوس برگزیدہ خدا کے ساتہہ جوش و ولولہ ہوتا ہے اوسمین کمی ہونے ندو ورنہ یہہ سمجہہ لو کہ یہہ بڑے مظلوم کا غم ہے اور یہہ بڑے صابر کی عزاداری ہے انتہی اب باوجود ادعای اسلام اپنی بے تہذیبی اور اوس ہندو کی تہذیب دیکہو اور شرماؤ تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پر سچ ہے ایسے ہی لوگ امام کے دشمن یزید کے بہائی ہوتے ہین۔

قال اگر تمہارے باپ بہائی کا کوئی ایک تابوت بنا کر تمام شہر مین نکالے اور آگے آگے اوسکے مار دھاڑ گالی کہاتے کو بیان کرے اور تمہاری عورتونکا نام لے تو تم پیٹ مارنے کو موجود ہو اور شرم مین ڈوب مرو اور حضرت امام کا اپنے ہاتہہ سے یہہ حال کرتے ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف بوجہو۔

اقول ؎ کار پاکان را قیاس از خود مگیر * گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر چنانچہ امام کی ذلت اور عداوت تو آپکی گھٹی میں پڑی ہے کسیطرح اونکی اہانت سے سیری نہین ہوتی دل نہین بہرتا مار گالی تک نوبت آئی اور ونکی حیلہ و بہانہ سے یہہ بہی کہہ سنائی آفرین خوب حق اسلام ادا کیا اجر رسالت قرار واقعی دیا ہاں آپکے پیشوا اے مرتاب عبد الوہاب نے معاذ اللہ اطلاق بت کا نسبت آن حضرت صلعم کیا قبر شریف آن حضرت کا صنم اکبر نام رکہا مولد خانہ نبی کو بتخانہ قرار دیا پہر آپ کیون چپ رہیئے امام کا مرتبہ تو پیغمبر سے کم ہے اونکو جو چاہیئے سو کہیئے مگر یہہ ساری بے اعتدالیان اس راہ سے ہین کہ آپ انبیا اولیا کے مراتب نہین جانتے یا جان بوجہکر منہ پر مرتے ہین اونکے معاملات و حالات مخلوقات کے معاملات و حالات پر قیاس کرتے ہین یہہ بڑی بات ہے ؎ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی * بہلا علاوہ تابوت سکینہ کے پہر تابوت حضرت موسی کا حال بہی آپنے قرآن مین پڑہا ہے کاش حضرت امام کے تابوت کا بہی آپنے اسی تابوت پر قیاس کیا ہوتا حضرت ابراہیم خلیل پیشگاہ رب جلیل سے اپنے فرزند اسمعیل کے ذبح پر مامور ہوئی حضرت مریم پر کیا کیا تہمتین لگین جب خدا سے اونکی پاکدامنی بیان کی تو مجبور ہوئے اب اگر کوئی شخص اپنا لڑکا اپنے ہاتہ سے ذبح کرے یا کوئی عورت ناکتخدا حاملہ ہو کر مریم تاویہ ہونے پر مرے تو اہل فہم ایسون کو برا جانینگے یا مثل خلیل الرحمن و مریم بنت عمران انکے قول و فعل بہی سچ مانینگے یہہ تو شاید آپ بہی نکہین کہ ایسے مرد و عورت بہی حضرت خلیل اور حضرت مریم کے برابر ہین پہر کیون انبیا اولیا اہلبیت کے حالات کو اور لوگون کے حالات پر قیاس آپ کرتے ہین اب بہی توبہ کیجئے اور حفظ مراتب کا خیال رکہیئے۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ یہہ تعزیتین اور نعش بنا کر اور کوچہ و بازار مین لیجا کر

کسکو دکہلاتے اور سناتے ہو۔

اقول ہم تمسے کہتے ہین کہ فقط واقعہ شہادت کے اعلان اور اظہار کیواسطے ہم یہہ سب امور کرتے ہین تاکہ جہلا و عوام اور ناواقف اہل اسلام اس سانحہ سے بخوبی آگاہ ہین امام کی مصیبت پر روئین رولائین کسی دشمن امام کے دہوکا دینے یا ایسے رسالہ مہمل منع تعزیہ داری کے دیکہنے سُننے سے دشمن امام نہ بنجائین۔

قال اگر کسی سے فریاد کرتے ہو تو یزید ہی نہین ہے کہ ہم اسوقت اوس سے جاکر لڑین۔

اقول ہم سوائے خدا کے اور کس سے جاکر فریاد کرین گے جب روز قیامت دعوائے شہادت پیش ہوگا اوسوقت یزیدیونکے ساتہہ تمکو بہی ضرور یاد کرین گے کہ انکا رسالہ دوزخ کا قبالہ بہی ملاحظہ ہو جراحات تیغ و سنان کے ساتہہ جراحات لسان کا بہی مواخذہ ہو اور یزید کے ساتہہ آپ کیا لڑتے آپ تو اونہین کے ساتہیونمین ہین جنکو حضرت نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نکروگے اسکے علاوہ آپکی شجاعت تو سکہون کے معرکہ سے ظاہر ہو چکی ہے واہ کیا کارنمایان کیا ایک پیر اور اونکے وزیر تو مرداڈ ا لے اور آپ سیدہا گہر کا راستہ لیا خیر لڑنا بہڑنا تو نخیر بہی غنیمت تہا کہ تم عزائے امام شہید کی سعایت یزید پلید کی حمایت نکرتے اوس مردود کو اپنا مرشد نہ بناتے امام کی مصیبت پر روتے رولاتے اور جب یہہ کچہہ بہی نہین فقط باتین بنانا ہے تو ایسی مہمل باتون کو کون مانیگا اور کسنے مانا ہے۔

قال اور اگر ناواقفونکو سُناتے ہو سینکڑون برس سے فضیحت کرتے ہو کوئی ایسا ہنوز اور مسلمان اب باقی نہین رہا کہ اسکو بجا سناتے ہو کیا سال بہر مین یہہ سب نقشے محرم کے بہول جاتے ہین۔

اقول استمرار عزا ہر سال اس مصلحت سے ہے کہ جو لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین

اونکے واسطے بہی عزاے امام کی نصیحت اور اونکے دلون مین یزید کی ایسی سخت مظالم سے اوسکی فضیحت راسخ رہی۔

قال اور جو غم کے واسطے ہے تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ رونے اور غم کیلئے عقل اور شرع کے روسے کوی چیز بنانی درست نہین۔

اقول یہہ مرحلہ بہی اوپر طے ہو چکا ہے کہ رونے اور غم کے واسطے عقل اور شرع کے روسے اگر چیز و نکا بنانا درست ہے پہر اب یہہ تکرار تحصیل حاصل اور بیکار ہے

قال دوسرے یہہ کہ اکیلے کیا خیال کرکے رویا نہین جاتا۔

اقول اب جاکر کہلے بہی تو آپکا اصل مطلب ہے کہ اعلان شہادت و مصیبت امام مظلوم نہو آپکے یزید پلید کے عیب چہپے رہین لوگ اوسکو برا نہ کہین سو یہہ ہونا نہین ایسے وقایع عظیمہ کہین پوشیدہ رہتے ہین آپ لاکہہ چہپائین مگر علماے کرام تو پکارے کہتے ہین سر الشہادتین کی یہہ عبارت بچشم عبرت دیکھئے فقد بلغت نہایۃ الشہرۃ فی الملاء الاعلی والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس والناطق والصامت اللہ اکبر امام کی مصیبت بہی عجب مصیبت ہے جسپر جن وانس ناطق صامت سب روتے ہین پس اکیلے چپکے چپکے کس کسکو رولائیگا اور یہہ شہادت کی شہرت جو تمام مخلوقات مین ہو رہی ہے کہانتک چہپائیگا۔

قال اگر یون کہو کہ ہمارے دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ سنو تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی۔

اقول ہمکو ہر حال مین رونا آتا ہے یہہ وہ غم ہے کہ بے روئے رہا نہین جاتا ہے اون لوگون کے البتہ دل سخت پتہر ہین جنکو ایسے مظلوم کے غم مین بہی رونا نہین آتا ہے ہنسی آتی ہے عین عاشورہ ہے کو عید کیجاتی ہے۔

قال کہ جب ایک امام باڑہ بنا اور مرثیہ و کتاب اور تاشے و ڈہول بہت سی روشنی

اور اوسمین ایک ڈہانچہ بہی ہو تب کہین تمہین رونا آوے اور جو یہہ ٹہاٹ تمکو نہ ملے تو تم رو چکے۔

اقول یہہ ساز و سامان سب اوسی شہرت اور اعلان کیواسطے ہوتا ہے جسکا اشتہار تمن سے ذکر ہو چکا مگر آپ اس شہرت و سامان سے گہبراتے ہین اسکے مٹانیمین کیا کیا باتین بناتے ہین یہہ ہنگامہ ہی جملہ شرائع اسلام مین جاری ہو سکتی ہے کفار بہی آپکی طرح مسلمانون پر طعن کر سکتے ہین کہ یہہ نماز پڑہنا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی کہ جب قطب نما صحیح ہوا اور جہت قبلہ خوب فکر و غور سے معین کرکے اینٹ چونہ پتہر لکڑی معمار مزدوری وغیرہ جمع کیا جاوے اور مسجد بنائی جاوے اور اوسمین مصلے بچہین ایک موذن اذان کہے لوگ جمع ہون کوئی امام بنکر آگے کہڑا ہو تب نماز جماعت ادا ہو اور جو یہہ ٹہاٹہہ تمکو نہ ملے تو تم نماز پڑہ چکے پس اسکا جواب جو آپ دیجیے گا وہی ہماری طرف سے بہی سمجہہ لیجیے گا۔

قال افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنیسے رونا آتا ہے اور تم سنگدلون جہوٹون صرف اپنے دل کی چاؤ لگانے والون کو حضرت امام علیہ السلام کا خیال کرنے سے رونا نہین آتا۔

اقول افسوس تمکو ہمارا خیال کرتے سے رونا آتا ہے مگر امام علیہ السلام کی مصیبتون خیال کرکے رونا نہین آتا بہلا خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہہ تو دو کہ کبہی مصائب امام خیال کرکے مجمع مین نہ سہی تنہائی مین تمکو رونا آیا ہے واللہ کبہی نہ آیا ہوگا دلیل اسپر خود فصل ثالث مین تمہارا کلام ہے کہ ماتم و مرثیہ دشمنون کے نصیب خدا دوستون کو خوش رکہے پس تم سنگدلون جہوٹون یزید کی فتح منانیوالونکو حضرت امام علیہ السلام کی مصیبت مین خوشی ہوتے ہی رونا نہین آتا ہے۔

قال اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے روتے ہو آجتک اسقدر مشق نہین ہوئی

کہ اکیلے بے ٹہاٹہ جب چاہو رو لو۔

اقول انعقاد مجالس اور اجتماع مومنین سے علاوہ شہرت واقعہ شہادت ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے زینت عزای امام بلکہ رونق اسلام بڑہتی ہے جب ایک جم غفیر اور مجمع کثیر ذکر مصائب سنکر روتا ہی اکیلے بے سامان رونے اور اس مجمع سامان سے رونیمین ویسا ہی فرق ہے جیسا فرادا نماز پڑہنے اور جماعت کے ساتہہ نماز پڑہنے مین فرق و تفاوت ہے اب آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ جماعت سے نماز پڑہنے مین ثواب زیادہ ہے یا اکیلے پڑہنے مین۔

قال یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بے ٹہاٹے گا ہی نہین سکتے مگر پہر بہی تمسے ڈفالیون کا گانا سہل ہے کہ ایک فقط ربانا درکار ہے اور تمکو جب سیر شہر ڈہول اور تاشے اور مرثیہ اور کتاب اور تعزیہ ملے تب تم رونیکے قابل ٹہرو۔

اقول ہم برابر کہتے آتے ہین کہ ہم ہر طرح اپنے امام کے غم مین رو سکتے ہین مگر یہہ سب سامان علاوہ زیادتی ثواب فقط تمہاری غرض مٹانے اور تم ایسے منکرون پر رعب شوکت اسلام اور زینت شعائر امام بٹہانے کو کرتے ہین کہ جیسے پیر تمہارا ڈفالیون کا راگ گانا یہ مہمل رسالے کا ربانا بجانا موقوف ہو خلق خدا اس کار خیر مین مصروف ہو اور روتے گانے مین تو کوی مناسبت نہین ناچنے گانے کا البتہ ساتہہ ہے پس آپ اپنے پیر میان احمد مقتول کا مقتل گایئے اور گت سے اپنے مریدون کو نچایئے اور جی چاہے تو بڑے ڈہول اور تاشے بہی بجایئے

قال بلکہ اسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثیہ پڑہنے والے سے رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنے والا ہو تب کہین تمہارے آنسو نکلین تو نکلین۔

اقول عبادات کی تکمیل اور ثواب کی تحصیل مین حضور قلب جزو اعظم ہے پہر جب

مجلس عزا مین سامعین کو حضور قلب حاصل ہوتا ہے اگر ایک بچہ ہی ذکر مصائب کرے تو ہر شخص بے اختیار روتا ہے اسمین نئے مضمون کے مرثیے اور میر علی صاحب سے پڑھنے والے کی کچھ حاجت نہین ہان چونکہ آپ اس ساز وسامان سے روتے رولاتے جلتے ہین لہذا آپکے جلانے کو اگر کوئی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ پڑھا جای تو کچھ مضائقہ نہین۔

قال لوگ تو بہت روتے ہین مگر اس ٹہاٹہہ سے کوئی نہین رویا۔

اقول اگر اس ٹہاٹہہ سے نہ روتے تو آپ جلتے کیونکر۔

قال بہلا بتلاؤ کہ تم بے مرثیہ اور تعزیہ کے روسکتے ہو یا نہین اگر روسکتے ہو تو اسی طرح خیال کرکے رولیا کرو یہہ سب بکھیڑا محرم کا دور کرو کچھ حاجت نہین۔

اقول ہمتو بتلاچکے کہ ہم ہر طرح روسکتے ہین مگر اس ساز وسامان سے رونیز اپنے لیئے زیادہ ثواب اور تمہارے لیئے زیادہ عذاب جانتے ہین پس یہہ محرم کا بکھیڑا ہی بکھیڑا ہے جسنے تمہارے ولی فساد وعناد کو جڑ سے اوکھیڑا ہے اب تم بتاؤ کہ تم بغیر جماعت اکیلے نماز پڑھ سکتے ہو یا نہین اگر پڑھ سکتے ہو تو اکیلے پڑھ لیا کرو یہہ سب بکھیڑا لوگون کے انتظار اور جماعت کے استقرار کا جانے دو اگر یہہ کہو کہ جماعت مین اکیلے پڑھنے سے زیادہ ثواب ہے تو بعینہہ یہی ہمارا بھی جواب ہے۔

قال اور منصفے سے بولو کہ ایسے مقام مین قرآن کا پڑھنا بہت ثواب ہے کتنا ہے یا مرثیے کا گانا۔

اقول اب رہا نہ بچ چکا گانا ہوتا ہے منع ذکر مصائب امام کے واسطے ایک اور نیا بہانہ ہوتا ہے سواب ڈھونگی نہ لیجئے یہہ آپ ہی جانئے ویسے قرآن پڑھنے مین بہی ثواب ہے اور ذکر مصائب امام مین بہی نظم مین ہو یا نثر مین اجر بیحساب ہے وہ کون مومن ہے جو ان دونون کار ثواب کا جازم اور اونکو کرنیکا

عازم نہین مگر جو آپکا مطلب اس دہوکا دینے سے ہے وہ ہوگا اسلیئے کہ ایکا ترک لازم کرنے سے دوسریکا ترک لازم نہین بلکہ اگر مجلس عزا مین قرآن و مصائب دونون پڑہین تو نور علی نور ہے کہ قرآن و اہل بیت کا ساتھ حدیث ثقلین مین مذکور ہے یہی سمجھہ مین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ تعزیہ شریف کے ساتھ قرآن شریف بہی رکہا جاتا ہے۔

قال اگر کہوگے کہ مرثیہ گانا تو ایمان مین خلل ہے اگر قرآن کا پڑہنا کہو تو مرثیہ کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

اقول گانے بجانے مین تو آپ ہی کا جی لگتا ہے اور ایمان مین اونہین لوگونکے خلل ہے جو فقط قرآن کو لیتے ہین اہلبیت کو چہوڑ دیتے ہین حضرت پیمبر نے تو قرآن اور عترت کا تا قیام قیامت ساتھ بتایا دونونکے نسبت لن یفترقا فرمایا یعنے نافرمان بردارون نے اہل بیت کی عداوت مین دونون مین افتراق نقشہ جمایا کہ روز محشر اس نافرمانی پیمبر کا عذاب ملے اب بہی توبہ کرو اور قرآن اور مرثیہ دونون پڑہو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

قال اگر کہو قرآن سے رونا نہین آتا تو ابوجہل ہو۔

اقول قرآن سے بہی رونا اونہین کو آتا ہے جنکے دل نرم ہین اور خوف خدا سے اطاعت خدا و رسول اور اولوالامر مین سرگرم ہین اور جنکے دل سخت پتہر ہین اونکو نہ قرآن سے رونا آتا ہے نہ مصیبت امام کے بیان سے اور ابوجہل کے کہنے کا ہم برا نہین مانتے بلکہ صدر رسالہ مین جو ہم کہہ آئے ہین اوسکی رعایت لازم جانتے

قال قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ رو دین تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن کو پڑہ پڑہ کر روتے آئے ہین۔

اقول قرآن مین یہہ کسکی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ رودین نبی اولیا

شہید کربلا کی مصیبتیں ہیں چنانچہ آیہ کریمہ وما بکت علیہم السماء و الارض کی تفسیر میں بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت امام کی مصیبت پر آسمان رویا اور اسکا سرخ ہونا اور سکا رونا ہے پھر یہان تو خود آپنے اپنے مونہہ سے قرآن کو مرثیہ کہدیا پس اب اپنے مونہہ سے آپ قائل ہوجیئے ضد کی نہ لیجئے جیسے قرآن پڑھتے ہیں ویسے مرثیہ پڑھا کیجیئے کہ سلف سے اس مصیبت عظیم کے ذکر ہوتے آئے ہین آپ خود کہتے ہین کہ تمام پیغمبر اور ولی اور اہل قرآن پڑھ پڑھکر روتے آئے ہین۔

قال تعزیہ بناکر اور مرثیہ گاکر کوئی نہین رویا آدم سے ہمارے پیغمبر تک یہ ایجاد رونے مین کسی نے نہین کی تمکو رونیکی تدبیرین خوب سوجہین۔

اقول مرثیہ تو آدم سے لیکر ہمارے پیغمبر تک سب نے پڑھا پڑھایا ہان چونکہ اصل معاملہ اونکے پیش نظر تہا کچھہ تعزیہ بنانیکی اونکو حاجت نہ تہی بدین وجہ نہین بنایا اور جیسے تمنے کہیل تماشا ہونے مین ایجاد کی ویسی ہمنے رونے مین کی مگر تمہاری ایجاد وہ خطا ہے جو معاف نہین اور ہماری ایجاد وہ صواب ہے جو شرع کے خلاف نہین۔

قال اور جو کہو معنی ہم نہین جانتے تو ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑے دنون مین آجاتا ہے مرثیہ اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہتے کہ خبر دین و دنیا کا کام بنجائے اور رونا ہنسنا سب کچھہ آئے۔

اقول قرآن شریف مین تو بقول آپکے ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ روئین پس پہاڑ سے زیادہ سخت پتھر کونسے دل ہین جنکو رونیکی جگہہ ہنسنا آوے پس معلوم ہوا یہ آپکا ترجمہ خلاف قرآن ہے اسمین رونے کا نہین بلکہ ہنسی کا بیان ہے پس ایسا ترجمہ آپ ہی پڑھیئے ہمکو حضرات اہلبیت

کے طفیل سے جو تحقیق قرآن ہین بہت صحیح معنے معلوم ہین کچھہ آپکی اس ٹھگڑ سے ترجمہ کی حاجت نہین جس سے قرآن کے ساتھہ مرثیہ اور تعزیہ کا ہونا شاق اور قرآن واہل بیت مین افتراق ہو۔

قال اور اوسکو حضرت امام علیہ السلام بہی ہمیشہ پڑہتے رہتے ہین۔

اقول ہم نہین جانتے کہ اوسکو کی ضمیر آپنے کدہر پہیری اگر مرجع اسکا قرآن مجید ہے وہ تو پہلے ہی آپ کہہ چکے کہ تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآنکو پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین اور اگر مراد آپکا ترجمہ ہے تو کیا آپکے زعم ناقص مین معاذ اللہ امام بہی معنے قرآن نجانتے تہے جو ترجمہ کی ضرورت ہوئی یہہ تو کہلی کہلی قرآن واہل بیت مین افتراق کی صورت ہوئی۔

قال اور اگر کسیکو اس مقدمہ مین شبہہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہے دیکہو حضرت بی بی فاطمہ نے اپنے باپ کے غم مین کئی بیتین کہی تہین اور حضرت امام کے غم مین بہی جن وغیرہ سے روایت ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری اور اونکے درمیان اس بات مین اتنا فرق ہے جسقدر رونے اور ہنسنے مین اسکی اتنی حقیقت ہے اپنی تنہائی کے بیان اور میت کے اوصاف مین دو ایک شعر بے اختیاری سے بلا قید کبہی موہنہ سے نکل گئے۔

اقول آپکا جواب بالکل پوچ اور ناصواب ہے جناب سیدہ علیہا السلام نے دو ایک شعر نہین کہے اور نہ معاذ اللہ بے اختیاری سے بلا قید اونکے موہنہ سے نکل گئے بہت سے مرثیے آپکے جو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین کہے اور پڑہے ہین وہ کتب فریقین مین موجود ہین۔ علے ہذا ہواتف اور جنون کے مرثیے جو امام کے غم مین ہین بتواتر سر الشہادتین وغیرہ مین وارد ہین جنکی تفصیل اوپر لکھہ چکے ہین کچھہ اعادہ کی ضرورت نہین اور ہنسنا تو آپکی عادت ہی خصوصًا

امام کے غم مین ہنسنا تو آپکی سعادت اور عبادت ہے مگر یہہ سمجھ لو کہ یہہ ہنسنا وہ پچھتائیگا کہ بروز قیامت یہہ ہنسنا بہت رولائیگا ع مخدوم ہراند وہ کس بر قوار +که از برق من ورمن افتد شرار۔

قال کچہہ اونکی گھر مرثیونکی بیاضین نہ تہین۔

اقول مرثیہ کی بیاضین کیونکر ہوتین کہ اوس زمانہ مین کتاب کا دستور بہت کم تہا فقط حفظ پر دار مدار رہتا تہا اور یہی وجہ ہے کہ جب جنگ یمامہ مین بہت سے قراء وحفاظ قرآن شہید ہو گئے اور قرآن مکتوبی نہتا تو خوف ہوا کہ مبادا کلام الہی ضائع ہو جائے پس حضرت خلیفہ اول کو اسکا خیال آیا اور زید ابن ثابت سے جمع کروایا کہ شاید آگے چلکر آپکی طرح کوئی نامفید ایسا نہ کہے کہ کچہہ اونکے گھر قرآن لکھے ہوئے نہ تھے

قال اور نہ اسکے واسطے تال دسر اور گٹکری اور سارنگی اور تاریخ اور دن جوابی وسوالی مقرر تھے۔

اقول ظاہرا آپکو ہندوؤن اور گویونکی صحبت زیادہ رہی ہے اوسی صحبت کا یہہ یہہ اثر ہے کہ کلام کرتے کرتے یا تو ہندوؤنکی طریقہ پر آجاتے ہین یا گویون کے ساتھہ گلا ملاتے ہین خیر یہہ تو آپکی عادت ہے اور ترک عادت دشوار ہی اب تاریخ اور دن مین کیا خرخشا رہے مرثیہ پڑہنے کے واسطے تو کوئی تاریخ اور دن خاص نہین شاید یہہ ایام عشرہ اور روز عاشورہ پر اعتراض ہے بہر کیف تاریخ اور دن کی تعین بہی شرعی ہے پھر اس سے بیکار اغماض ہے دیکھو حج کے واسطے تاریخ اور احرام اور ہدی اور قربانی اور رمی جمرات اور سعی وغیرہ کے واسطے اوقات منصوص نماز یومیہ کے لیئے پانچ وقت صوم واجب کے لیئے مہینہ رمضان شب قدر کے لیئے لیالی ثلثہ بطریق دوران مخصوص ہین ایسے اور بہی اختصاص ہین جیسے ہفتہ مین برائے شرف و بزرگی جمعہ مہینونمین شہرہاے حرام خاص ہین اسپر اجماع اہل اسلام ہے

بہر امام عاشورہ میں ناحق کلام ہے۔
قال نہ اسمین حلقہ باندہکر بازار اور مکان مین پڑہنا تہا نہ اسمین ذلت و شکست مع ہیکی بیان ہے اور نہ کچہکے نعش اور تخت بناکر اوسکے آگے پڑہتے تہے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشے بجتے تہے علی ہذا القیاس۔
اقول ذلت اور شکست اور تخت و تابوت ایک نہ دو بلکہ متواتر جوابات ہوچکے تاشے ڈہول کا مضمون ہی بے ڈول ہوگیا مگر حضرت بی بی زنان بنی ہاشم کے ساتہہ حلقہ باندہکر مزار شریف پر ضرور جاتی تہین اور مرثیہ پڑہکر روتی اور رولاتی تہین۔
قال مرثیہ اسکو کہتے ہین جسمین میت کے اوصاف ہون اور تم جو گاتے ہو اوسمین میت کی رسوای اور شکست سُر اور تال سے نکلتی ہے۔
اقول تال و سر تو آپکا موقوف ہی ہوگا اس سے تو مجبوری ہے مگر ہمارے مرثیے تو ایسے ہی جنمین حضرت امام کے صبر و شجاعت اونکی اور اہل بیت کرام کی مصیبت اور واقعات شہادت یزیدیون کی ظلم و شقاوت کا بیان ہے اسمین نہ ان حضرات کی معاذ اللہ ذلت نہ کسر شان ہے اگر ذکر واقعات موجب ذلت و اہانت ہوتا تو علماے کرام اور مورخین اسلام کبہی اس ذکر کے نزدیک نجاتے خصوصًا شاہ عبد العزیز صاحب سر الشہادتین مین یہہ فقرات مصیبت خیز درد انگیز تحریر فرماتے ثم دخلوا علی الحرم واسروا اثنا عشر غلامًا من بنی ہاشم ومن کان من النساء وامر ابن سعد وشمر نفرا فرکبوا خیولا فوطئوا جسد الحسین وارسلوا راس المکرم تدیرہ فی سالک الکوفہ ثم ارسلہ مع رؤس سائر الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید ابن معاویہ مع شمر ابن ذی الجوشن وکان بدمشق انتہی یعنے بعد شہادت وہ اشقیا اہل حرم پر داخل ہوے اور بنی ہاشم سے بارہ لڑکون کو عورتون کو اسیر کیا اور ابن سعد اور شمر نے چند نفر اشقیا کو حکم دیا کہ وہ

گہوڑون پر سوار ہوئے اور جسد مبارک امام حسین مظلوم کو روندڈالا اور سر کریم کو روانہ کیا اور سر کریم کو روانہ کیا کہ وہ کوفہ کی گلیون مین پہرایا گیا پہر اوس سر مطہر کو مع سرہاے دیگر شہدا و اسیران اہلبیت ہمراہی شمر یزید کے پاس بہیجا اور وہ دمشق مین انتہی پس معلوم ہوا کہ ذکر ماجراے واقعی ہرگز ذلت نہین ہے اور جو اسکو ذلت سمجہے اوسنے علاوہ حضرات امام و اہلبیت کرام علمای اسلام کی بہی ذلت و اہانت کی نعوذ باللہ منہ۔

قال غرض جو تمہارے مرثیے ہین انکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق انکو مرثیہ نہین کہتے

اقول ہمارے مرثیے تو لغت کے موافق امام کی مصیبت اور بیان واقعات مین ہین کوی احمق ہی انکو ہجو ملیح نہین کہے گا ہان تمہارے رسالہ کا نام البتہ ہجو ملیح نہین بلکہ ہجو صریح ہے۔

قال جسطرح تمہارا کام غلط اسیطرح تمہارا نام بہی غلط۔

اقول ہمارا کام بعد اداے فرائض و سنن اسلام حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر سے تولا اور ہمارا نام مومن تابع ثقلین حسب ارشاد رسول خدا ہے پس جو ہمارا کام اور ہمارے نام کو غلط کہے وہ خود غلط ہے۔

قال اور ایک غلط در غلط تمکو یہہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتے ہو اوسکے کیا معنی تعزیہ لغت مین مصیبت زدہ کو صبر اور دلاسا دینے کو کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین۔

اقول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسکے علاوہ چونکہ ہم شوق زیارت قبر شریف امام مظلوم مین بیچین اور بیقرار رہتے ہین اور بوجہ اکثر علائق و موانع نہین جاسکتے لہذا نقل قبر شریف بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت اور قلق جدای روضہ مقدسہ مین صبر و دلاسا دیتا ہے اور رونے اور رولانیکا بہی معین ہے کہ گریہ و بکا منافی صبر و رضا ہرگز نہین اسیطرح منقولات شرعیہ و عرفیہ بہت ہین مثلاً صلوۃ کے معنی لغت مین مطلق دعا

کے ہین اب ارکان مخصوصہ نماز کو صلوۃ کہتے ہین پہر کیا یہہ غلط ہے مگر چونکہ آپ علم فصاحت و بلاغت سے بالکل اجنبی ہین حتی کہ اصطلاحات منطق بہی نہین جانتے اسوجہسے آپ ہی کا گمان غلط اور بلا کی بے غترت ربود ہے پس زیادہ قابلیت بگہارنا بے سود ہے۔

قال بہلا سمجہو کہ اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا کہین نام اور نشان بہی ہے

اقول ہان تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا نام و نشان ہے جیسا کہ ہمنے بتلادیا اور آپ اپنی کج فہمی سے نہ سمجہے تہے سو ہمنے سمجہادیا۔

قال اور کوی کسی سید کے گہر آکر کبہی صبر اور دلاسا نہین فرماتا بلکہ کمبخت ہر سال بیچارے سیدونکو نئے نئے مضمون کے مرثیئے سناکر رولاتے پٹاتے ہین۔

اقول آپ اپنے موںہہ پیٹتے ہر جگہہ داغتے ہین نہ کبہی محرم کی مجلسون مین شریک ہونا نصیب ہوا نہ کبہی روز عاشورہ سیدون کے حالات دیکہے کہ جہان روتے رولاتے ہین وہان آپسمین اعظم اللہ اجورنا واجورکم بمصابنا بالحسین علیہ السلام کہکر صبر و دلاسا بہی دیتے جاتے ہین اور نئے پرانے مرثیئے پڑہنا اور رونا رولانا تو خاص علامت سیادت ہے اور رونے اور غم کرنے پر سیدونکو ہنسنا اور موںہہ چڑہانا کم بخت ناسیدونکی عادت ہے۔

قال اور ایسی جگہہ اگر کوی کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنی چہاتی چہوڑ اوسکی چہاتی پر گہونسی لگادین۔

اقول امر بصبر و سکوت کرنا کسی کا اگر براہ محبت و قلق ہے تو تعزیہ دار کبہی ایسا نہین کرتے محض افترا ہے اور اگر از راہ طعن و دق ہے تو یہی اوسکی سزا ہے۔

قال اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس واسطے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ لغت مین کہا ہے

اقول نام ہرگز اولٹا نہین فقط آپکی سمجہہ اولٹی ہے غم و الم گریہ و ماتم صبر کے خلاف

نہین انبیا اولیا سب رووے آئے ہین اسکا بیان بخوبی اوپر ہو چکا ہے پس ماتم کرنے کو
تعزیہ اوسی کتاب مین لکہا سمجہو جسمین ارکان مخصوصہ کو صلواۃ لکہا ہے۔

قال کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر لپیٹے نام غلط اوسکے اور کام کا کیا ذکر یہہ
وہ مثل ہوئی خود غلط املا غلط انشا غلط۔

اقول کیا قدرت خدا کی ہے جسکی غلطی کا اس شد ومد سے دعویٰ کیا وہ دعوی کا سر لپیٹے
غلط اور اوسپر جو اور وہمیات بڑہائے وہ غلط در غلط اردو مین رسالہ لکہا
اوسپر ہی اکثر فقرات مہمل اور غلط سے الغرض نقشے ہم کیا کیا غلط + خود غلط
املا غلط انشا غلط۔

قال مثلاً اگر کسی کا باپ کچہہ مصیبت مین مر گیا ہو اور کوی اوسکی اولاد اور دوست
سے یہہ کہے کہ بیٹھے کیا کرتے ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی پہ
ایسا ظلم نہین ہوا اوسکے مرتے تمہاری بہن کو ننگے پانون ننگے سر گلے مین طوق
ڈالکر بیادے گہسیٹتے کچہری مین لیگئے اور تمہاری مان کی چادر سر سے اوتار لی تمکو لازم
ہے کہ ہمسے یہہ حال بار بار سنو اور خوب رو رو بیٹہو غرض سمجہو تو کہ کون اسکو تعزیہ
کہے گا اگر کسی ادنیٰ کا حال اوسکے قریب کے سامنے اس وضع سے کہو تو وہ برا مانے بلکہ
مونہہ پہ مار بیٹھے چہ جائے بڑے آدمی کا حال سر بازار ڈہول اور تاشے سے نقل کرو

اقول اب آپ پہر حد سے گذرنے لگے اور پہر وہی خبط ہوا کہ انبیا اولیا کے حالات کو
اپنے حال پر قیاس کرنے لگے ہم کتاب وسنت اور کلام علمائے امت سے تو آپکو
سمجہا چکے اب خود آپ ہی کے کلام سے سمجہاتے ہین دیکہین آپ پہر وہی ضد کرتے
ہین یا قائل ہوکر شرماتے ہین اپنے رسالہ کی تیسری فصل مین آپکو کچہہ یہہ کہنا یاد
نرہا علی الغفلۃ وہان اسطرح کہا کہ حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین
بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا) اب برائے خدا جواب دیجئے کہ آپکے نزدیک اس بیان سے

حضرت ابراہیم کی ذلت اور ہتک حرمت ہوئی یا نہین ہوئی اگر ہوئی تو پہر خود فضیحت بدیگران نصیحت کیسی کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس کنوین مین نہ بر دستی ہمکو ڈہکیلتے تہے اوسین اوندہے موہنہ آپ ہی گرے اور اگر نہین ہوئی تو اپنے تئین بیان مذکور مین ہتک حرمت حضرت سارا و حضرت خلیل سے بری سمجہ لینا اور ہمکو اوسی بیان واقعی مین ذلت و ہتک حرمت امام نبیل و اہلبیت جلیل کا الزام دینا کیا معنے امر سے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ دلی مقصد آپکا یہہ ہے کہ خاص حضرت امام اور اہلبیت کرام پر جو مصائب اشقیاے امت کے ظلم سے گذرے ہین وہ ذکر نہ کیے جائین اور لوگ مظالم یزید اور تابعین یزید نہ سنین نہ سنائین کہ اسمین آپکے دوست دلی یزید کی نہ نقلت بلکہ بڑی ذلت ہے بہر کیف اب تو یہہ آپکی تقریر آپ ہی کے گلوگیر ہوئی کہ اگر کسی ادنی کا حال کسی قریب و بعید کے سامنے اس وضع سے کہو کہ بیچارے فلان شخص کا حال تحقیق یہہ سننے مین آیا کہ اوسکی بی بی کو جسکا یہہ نام ہے بادشاہ کے پیادے کچہری مین پکڑ لیگئے تو وہ برا ماننے بلکہ موہنہ پر مارے اور تم حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل اور اونکی بی بی کے نسبت ایسا کلمہ سبکے سامنے زبان پر لاتے ہو اور اونکا نام بہی مجمع عام مین لیتے جاتے ہو پس اگر کوئی دوسرا تمکو نہ مارے تو تمکو لازم ہے کہ تم خود اپنے موہنہ پر طمانچہ لگاؤ اور اس فضول بکنے سے باز آؤ۔

قال اللہ اکبر یہہ ہمارا جگر اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچہہ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو در پردہ فضیحت کرتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین۔

اقول آپکا جگر تو ہندہ جگر خوار کے لخت جگر سے بہی بڑہکر قساوت اور حضرات ائمہ اثنا عشر سے کہلی کہلی عداوت رکہتا ہے اسی رسالہ منحوسہ مین آپنے کونسی

انسان بزرگوں کی اوشہار کہی بلا تشبیہہ نقل کفر کفر نبین وہ ہم مہادیو اور دم مدار کے ساتھہ نعرہ یاحسین کرنا اور وہ ہر ہر کے ساتھہ علی علی کا دم بہرنا جو قبل اسکے آپنے کہا ہے سب ہمکو یاد ہے اور یہہ سخت کلمہ کہ کیا امام مسلمانون کے یہی ہین جنکی یہہ گت ہوئی مثل نشتر ہمارے دلمین کہٹک رہا ہے اللہ اکبر یہہ ہمارا دل و جگر ہے کہ ہمارے اجداد امجاد کو کیا کچہہ یزیدی لوگ اور بعضی ناخلف ہماری روبرو در پردہ نہین بلکہ بلا حیاو حجاب بتحریر رسالہ وکتاب فضیحت کرتے ہین اور ہر جگہہ اونکی ذلت و شکست اور رسوائی کا اظہار کرتے جاتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر و تحمل سے کام لیتے اور اوسکا جواب بنفاد کریمہ قولا کذا لینا بہت ضبط اور نرمی سے دیتے ہین

قال حضرت حسن اور حسین کے وقت مین ایک یزید تہا اب اولاد حسن حسین کے وقت مین سینکڑون یزید ہوے خیر بہر حال صبر و برداشت کیا چاہیے۔ ان اللہ مع الصابرین۔

اقول حضرت حسن کے وقت مین تو آپکا یزید محض بیچارہ تہا مگر اپنا جوڑ بٹہانیکو آپنے حضرت حسن کا ذکر کیا ہان حضرت امام حسین کے وقت مین البتہ ایک یزید تہا اب سینکڑون یزید تو تہی ہی تعجب یہہ ہے کہ بعضی ناخلف اولاد حسن کہلا کر حضرت امام حسین کی نسبت خود یزیدیہ ہوگئے یزیدیون نے آپکو تیغ و سنان سے شہید کیا ناخلف اولاد نے طعنہاے زبان سے زخمی کر کے یزیدیون کا ساتھہ دیا اوسپر طرہ یہہ کہ باپ دادا کی ہی شرم نہین آتی یزید کی غلامی کر کے جہوٹی سیادت پر مباہات کی جاتی ہے پس اگر وہ سلف صالح ہین تو آپ ناخلف ظالم ہو کر مصداق انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح ہین

قال عجب حیرت ہے کہ خدا و رسول کے فرض و سنت جبین نہ ہوا گئے نہ شکری

نہ کمنگر بلانی پڑے نہ بانس ابرک منگانے نہ تاشے ڈھول بجانے نہ دھوم دہام مچانے نہ لیپی کی حاجت نہ کاغذ کی ضرورت سو سینکڑون بار لوگون سے قضا ہوتی ہین اور جسمین یہہ جہہ جال اور جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے

اقول عجب حیرت ہے کہ جب اصل اباحت تعزیہ سازی اور اوسکا منجملہ شعائر امام ہونا بکرات ومرات ثابت ہوچکا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر ہر حال مین لازم ہے پتھر اور قرطاس و بانس وغیرہ بعد شعائر ہونے کے ہرگز مانع تعظیم نہین تو اس تمہید لاطائل سے کیا حاصل لیکن چونکہ آپکو خاص تعزیہ وغیرہ شعائر امام علیہ السلام سے عداوت ہے بدین وجہ بے سمجہے بوجہے فقط شعائر امام کے مٹانیکو واسطے بےتکی باتین کرتے ہین کہ جس سے کفار بہی گنجائش کلام کی پاوین آپکے بدولت وہ بہی شرائع اسلام پر یہہ بیہودہ الزام لگاوین کہ ہماری بتونکی پوجا مین نہ ہرا لگے نہ پہٹکری سنکہ پہونکنے مین دم نکلے نہ گنگری جہتکوجی برہمن کے استہان پر جاکر دو چار پتھر جاکر ڈنڈوت کر لیا عہدہ برائی ہے مگر مسلمانون نے اپنے خدا و رسول کے فرض و سنت ادا کرنے مین بڑی آفت پیچہے لگائی ہے کہ ہر سال حج کو مکہ مین جانا احرام کے واسطے سیئے کپڑے بیکار جامہ نادوختہ بہم پہونچانا کوہ صفا و مروہ کے درمیان مین دوڑنا کنکریا ان پہینکنا پتھر کو چومنا ہدی کا ساتہہ لینا منی مین قربانی کرنا دیگر شرائط وآداب حج بجالانا تب خدا خدا کر کے گہر آنا اور اگر ان مناسک مین کچہہ خلل آیا تو حج تشریف لیگیا مال ضایع محنت برباد گناہ لازم ہوا اگر دینا بہلا چاہے تو سال بسال مکہ کا عازم ہو پس جسمین یہہ کچہہ جال جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے دیکہیئے اگر آپکے نزدیک یہہ ہندوؤن کا گمان سچا ہے تو آپکا گمان بہی سچا ہے حالانکہ شریعت اسلام کے روسے تم دونون کا گمان فاسد اور جہوٹا ہے پر تفنن

اصنلہ و دیگر افعال و عقائد کفرہ لیام اور شریعت کے احکام و شعائر اسلام مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے ہم اوپر بہی اسکو لکہہ چکے ہین پہر بیان مکرر یہی تنبیہ کرای المسائل ما کو دتہ یتضوع۔

قال اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مقدور پر موقوف ہین زکوۃ تب دی جب مال ہو اور روزہ تب رکہے جب بیمار نہو لیکن ہر چند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بناتا ہو تو ضرور ہے کہ بناوی سبحان اللہ امام کی روح اُسے کیا خوش ہوگی کہ ہماری دوستونکی نزدیک اللہ کے حکمون کی کچہہ قدر نہی اوسکو فرض و واجب پر حاشیہ چڑہایا ایسے مقام مین خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے اللھم احفظنا۔

اقول اللہ کے جتنے فرض ہین وحسب شرائط مندرجہ سب مسلمان ادا کرتے ہین اور بقدر امکان شعائر اسلام و ایمان کو بہی رونق دیتے ہین لیکن ناداری اور عدم میسر مین جملہ تکالیف ساقط ہین پس جب بعض اوقات واجبات سے معافی ہے تو مستحبات کا کیا ذکر ہے لیکن آپکو عزاداری امام کی موقوفی مین بڑا اہتمام و فکر ہے حالانکہ بتفصیل معلوم ہو چکا کہ شعائر امام بعینہ شعائر خدای سنعام ہین اور خدا تعظیم شعائر کا حکم فرماتا ہے پس امام کے نزدیک شعائر خدا کے مٹانیوالے ہین خدا و امام ہین پس ایسے دشمنون کو خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے۔

قال اور بڑے محب اور دوستدار امام کے اس زمانہ مین اپنے تئین وہی لوگ جانتے ہین کہ خلاف خدا و رسول کے سارنگی نوازی اور رقاصی اور زناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعال شنیعہ کر کے تعزیہ داری کرتے ہین۔

اقول اگر ایسے لوگ دعوای محبت امام علیہ السلام مین سچے ہین تو آپ ایسے ظالم مخدوم و دشمن امام سے ہزار درجے بہتر ہین ان افعال سے اونکی دلی محبت مین کچہہ نقصان نہین کیا آپکو قصہ عبداللہ بن عامر کا بہول گیا جو حضرت پیغمبر کے صحابی

ہوکر شراب پیتے تھے جب بعض اصحاب نے اونکو زجر و توبیخ کی تو اون حضرت نے فرمایا
کہ ابن عامر کو کچھہ نکہو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے پس ابن عامر کے حال پر
ان لوگون کا حال بہی قیاس کر لیجیئے کہ باوجود افعال شنیعہ وہ محبت امام پر مرتے
امام کی تعزیہ داری کرتے ہین۔

قال اور یہہ عوام الناس بیجا کہانی اور تماشے اور فائدہ دنیوی کے لالچ انکے
یہان جاکر شریک مجلس ہوتے ہین بلکہ ان فاسقونکو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتے ہین۔

اقول شریک مجلس ہونے مین فائدہ دنیوی کیا ہے فائدہ دینی البتہ ہوتا ہی اور
بیجا کہانا کون کہاتا ہے ہمتو ایسے لوگون کو دیکھتے ہین کہ وہ نذر و نیاز مین بڑا اہتمام
کرتے ہین بڑی احتیاط و طہارت بجالاتے ہین جبہی جسطرح ابن عامر نے صحابی کا خطاب
پایا یہہ مومن مومنہ کا خطاب پاتے ہین۔

قال اور بعضے جو ظاہر مین اچہے بہلے آدمی اور بڑے کہلاتے ہین اور باطن مین فاسق
اور نالائق وہ بہی اونکے یہان دوڑے جاتے ہین۔

اقول شرع شریف مین تو حکم ظاہر حال پر ہوتا ہے باطن جاننے کی تکلیف نہین
دیگئی کہ باطن کا حال بجز عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا کیا آپکو بہی علم غیب کا
دعوی ہے جو کہتے ہین کہ باطن مین فاسق اور نالائق ہین یہہ تو سخت غیبت ہوئی
توبہ کیجئے اور اونکے یہان دوڑے جانے کا الزام نہ دیجئے ایک روز حضرت امام حسن
علیہ السلام کہین تشریف لئے جاتے تہے راستہ مین چند مجذوم بیٹھے کہانا کہاتے
تہے اونہون نے حضرت کو دیکھکر صلاح کہانے کی کی آپنے پہلے تو صوم کا عذر کیا
پہر سوچے کہ ایسا نہو انکو یہہ خیال آوے کہ حضرت نے بسبب ہمارے مرض
کے ہمسے اکراہ و انکار کیا پس فوراً اونسے ارشاد فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ
لوگ شام کو ہمارے مہمان ہوجائین اور ہم اور تم باہم بیٹھہ کر کہانا کہائین وہ شام کو

حاضر در دولت اور امام کے ساتھہ کہانا کہا کر شکور نعمت ہوی اب سوچیے کہ جن اچھی بہلے آدمیون کو آپ فاسق اور نالائق کہتے ہین وہ ایسے لائق و فائق ہین کہ اپنے امام کی تقلید اور پیروی مین ایسے لوگون کے حال اور افعال پر نظر نکر کے محض اس حسن ظن سے کہ نذر و نیاز مین بُری کمای نہ لگای ہو گی اونکے یہان نہین بلکہ اپنے امام کی مجلس مین دوڑے جاتے ہین اور آپ اولاد حسن ہو کر اپنے باپ دادا کی پیروی چہوڑ کر رحماً بالغیب اون بہلے آدمیون پر فسق و فجور کا عیب لگاتے ہین سچ ہے المرء یقیس علے نفسہ۔

قال کسیکو یہہ غیرت نہ آئی کہ ایسے لوگ تو صرف اپنے نام کیلیئے یہہ کام کرتے ہین انکو امام سے کیا نسبت ایسون کے یہان بچلیئے اور انکا کہانا کہائیے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ صرف اپنے نام کے لیئے یہہ کام کرتے ہین بہر کیف چونکہ یہہ نیک کام ہے بس نیک کام مین جانے اور نذر و نیاز کا کہانا کہانے مین غیرت ہے کہ کونسا مقام غیرت ہے اس لیئے کہ انکو امام سے وہی نسبت ہے جو ابن عامر کو خدا اور رسول سے نسبت ہے۔

قال بلکہ انکو سمجہا کر ایسی حرکت سے باز رکہیئے۔

اقول واہ ری اولٹی سمجہ انکو ایسی حرکت موجب برکت سے باز رکہنا چاہیئے یا اور ایسے نیک کامون کی ترغیب دینا چاہیئے کہ ایسے نیک کامونکی عادت ہوتے ہوتے انکے برے کام سب چہوٹ جائین کہ نیک کامونمین خدانے یہی برکت دی ہے اور یہی اثر دیکہیئے قرآنمین آیا ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر

قال کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی تو ان حرام کامون سے کنارہ کرتے۔

اقول ہمتو آپکے اس رذل قافیئکو نہین ملتے پیغمبر برحق کا کہنا برحق جانتے ہین کہ ابن عامر کو باوجود شراب خواری خدا اور رسول کا دوست فرمایا کچہہ حرام کام کا خیال

نہ آیا پس حرام کامون سے کنارہ کرنے کی یہی تدبیر تہی کہ اونکو نیک کامونمین لگاکر اونکے کار خیر مین شریک ہوتے تماونکے گہر جاتے اور اونکی ہمت و توفیق بڑہاتے کہ رفتہ رفتہ نیک کامون کے بدولت بد کامون سے وہ باز آتے لیکن چونکہ آپ بتقاضای خشونت طبع عنیف طریقہ نصیحت و تالیف نہین جانتے اور اونکی نیک کام مین بہی شریک ہونے کو منع کرتے ہین تاکہ وہ اپنے انہین بد کامون پر اڑے اور اسی ضلالت مین پڑے رہین تو اونکے گناہون کے مواخذہ مین آپ بہی پکڑے جائینگے الدال علی الشئی کفاعلہ۔

قال نہ کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کیواسطے خرچ مین لاؤ اور اوسی پیشہ کو کیئے جاتے ہین۔

اقول ہرگاہ افعال مسلمین خصوصاً نیک کامون مین عند الشرع محمول بصحت ہین تو یہہ آپکو کیونکر یقین ہوا کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کے واسطے خرچ مین لاتے ہین خیر یہان تو آپنے عزاداری کے مصارف کو امام کے واسطے کہا شاید رو مین کچہہ اگلے باتونکا خیال نہ رہا اگر آپ پہر ویسی باتین بیجا کرتے تو ضرور ہم آپکا شکریہ ادا کرتے اور اگر آپ اونکی نیک کام مین شریک ہونے کو منع نفرت کرتے تو امید تہی کہ اونکا پیشہ کیا بد کام سب چہوٹ جاتے۔

قال اس سے معلوم ہوا کہ اون لوگون نے شاید کسیکا نام اپنے خیال مین امام رکہہ لیا ہے۔

اقول ایسا خیالی پلاؤ آپ ہی پکاتے اور اپنے پیر مقتول کی اوسپر نذر دلاتے ہین جس امام عالیمقام کو کفار تک ایسا پہچانتے ہین کہ ایام عزا مین وہ بہی نذر و نیاز امام صاحب کے چڑہاتے ہین اونکی جگہہ یہہ مسلمان کسی اور کا نام امام رکہہ لیجئے بہلا یہہ بات کہین عقل مین آتی ہے ہان آپ ایسے عقلمند کے نزدیک الغرض تہا کر سمجھئے نیز

قال نہین تو امام پاک کو اس ناپاک کمائی اور ایسے ریاکارون سے کہ جسسے خدا و رسول ناخوش ہون کیا علاقہ ہے۔

اقول وہی علاقہ جو رسول پاک کو شراب ناپاک پینے والے ابن عامر سے تہا۔

قال چونکہ اللہ تعالے اپنے حبیب کی طرف سے اونیسوین سیپارہ مین دوسرے رکوع مین آیہ ارایت من اتخذ الہہ ھواہ افانت تکون علیہ وکیلا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا یعنے بہلا تو دیکہہ تو جسنے پوجنا اختیار کیا اپنے چاؤ کا کہین تو لے سکتا ہے اونکا ذمہ یا تو خیال رکہتا ہے کہ بہت انمین سنتے ہین یا سمجھتے ہین اور کچہہ نہین وہ کہ چوپایون کی برابر ہین بلکہ وہ زیادہ بہکے ہیر راہ سے سوان لوگون کا حال ایسا ہی ہے کہ شیطان اور نفس کے فریب مین آگئے کیسکے سمجہانے کو نہین مانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکتے ہین خیر ہم اپنا کام کرتے ہین وہ مانین یا نہ مانین ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دیوے جسے چاہے باز رکہے۔

اقول خدا کا فرمانا برحق ہے مگر اونیسوین سیپارہ کے لفظ کیطرح غلط مطلق ہے اسی ترجمہ کے پڑہنے کی تاکید ہوتی تہی سبحان اللہ خدانے کسی شخص خاص کو نہین فرمایا بلکہ من اتخذ الہہ ھواہ آیا ہے مگر آپنے جو بدون ثبوت کافی وشہادت وافی مسلمانون کو مصداق اسی آیت کا ٹہرایا کچہہ اپنا ہی خیال نہ آیا کہ کسقدر آپنے دین اسلام مین بلا اعتقاد ایمان کین شعائر اسلام اور عزائے حضرت امام کے مٹانے مین کیا کیا نازک خیالیان کین کہ جسسے خدا و رسول بیزار ہی اور حافظان حدود شریعت حد شرع جاری کرین جسنے تو بقدر امکان آپکو بہت سمجہایا مگر شیطان اور نفس کے فریب نے آپکو سمجہنے نہ دیا بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکایا سچ ہے ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے چنانچہ بیسوین پارہ کے نوین رکوع مین اللہ تعالے اپنے حبیب سے

خطاب فرماتا ہے انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء یعنے تو ہدایت نہین کرسکتا جسکو چاہتا ہے اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے واقعی خدا جسے چاہے ہدایت دیوے جسکو چاہے باز رکھے اگر اپنی کسی تفسیر مین آپ نے شان نزول اس آیت کا پڑھا ہوگا تو ہمارا آپکے نسبت اس آیت کریمہ کے لکہنے کا لطف زیادہ معلوم ہوگا وترخیر

قال اور یہہ بہی سُننے اور دیکہنے مین آیا ہے کہ جب ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار دنیا کی حرام کمائی حاصل کرکے اور اپنی ناموری کے کامونکے ساتہہ یہہ کام بہی کرنے لگے ہین اور اس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرحکی بیادبیان عمل مین لاتے ہین تو امام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین اوسکے غضب مین کبہی گرفتار ہوکر آخرت کے عذاب الیم کے سوا دنیا مین بہی جلد خانہ برباد ہوجاتے ہین۔

اقول جو ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار ہین کہ درپردہ دوستی ایسے دشمن امام بنجاتے ہین کہ اوس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین اونکی بمفاد کریمہ ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر دنیا مین بہی سزا ہے اب بہی توبہ کیجئے اور ہوشمین آئیے نہین تو بہت پچتائیے گا۔

قال اور بہتون کو بموجب اس آیت کے فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شئی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین پہر جب بہول گئے جو نصیحت کی تہی اونکو کہولدیئے ہمنے اوپر دروازے ہر طور کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے پکڑ لیا ہمنے اونکو بے خبر پس وے رہگئے ناامید گناہ کرنے کی فرصت دیتا ہے

پہر ایک مرتبہ ایسا پکڑیگا کہ اوسکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔

اقول خدا کا کلام برحق ہے اگر بچشم غور دیکہو تو بعینہ یہی حال آپکا ہے کہ چند جہلا کے امارت اور زخارف دنیا کی جمعیت سے بڑے ملا مخدوم بنکر ایسے مغرور ہوئے کہ اللہ کے پیارے بندون کی اہانت مین مہمل رسالہ لکھے بڑی بڑی بدادبیان اور گستاخیان کین اونکی مصیبتون پر جنہین حسب ارشاد خدای تعالے آسمان و زمین روئے رونے سے منع کیا خوشی اور سرور کا حکم دیا اسی خوشی مین خدا کے غضب کا خیال نہ آیا اوسکی نصیحت کو بہلایا خدانے فرصت دی مگر ابتک توبہ نکی ایکمرتبہ ایسا پکڑیگا کہ آپکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔

قال اور کسیکی سفارش کہ اپنے خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آوے گی۔

اقول خدا کی رحمت اوسکے غضب سے بڑہی ہوئی ہے اوسنے اپنی جوش رحمت سے فرمایا ہے پارہ ششم دسوین رکوع مین آیا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ پس گنہگار مسلمانون کے واسطے جنکے عقائد درست اور خدا کے نیک بندون کے تابع ہین خدانے ایک وسیلہ بتلا دیا ہے اوس وسیلہ سے اونکے سفارش قبول کریگا اور جو بندے گندے ایسے ہین کہ نہ خدا اور رسول کا حکم مانین نہ شعائر اللہ کی تعظیم لازم جانین بلکہ امام کے دشمنون کی اعانت اور شعائر امام کی اہانت کرین اونکے واسطے اونکے ایسے پیر کی سفارش کہ اپنی خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آویگی کہ ایسے پیر آپ ہی درماندہ شفاعت ہے

قال ہان اگر پہلے سے خبردار ہو کر اپنے برے کامون سے باز آتے تو چھوٹتے اور بچتے اللہ تعالے ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ایسے برے کامون سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

اقول ہان گناہونکے معافی کی یہی تدبیر ہے مگر وہ دانائی مافی الضمیر ہے اگر ایسے بڑے کامون سے توبہ کرلی ہوگی تو البتہ خطا معاف ہے ورنہ سخت دار و گیر ہے اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانونکو اوس سے بچاوے آمین یارب العالمین

قال فصل دوسری عجب معاملہ ہے کہ جب جاہلونکو اسطرح کے کامون سے منع کیا جاتا ہے تو عجب طرح کے واہی تباہی اعتراضین اور سوال کرتے ہین سب خرافات کون بیان کرے یہان چند باتون کا مذکور کر دیتے ہین باقی اگر خدانے توجہ دی تو اسی پر اوسکا ہی قیاس کر لینا۔

اقول عجب معاملہ ہے کہ جب متعصبونکی ممانعت و مزاحمت بیجا پر علمائ اسلام کے اقوال بلکہ اونہین کے قول سے استدلال کیا جاتا ہے تو حرکت جاہلانہ سے باز نہین آتے بلکہ کہ۔۔انہ ہوکر اور اولٹی پلٹی باتین بناتے ہین اسی قسم سے آپکے جاہلونکی نسبت یہہ جاہلانہ تقریر ہے جسمین اعتراضین اور سوال کا جوڑ خود جہالت کی نظیر ہے۔

قال بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ تعزیہ بنانا بادشاہونکی وقت سے چلا آتا ہے بڑے بڑے عالم فاضل گذرے کسینے منع نہین کیا تمہین بہت پڑھے ہو اور کوئی کیا پڑھا تھا دیکھو فلانے میان کے پاس ہم مدت تک رہے اونہون نے کبھی منع نہین کیا اور جنکے ہمارے باپ اور ہم مرید ہین وے حضرت تو آپ تعزیہ بناتے ہین

اقول ہزار آفرین ایسے جاہلون پر گو جاہل ہے مگر شاشناسا یا تاریخی واقعہ تو بیان کیا عالمونکی سند تو گذرانی اپنے پیر کا حال تو ظاہر کیا ایسے جاہل تو آپ ایسے پڑھون سے بہتر غنیمت نکلے ع مارا از ین گیاہ ضعیف این گمان نبود۔

قال جواب یہہ ہے بقول تمہارے بادشاہون کے وقت سے چلا آتا ہے بھلا پیغمبر اور امام کیوقت سے تو نہین بنتا آتا ہے۔

اقول جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور امام کیوقت مین کچھہ تعزیہ کی ضرورت نہ تہی سلاطین اسلام نے جہان اور شعائر اسلام کا اعلان کیا از انجملہ تعزیہ بنانیکا بہی حکم دیا۔

قال اب یہہ تم کہ بادشاہوں کی امت ہو یا پیغمبر کی۔

اقول کیا جاہلون سے قابلیت کرتے ہو وہ بیچارے تو پیغمبر کی امت ہین اور علمائے امت سے سن سنا کر بموجب حدیث من انکر امامۃ السلطان فھو زندیق بادشاہ اسلام کو منجملہ اولی الامر وامام جانتے ہین بدین وجہہ بادشاہون کیوقت سے تعزیہ بننے کو سند مانتے ہین اسی حدیث کے بموجب آپکے پہلے جواب کا دوسرا جواب یہہ دیا جاتا ہے کہ گو تعزیہ پیغمبر کے وقت مین نہین تہا مگر امام کیوقت سے بنتا آتا ہے اب آپ ہی تعزیہ بنائیے حکم امام یعنے بادشاہ اسلام سے عدول اور اوسکو عہدہ امامت سے معزول نفرمائیے ورنہ بہت پچہتائیگا یعنے گو صاحبزادے صدیق ہون مگر آپ زندیق ہوجائیگا۔

قال اور بادشاہون کے ہاتہہ اور وقت سے سینکڑون بری کام ہوتی آئی ہین اونکے وقت کے ہونے سے یا اونکے کرنے سے وے کام اچہے نہین ہوگئے۔

اقول بادشاہون کے کام اچھے ہون یا برے وہ حسب ارشاد علمائے کرام وکلا ینعزل الامام بالفسق ای الخروج عن طاعۃ اللہ والجور ای الظلم علے عبادی اللہ کسی طرح معزول ہی نہین ہوسکتی اور جب فسق و جور سے معزول نہین ہوتی تو ایک امر مباح یعنے تعزیہ بنانے سے جو اچھا کام ہے کیونکر معزول ہونگے پس اگر آپ ایسے بادشاہ کیوقت مین ہوتے جو تعزیہ بنانے کا حکم دیتا سچ کہئی آپ بناتے یا نہ بناتے اگر بناتے تو اب بہی بنائیے اور اگر بدعت کہکر نہ بناتے تو حسب ارشاد من دعاہ السلطان فلم یجبہ فھو مبتدع آپ نافرمانی اور عدم اجابت دعوت سلطان سے خود بدعتی ہوجاتے غرض یہہ جاہل بڑے ہوشیار

ہین عذاب جانے کب کا بخار آپسے نکالا بادشاہون کا ذکر کر کے کس جھگڑے اور عذاب
مین آپکو ڈالا۔

قال اور بادشاہ کیا مال پیغمبر کے وقت سے بت پرستی چلی آتی ہے اور حرامکاری اور
دغابازی اور چوری سب ہوتی آتی ہے کہدو یہہ سب کام بھی درست ہین۔

اقول سبحان اللہ اصل کلام یہہ تہا کہ بادشاہون کے وقت سے تعزیہ بنتا آتا
آتا ہے اونہون نے منع نہین کیا بلکہ اوسکو رواج دیا اوسپر کیا خوب آپ فرماتے
ہین کہ بادشاہ کیا مال پیغمبر کیوقت سے بت پرستی وغیرہ سب بری کام ہوتے
چلے آئے ہین کہدو کہ یہہ سب کام بھی درست ہین لاحول ولا قوۃ کیا حضرت پیغمبر
نے ان امور منکرہ سے ممانعت نہین کی یا اپنے وقت مین اپنے امکان بہر انکو
روا رکہا آپنے جسطرح تعزیہ پر تہمت کی کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ
ہونے لگے کیا اسیطرح حضرت پیغمبر پر بہی تہمت کیجئے گا کہ نعوذ باللہ آپکے سبب
یہہ سب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور بادشاہ تو ایسے مال ہین جنکی اطاعت
نہ کرنیمین آپ بدعتی اور زندیق ہوسکتے ہین اگر اور زیادہ سرتابی کیجئے گا تو شاید
سزایابی کی نوبت آئے تو اور خرابی ہوجائے۔

قال اور جو یہہ کہو کہ ان کامونکو آگے سے منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نہچھوڑا
تو یہان بہی اسیطرح سے سمجھو کہ تعزیہ کو منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نہچھوڑا۔

اقول اگلے علمای کرام اور سلاطین اسلام نے تو تعزیہ بنانیکو کبہی منع نہین کیا بلکہ خود لوگونکو
رواج دیا اور علمای حال بہی اسکو مستحسن جانتے ہین ہان ایک فرقہ مستحدثہ وہابیہ جسمین
آپ بہی ہین پیچھے سے منع کیا سو ایسی گوزشتر بات کو ہم کب ملتے ہین۔

قال اور تمنے کسطرح سے جانا کہ کسی عالم و فاضل نے منع نہین کیا۔

اقول ہمنے اسطرح سے جانا کہ بڑے بڑے سلاطین اسلام اور علمای عظام کیوقت

سے تعزیہ بنانا شروع ہوا اور کسی نے ممانعت نہین کی حالانکہ عہد عالمگیر مین بہی جو ایک متعصب بادشاہ تہا اور صدہا علما اوسکے وقت مین موجود تہے وہ بہی کوئی مانع اور مزاحم نہوے اور ممانعت کیسی بلکہ اکثر علمای کرام جو طالب رونق اسلام تہے برابر جواز تعزیہ سازی کا فتوے دیا کیے اور اوسکی تعظیم کیا کیے چنانچہ مولوی عبدالواحد ابن نبیرۂ مولوی عبدالعلی صاحب رسالۂ ازالۃ الاوہام مین فرماتے ہین (کہ علمای صالحین این عصر مراسم مذکور را از شعائر اسلام تصور فرمودہ قطعًا فتوی برای ترویج وقیام آن دادہ اند) اور اس سے زیادہ خزانۃ المتقین مین تصریح ہے۔ کہ مفتی را باید کہ بنظر حال وعصر وزمان فتوی دہد پس درین عصر وزمان علمای صالحین فتوی بترویج وقیام تعزیہ امام مظلوم کردادند نہایت بجا ومناسب است ترویج آن موجب ثواب واجر عظیم انتہی۔ ما نقلنا من کشف الرین۔

قال جہان عالم فاضل ہوتے آئے ہین وہان ضدی جاہل بہی ہوتے آئے ہین تمام جہان سونہہ کے سمجہانے سے عالم فاضل کے چہوڑ نہین دیتا ہے۔

اقول ضدی جاہل وہی ہین جو باوجود عوای قابلیت مرض جاہلیت مین گرفتار اور نشۂ جہل مرکب سے ایسے سرشار ہین کہ اگر ہزار عالم ایک طرف ہون اور کہین کہ تعزیہ بنانا موافق قواعد شریعت ہرگز منع نہین تو بہی وہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جائین گے اور اپنے ہرٹ کی لکڑی نہ چہوڑین گے اور اوسکی ممانعت سے مونہہ نہ موڑینگے

قال اور عالم جانتے ہو کسے کہتے ہین حقیقت مین وہ ہے جو قرآن وحدیث سے خوب واقف ہو اور اللہ سے ڈرے اور دنیا کی محبت مین نہ پڑے اور خدا ورسول کے خلاف نہ کرے ایسے کو پڑہا کہتے ہین۔

اقول یہی صفت سب اون علمائے کرام اور حامیان ملت اسلام مین تہی جو حضرات جواز تعزیہ کا فتوے دیتے تہے اور تعزیہ شریف کے روبرو باادب استادہ ہوکر

فاتحہ اور درود پڑہتے اور اوسکی تعظیم کرنے سے ثواب بیحساب لیتے تہے۔
قال اور جو عربی و فارسی کی کتابین پڑہکر لگے دنیا کمانے اور نام و عزت کے لئے اور جاہ و حشمت کے واسطے اچہے کہانون اور کپڑونکی خواہش سے موت و عاقبت کو بہول کر کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کی خوشامد کرے اور اونکا تابعدار بنے اور دین کے کامون مین انکی خاطر اور دہشت سے سستی ڈالی نہ آپ ہمت باندہے اور نہ اونسے ہمت بندہوائے بلکہ دین کے چورون کی طرحسے دنیا کی طمع سے کونے مین مونہہ چہپاوے اور دیندار مولویون کی شرعی پکی باتون کو جو عوام کو شرک و بدعت سے بچنے کے واسطے کہتے ہین اپنی بڑائی اور خودپسندی کی راہ سے اوسمین حجتین منطقی نکالکر بیچارے نادانون کو اچہی راہ سے بہکاوے سو ایسے جہوٹے دغاباز مولویون نے خصوص اس زمانہ مین ظاہر شرع کے لباس سے اپنے تئین آراستہ کرکے ہزارون عوام مسلمانون کو راہ سے بہکاکر شیطانون کو معطل کردیا سچ تو یون ہے کہ باطن مین انکے سوای طالب نام اور جاہ اور حسد اور کینہ اور فسق اور بدنیتی اور فساد کی دینداری اور خداپرستی کی مطلق بو نہین غرض ایسے لوگ حقیقت مین نفس اور شیطان کے اوستاد ہین اور پیارے اللہ و رسول کی درگاہ سے راندے اور پہٹکارے ہے اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے ایسونکی صحبت بد سے بچاوے اور اونکی دہوکے کی ٹٹی کے پہندے مین نہ پہنساوے غرض نہ خدا سے ڈرے نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرے ایسے عالمون کو خدانے قرآن مین گدہا فرمایا ہے جسپر کتابین لدتی ہین پڑہا اور رہی گدہا اور ہے البتہ جو ایسا ہوگا وہ اور کو کیا نصیحت کریگا خود فضیحت دیگرے راچہ نصیحت۔

اقول الہی توبہ اس بحر طویل اور اولٹی پلٹی قال و قیل سے دماغ پریشان ہوگیا

پس اس تقریر پریشان کا مختصر جواب یہہ ہے کہ جمہور علماے اسلام کا جس بات پر اتفاق ہو کہ یہہ فقط بعد آن حضرت صلعم حادث ہونے سے بدعت منہی عنہا نہین ہے بدعت محرمہ وہی ہے جسپر قواعد تشریع تحریم منطبق ہون اور جسپر ادلہ وجوب یا ندب یا اباحت منطبق ہون وہ بدعت محرمہ سے خارج اور اوسکا کرنا واجب یا مباح ہے خصوصًا جب وہ خدا ورسول کے حکم سے منجملہ شعائر اللہ اور شعائر اولیا اللہ ہو اوسکے کرنے اور بنانےمین تو عند الشرع بہت ثواب ہے ہان جو لوگ باوجود ادعاے علم و قابلیت شیطان اور نفس کے بہکانے سے رفع الزام کے واسطے اوسکا نام بدعت رکہکر اوسکے مٹانیکی فکر کرین بیچارے عوام اہل اسلام کو اپنی اس بناوٹ کے کلام سے دہوکا دین اور بہکا دین شعائر الٰہی کے مٹانے مین نہ خدا سے ڈرین نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرین وہ البتہ وہی لا دو کہو یا اولاد وگد ہے ہین جنپر کتابین لدی ہین پر ایسونکی نصیحت کوئی کا نہ سُنی کہ خود فضیحت ہین۔

قال پہلا تعزیہ کی بات ایکطرف سینکڑون مرد و عورت مسلمان مدت سے ظاہر بت پوجتے ہین اور چوٹیان رکہتے ہین اور ہندؤون کے میلے مین پوری کچوری پکوان بیچا کر چڑہاتے ہین اور سینکڑون لوگ اسطرحسے جوے اور شراب مین گرفتار ہین اور ہزارون خلاف شرع کام کرتے ہین اور کوئی اونسے مزاحم نہین ہوتا اور بہتیرے مولوی جیتے ہین اب یہہ لوگ بہی کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔

اقول یہہ بڑی خرابی ہے کہ آپ اصل بحث کو چہوڑ کر آئین بائین شائین ہانکنے لگتے ہین صاحب اون بیچارون کی اصل بحث یہہ تہی کہ ہمکو تعزیہ بنانے سے کسی مولوی نے منع نہین کیا اوسپر آپنے یہہ بے تکا کلام کیا جاہون مین اپنے

تیئین بدنام کیا بہلا ایسے مسلمانون بدتراز کفار کو بہی بشایستگی و لینت و وعظ و نصیحت کیا علما سے ان حرکات سے نہ منع کیا ہوگا کیا اونکی اس بداطواری اور بدکرداری سے علما راضی ہتے کبہی نہین یا تو اونکی ان باتون کے چہوڑنے سے قطعًا یاس ہوگئی ہوگی یا بعد درخود سمجہایا ہوگا گروہ نمانین تو علما بیچارے مجبور ہین وہ خدای فوجدار نہین کہ زبردستی بضرب و تادیب اونکو باز رکہتے پہر اگر ایسے لوگ نامسلمان یہہ کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے رہین تو بالکل سڑی ہین ہان آپکو بظاہر حرارت اسلامی بہت ہے پہر پہلے انہین نامسلمانون کو درست کرتے راہ اسلام پر لگاتے اس کوشش بیجا سے جو تعزیہ کی ممانعت مین کر رہے ہین باز آتے۔

قال اور فلانے میان تمکو تعزیہ سے منع کرتے اور کس کام سے اونہون نے منع کیا تہا دے میان بی بی سے بدتر تہے کچہہ عالم فاضل نہ تہے جیسے تم ویسے وے سو تا کہین سوتے کو جگاتا ہے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ عالم فاضل نہ تہے جاہل تہے اور اگر بالفرض جاہل تہے تو ایسے عالمون کی صحبت اوٹہای ہوگی جو خود تعزیہ شریف کو بناتے یا اوسکے سامنے درود سلام تحیۃ و اکرام بجالاتے تہے۔

قال اور جبکہ تم اور تمہارے باپ مرید ہوے کیون نہ تعزیہ بنادین اگر ایسی باتون سے مریدون کو منع کرتے اور خود بہی باز رہتے تو مریدے چادر ملیدہ ریوڑی گنڈے کسطرح لاتے اور بڑی حویلی اور دادا کا گنبد کہان سے بنتا جیسے ہم مرید ویسے وے پیر جیسی روح ویسے فرشتے۔

اقول کیون بیچارے فقرا پر تہمت اور اونکی غیبت کرتے ہو یہہ بیچارے دنیا سے کنارے ہوکر گوشہ اور توشہ پر قناعت کرکے یاد اللہ کرتے ہین چادر ملیدہ

ریوڑی گشتہ اگر کوی اپنی ارادت اور عقیدت سے لایا بہی تو اوسیوقت حاضرین خصوصًا اطفال کو تقسیم کر دیتے ہین اگر بالفرض وہ اس قلیل نذر و نیاز کو ذخیرہ بہی کرتے تو بڑی حویلی اور داداگنبد کیسا خاص کسی وہابی کی ایک پکی قبر بہی نہ بن سکتی ہان بمصداق من کان للہ کان اللہ لہ جب یہہ خدا پر توکل کرکے بیٹھے ہین تو خدا انکو پہونچاتا ہے آپکو ناحق ان اللہ والون پر غصہ آتا ہے سے خاکساران جہان را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد - آپکی یہہ متعصبانہ تقریر پر تزویر کوئی نہ سُنے گا علما فقرا مین جو مستند و کامل ہین اونکا قول و فعل البتہ حجت ہے جیسے علما مین مولوی انوار الحق و نور الحق و مولوی عبد العلی و عبد الواحد خان وغیرہم جو تعزیہ شریف کو منجملہ شعائر اسلام اور واجب التعظیم والاحترام جانتے ہین اور فقرا مسلم الثبوت مین شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی جو خاص اپنے ہاتہہ سے بکمال احتیاط تعزیہ بنواتے تہے اور بروز عاشورہ سر برہنہ ہمراہ تعزیہ رہتے جاتے تہے اور شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی کہ جب بروز عاشورہ کوئی تعزیہ اونکے مکان کے قریب آتا تہا اپنے کاندہے پر رکہکر تا مسافت بعیدہ پہونچاتے تہے اور تمام روز اسی شغل مین رہتے تہے چنانچہ یہہ حالات ان بزرگون کے بسبب کثرت شہرت اثبات دلیل کے محتاج نہین لیکن مرض جہالت کا کوئی علاج نہین -

قال اور پیرجی کی کسبیان بہی مرید ہوتی ہین اور اپنا کسب کئیے جاتی ہین اور خرچی سے پیر کا خرچ بہی نکالتی ہین اب تمہاری طرح کسبیان بہی کہین کہ ہمارا کسب بہی حلال ہے کہ پیر جی کمائی کہاتے ہین اور ہمسے مزاحم نہین ہوتے غرض ایسے ہی بہڑوے پیرون نے تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہیں خراب کرے اور ان ٹہگون سے اپنی پناہ مین رکہے ادہر مال لین اودہر ایمان -

اقول یہہ اون دنیا طلبوں اور مکاروں کا ذکر کر رہے ہین جو دنیا کمانے کیواسطے ہزار حیلے و بہانے کرتے ہین کہین ملا سیانے بنتے ہین کہین پیرون کے بہیس مین رنگ لاتے ہین غرض جس رنگ سے زخارف دنیا حاصل ہو اوسی رنگ سے کماتے ہین ایسے ہی بے پیرون کی نسبت پیر معنوی فرماتے ہین ع اے بسا ابلیس آدم طلعتست ✤ پس بہر دستی نباید داد دست — خدا ایسے بنے پیرون شیرون کو خراب کرے جنہون نے جہان کو خراب اور سچے پیرونکو بدنام کیا۔

قال اور بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام کچہہ سزا دیتے اسکا جواب یہہ ہے کہ تم بڑے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ اگر امام کے ہاتہہ سزا ہوتی تو پہلے یزید کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اوٹہاتے سزا خدا کے ہاتہہ ہے اور موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا اور سزا کا گہر نہین ہے یہان کرلو وہان بہگتوگے مثل مشہور ہے جیسی بیان کرنی ویسی وہان بہرنی۔

اقول کیا آپکے زعم باطل مین حضرت امام علیہ السلام نے مجبوری سے یہہ مصیبت اوٹہائی ورنہ در حالت اختیار کبہی اسکا تحمل اور یزید اور تابعین یزید کی سزا دہی مین تامل نکرتے یہہ آپکا خیال خام مصداق ان بعض الظن اثم نسبت بحضرت امام ہے اس لیئے کہ جب حضرت جبرئیل محضر شہادت امام خدمت رسول جلیل مین لائے تو حضرت امام نے اس منصب جلیل اور مصیبت جسیم کو بکمال رضا و تسلیم اور بوعدہ ثبات قدم اور صبر اتم قبول کیا اوس محضر کو مزین بدستخط کر دیا اور یہہ صحیح ہے کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے مگر حضرت امام بہی اوس زمرۂ کرام سے ہین جنکی مشیت بمفاد کریمہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ خدا کی مشیت کے ساتہہ ہے پس اگر امام چاہتے تو یزید اور جملہ تابعین پلید کو اوسی روز سزا ملجاتی کہ تمام مخلوقات فرزند رسول کی نصرت کو حاضر و موجود تہے مگر آپنے قبول نہ کیا مگر بعض

وہابیان بے تہذیب کی تکذیب کی واسطے بعض مواقع مین اختیار سزادہی کو بہی ظاہر کردیا چنانچہ بعض ملاعنہ پیاس کے طعنہ دینے پر بد عائی حضرت پیاسے جہنم واصل ہوے اور بعضے جہنمی آتش خندق سے اشتعال دلانے پر نار دنیا سے جلکر ہاویہ مین داخل ہوی بہرکیف امام نے جب دشمنون کے مظالم پر صبر کیا تو دوستون تعزیہ بنانیوالون کو کیون سزا دیتے بلکہ روز جزا وہ اسکا پہل پائین گے حضرت امام اونکو جزای خیر دلوائین گے۔

قال اور بالفرض بہت کام تم بہی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب پینا جوا کہیلنا اور ان کامون کو ہزار لوگ کرتے ہین جنکے پہلے موجود ہین کچہہ سزا نہین ہوتی کیا امام کو یہہ کام بہی اچہے معلوم ہوتے ہین۔

اقول امام تو آپکے نزدیک برای نام بلکہ ہر مقام پر مورد الزام ہین لیکن اسکے تو آپ بہی مقر ہین کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے پہر کیا خدا کو بہی یہہ سب کام اچہے معلوم ہوتے ہین غنیمت ہے کہ پہلے تو اتنا ہی کہا تہا کہ سزا موقوف ہے قیامت پر اب یہان وہ بہی بہولے۔

قال اور بعضے بیوقوف یون مغز خالی کرتے ہین کہ یہہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے اپنے بزرگون سے نہین سنین کیا جانے کون کتاب کہان سے نکلے ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے۔

اقول بعضے تہی مغز مطلب قائل پر غور نہین کرتے اولٹا پلٹا جواب دینے پر مرتے ہین مطلب قائل یہہ ہے کہ قرآن مین ایسی چیزونکو تعبیر بہ شعائر اللہ کیا اور اونکی تعظیم کا حکم دیا احادیث سے اقسام بدعت حسب تصریح فریقین ظاہر ہوے جسنے تعزیہ وغیرہ امور مباحہ بدعت محرمہ سے باہر ہوی پہر علاوہ قرآن و حدیث اور نئی کتاب کون کہان سے نکلی ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے کہ تعزیہ بنانا نار وا ہے

قال اسکا جواب یہہ ہے کہ تم جو تعزیہ بناتے ہو تو پیغمبر اور اماموں کے بعد فلانے نے مقرر کیا ہے۔

اقول اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور اماموں کے بعد بہت سی باتین مسلمانون نے مقرر کین ازانجملہ تعزیہ بنانا بہی ہے اور ان سب امور مین رجحان شرعی پایا جاتا ہے علمای اسلام انکو مستحسن جانتے ہین خاندہ ماراہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ الحسن کو مسلم مانتے ہین۔

قال اور یہہ جو کہتے اور کرتے ہین سو پیغمبر اور امام کیوقت کا کہا اور کیا ہے

اقول جہوٹ ہے حضرت پیغمبر اور اماموں نے امام مظلوم کے غم مین مرثیے پڑہے روئے رولائے آپنے یہہ کچہہ نہ کیا بلکہ برخلاف اسکے خوشی کا حکم دیا پہر کس موہنہ سے کہتے ہو کہ ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو امام اور پیغمبر کے وقت کا کہا اور کیا ہے

قال ہماری کتاب قرآن و حدیث ہے خدا و رسول کا کہا ہوا ہے۔

اقول قرآن مین تعظیم شعائر اللہ کا حکم ہے تمنے نہ مانا اوسمین ایسے مصائب بیان کئے ہین جس سے پہاڑ روئین تمنے خوشی کرنا واجب جانا حدیث مین قرآن و اہلبیت کا قیامت تک ساتہہ تہا تمنے یہہ شاخ نکالی کہ ان دونون مین جدای ڈالی پہر تمہاری کتاب قرآن و حدیث کچہہ بہی نہین قرآن و حدیث اون مسلمانون کی کتاب ہے جو شعائر اللہ کی تعظیم مرثیہ مصیبت د مابکت علیہم السماء والارض کو جو قرآن مین مذکور ہے تسلیم کرتے ہین حسب ارشاد پیغمبر قرآن و اہلبیت کا ساتہہ قیامت تک انکے اور مرثیہ کہنے اور پڑہنے اور رونے رولانے تقلید و پیروی انحضرت واجب جانتے ہے

قال اور تمہارا مرثیہ اور کتاب دلگیر و مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا ہے

اقول دلگیر و مسکین وغیرہا شعرای اہلبیت کے مرثیے و کتاب بہی قرآن و حدیث کے مرثیہ و کتاب سے ماخوذ ہین فرق اصل و نقل و ترجمہ کا ہے اور قرآن کے

ترجمہ پڑہنے کو تو آپ پہلے ہی حکم دیچکے ہین اسیطرح حدیث کبھی ترجمہ کو سمجھ لیجئے

قال اب سچ کہو پرانی بات اور کتاب کسکی ہے اور نئی کسکی اور دستگیر اور مسکین کسکی طرف اور خدا ورسول کسکی طرف۔

اقول ہم سچ کہتے ہین کہ پرانی بات اور کتاب اونہین مسلمانونکی ہے جو قرآن حدیث پر عمل کرتے ہین محدثات امور کو قواعد شرع پر منطبق کرکے اوسکے اقسام نکالتے ہیں اور نئی کتاب وہابیون کی ہے جو احکام اسلام اور طریقہ مستمرہ اہل اسلام مین نئی نئی باتین نکالکر جھگڑے ڈالتے ہین اور خدا ورسول دستگیر و مسکین ایسے مسلمانون کیطرف اور عبدالوہاب مردود اور سعود ناسعود وہابیون کی طرف ہین۔

قال اور بعضے جو آپکو قابل سمجھتے ہیں وہ یون قابلیت جہاڑتے ہین کہ قرآن اور حدیث تو ہمیشہ سے ہے اور بہت لوگ پڑہے ہوئے ہیں لیکن یہہ معنی آیت اور حدیث کے کبھی نہین سنے تہے اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے لفظ کے معنی تم پرشیتی ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتھہ پکڑکر کہو کہ اس لفظ کے معنے یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اسطرح نہین اور جو تم طوطے کیطرح سوای لفظ کے نہین جانتے تو پھر ناحق ٹین ٹین کیون کرتے ہو کسی عالم معتبر سے پوچھا تہا کہ اونسے اس لفظ کے معنے کچھہ اور ہی کہے۔

اقول قرآن مین صفا و مروہ اور شتران قربانی کو شعائر اللہ اور من یعظم شعائر اللہ سے اونکی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور کل شئی مطلق ای مباح حدیث مین آیا ہے اب اگر آپکی طرح کوئی کہے کہ صفا و مروہ تو پتھر اور شتران قربانی ذی روح جانور ہین اسیطرح تعزیہ ابرک بانس کاغذ وغیرہ کا بنتا ہے مسجد چونے اینٹ لکڑی سے بنائی جاتی ہے کعبہ اینٹ پتھر سے تعمیر کیا گیا ہے حجر اسود تو خاص پتھر ہی ہے ان سبکی تعظیم مت کرو تعزیہ نہ بناؤ اوسکے بنانیکو بدعت سمجھو اسکا

جواب یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے الفاظ کے معانی تم پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا یا تہہ پکڑکر کہو کہ صفا و مروہ اور بدن اور من یعظم شعائر اللہ کے معانی ان آیات قرآنی مین اور مطلق مباح کے معانی حدیث میں یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اور اوسے تعزیہ بنانے اور اوسکی تعظیم کرنے کا جواز نکالتے ہو بلکہ اسطرح ہیں اور جو تم طوطے کیطرح سوائے لفظ کے نہین جانتے یا جان بوجہکر نہین ملنتے ہو تو پہر ناحق بیچ مین کیون کرتے ہو سے آدمیت اور شے ہے علم ہے کچہہ اور رشے لاکہہ طوطے کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

قال اور بعضے کمبخت جاہل جب سب طرف سے ہار مانتے ہین تو یون کہتے ہین کہ یہہ ہم کچہہ نہیں جانتے ہمارے بزرگون سے یہہ بات چلی آتی ہے ہم اپنے باپ دادا کی لیک پر چلین گے اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر کے وقت کے کافر بہی حضرت کے مقابلہ مین یہی کہتے تہے جو ہمسے تم کہتے ہو بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کہ اگر تمہارا باپ دادا اندہا ہو یا ایکبار رستہ چلنے میں کنوین مین جا رہا ہو یہہ سنکر تم بہی اپنی آنکہین پہوڑ لوگے اور کنوین مین جاکر گر پڑوگے کہ یہہ ہمارے باپ دادا کی صورت اور سیرت ہے آخر یہہ چال باپ دادا کی ہرگز نہ چل سکوگے بڑا تعجب ہے کہ دنیا کے نقصان مین باپ دادا کے شریک نہین اور دین میں اونکی لیک پر چلا چاہتے ہو ذرا تو شرماؤ کیسے کٹر ہو کلمہ کہونگے کا اور لیک پر چلو اپنے باپ دادا کی۔

اقول اگر باپ دادا طریقہ اسلام پر ہون تو اونکے طریقہ پر چلنے کو کسنے منع کیا ہے قرآن مین ما وجدنا علیہ اباءنا عذر نے کافرون کی نسبت فرمایا ہے یا مسلمانون کے نسبت بہی یہی حکم اُتاہے کہ اپنے باپ دادا کے طریقہ اسلام پر نہ چلین شاید اسی وجہ سے آپنے باپ دادا کا طریقہ چہوڑا اونکی تقلید اور پیروی کا

پٹہ توڑا ثانی یزید عبدالوہاب سے مرید کے مرید ہوگئے ذرا تو شرماؤ کیسے کٹر ہو کلمہ پڑہو
جناب رسالتماب کا اور طریقہ اختیار کرو عبدالوہاب کا۔

قال بعضے جو جاہلون مین ملا مخدوم بنے ہین وی یون مسئلہ جہاڑتے ہین کہ حضرت صاحب
امام نے امت کے واسطے سر دیا اسواسطے یہہ امت انکا تعزیہ بناتے ہین اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ تمہارا زٹل قافیہ جسکا کہین ٹہور نہ ٹہکانا اسکے کیا معنی کہ
امت کے لیئے سر دیا جو کوئی کسیکے لیئے سر دیتا ہے تو چاہیئے کچھہ دنیا مین اوسکا
بچاؤ ہو یا عقبے مین بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کیا اوسوقت یزید پلید تمام امت کا
سر کاٹے ڈالتا تہا کہ امام نے اونکے سر کے عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت
مین یہی امام کے سر دینے سے ہمارے گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و
حدیث مین ہے کہ قیامت کو تمہارے گناہ امام کے سر کے عوض بخشے جاوین
گے جہان خدا و رسول نے اسکا ذکر کیا ہے یہی کہا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے
اور بہلے کام کرے اوسکو خدا بخشے گا بہلا اتنا سمجہو کہ دنیا اور دین مین کوئی
ادنی کسی دوسرے کے گناہ مین مارا دہاڑا نہین جاتا تا اللہ ہمارے عوض امام کو
کیون مارتا الہی ہماری ہزار ہزار توبہ گناہ ہم کرین اور امام مارے جاوین۔

اقول یہہ بیچارے جاہلون کا زٹل قافیہ نہین ہے بڑے بڑے محققین علماء کرام
امت سے سُنا سُنایا ہے حضرت امام کا خدا کی راہ مین سر دینا تو ظاہر ہے لیکن
فدیہ رسول اور ذریعہ شفاعت امت رسول مقبول ہونا ہی آیا ہے چنانچہ
سر الشہادتین مین شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ آن حضرت
صلعم مین جملہ کمالات خدا نے جمع کیئے تہے فقط کمال شہادت بدین مصلحت باقی
تہا کہ آپکی شہادت بالاعلان سے کسر شوکت اسلام و اختلال دین مبین ہو جاتا
پس حکمت الہی اسکی مقتضی ہوئی کہ آپکے عزیز ترین اولاد کی شہادت سے کمال

شہادت بھی آپکی دیگر کمالات سے ملحق ہو جائے فاستمنانت الحسنین علیہما السلام مناب جدھما صلعم پس عنایت الٰہی نے حصول کمال شہادت کے واسطے حضرات حسنین علیہما السلام کو قائم مقام اونکے جد بزرگوار آن حضرت صلعم کا کر دیا انتہی اسکا حاصل یہی ہے کہ حضرات حسنین آن حضرت صلعم کے عوض فائز بدرجہ شہادت ہوے اور مولوی حسن رضا خان بریلوی کی کتاب شہادت نامہ مین یہہ عبارت ملاحظہ ہو شہادت مین اوس جناب کی چند نکات واقع ہین اول نکتہ یہہ ہے کہ جب حقتعالی جل جلالہ نے ابراہیم کو واسطے ذبح کرنے حضرت اسمٰعیل کے حکم فرمایا فرشتون نے عرض کی کہ خداوندا نور فیض گنجور جناب سرور عالم فخر موجودات رحمت عالمیان وصفوت آدمیان وتتمہ دور زمان احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ والہ سلم کا پیشانی نورانی اسمٰعیل مین ہے پس اگر وہ ذبح ہوگا ظہور ونشو حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین کا کیونکر ہوگا ارشاد ہوا کہ اگر کوئی اور بدلے اسمٰعیل کے قربانی ہماری قبول کرے تو یہہ امر موقوف رہے کسی نے پانون جرات کا میدان شجاعت مین نہ رکھا مگر روح پرفتوح امام حسین نے اس امر کو قبول کیا کہ عوض حضرت اسمٰعیل کے دشت کربلا مین ہوکے پیاسے خنجر ستم اور تیغ ظلم سے شہید ہوے چنانچہ وفدیناہ بذبح عظیم سے بقول صاحب کشاف اور مصنف مدارج النبوۃ کے اشارہ شہادت حسین علیہ السلام سے ہے انتہی اس تقریر علمای تحریر سے یہی عوض آن حضرت ثابت ہے گو حضرت اسمٰعیل بسبب حامل نور آن حضرت ہونے کے واسطہ ہوگئے اور منکر شفاعت لائق شفاعت ہے کتاب کنز الغرائب مین امام طبری کے سیر کبیر سے یہہ روایت ہے۔ کہ جبرئیل گفت ای سید این دو میوہ باغ ترا شربت شہادت چشانیدہ یکے را بزہر و دیگرے را بہ تیغ بیدریغ خواہند کشت واین مصیبت ترا سبب زیادتی شفاعت

امت است انتہی پس ہمتو بشفاعت پیغمبر و آل پیغمبر انشاء اللہ نجات پا ئینگے اگر آپ بسبب شامت اعمال شفاعت آل سے محروم رہیے تو اوس روز شرمائینگے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من تشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

قال اے نادانون حضرت امام علیہ السلام نے اپنا سر اللہ کیواسطے دیا ہے کہ اللہ اون سے راضی ہو اور اونکو شہادت کے درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تہا اسواسطے اوسکی تابعداری قبول نکی کہ دین کا نقصان ہنو جان جاے لیکن ایمان بجاے۔

اقول بے شک حضرت امام علیہ السلام نے حفظ نور نبوت کی غرض سے اپنا سر اللہ کی راہ دین دیا اور اللہ اونسے راضی ہوا اگر یزید پلید کی تابعداری نکرنے اور اوس بدعتی کی بدعتین دور کرنے سے آپ حضرت امام سے راضی ہوے بلکہ اونکے دوستون کے دشمن ہوگئے اونکو بدعتی قرار دیا شعائر امام کے مٹانے پر مستعد ہوے یزید پلید کا بدلا امام شہید سے لیا اوسپر یہہ دعوی کہ حضرت امام ہمارے باپ ہین کیا لائق اولاد ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آپ ہین۔

قال سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجیے پاک بندے مقبول اللہ کے ایسے ہوتے ہین انہین کامون سے امام تہے کہ اللہ کے جان ومال سے غلام تہے۔

اقول الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

قال تعزیہ بنانے اور سر دینے سے کیا نسبت امت کو چاہیے کہ اپنے امام کی پیروی کرین

اقول نسبتین پوچہنا ہمارا کام نہین اتنا جانتے ہین کہ ہمارے امام نے راہ خدا مین سر دیا ہمارے پیغمبر نے عالم مثال مین اونپر گریہ و ماتم کیا ہمنے اپنے پیغمبر کی پیروی کی رو ئے رولاے افراط گریہ و بکا کے واسطے تعزیہ ضریح تابوت علم بنائے علمای اسلام نے اونکی تعظیم کے شعائر اسلام سے جانا آپنے وہابیت جتائی اوسکی برائی بتائی

علماء اسلام کا کہنا نہ مانا پھر مکر رہنے تنبیہ کی جب ہار آتی تب لگی نسبتین بچہانے۔
قال محبت اسکا نام ہے کہ اپنے امام کے موافق ہو جیئے۔
اقول حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مؤمن الا بکی ہم موافق ارشاد امام آپکی مصیبت پر روتے رولاتے زیادتی سامان عزا کے واسطے تعزیہ وغیرہ بناتے ہین اب تو اپنے امام کے موافق ہونے سے آپکے نزدیک بھی شاید ہماری محبت مین کچھہ شبہہ باقی نہ رہے۔
قال دیکھو نماز کی امام کے اگر نماز مین کوئی پیچھے موافقت نہ کرے تو اپنی نماز ہی کھو دی اور اوسکو امام سے مخالفت ہوئی بھلا جب نماز مین امام کی موافقت ضرور ہے تو ایمان کی امام کے اوس سے اولے تر ہے۔
اقول تمہین دیکھو جب امام نماز کی مخالفت کا یہہ حکم ہے کہ نماز جاتی ہے تو ایمان کی امام کے مخالفت سے ایمان جاتا ہے پھر تم ایمان کی امام کی کیون مخالفت کرتے چلے جاتے ہو اور شعائر امام کو مٹاتے ہو حضرت امام کا نام بیہودہ طور پر لیکر شور و غل مچاتے ہو پس تمنے اگرچہ نماز کو نہین کھویا مگر ایمان سے تو ہاتھ دھو یا جسکے ساتھہ نماز بھی تشریف لگئی۔
قال اب ذرا تو آنکھین کھولو ہوش مین آؤ کہ پیچھے ایسے امام کے کیا کر رہے ہو
اقول یہہ کلمہ سمجھنہ شاید آپنے اپنے امام جماعت کے حق مین فرمایا ہے اور انکے ماموین کی مخالفت پر یہہ بے تہذیب فقرہ سنایا ہے بہرکیف یہہ روزمرہ بازاریون کا ہے شرفا اور علما کی یہہ بول چال اور طرز مقال ہرگز نہین سچ ہے جب اوباش و ارزال کی کثرت صحبت سے خلاف تہذیب باتون کی عادت ہوجاتی ہے وہ باالاخر یہی خرابی لاتی ہے۔
قال اور بعضے جاہل جو آپکو دلیل مین بڑا پکا بوجہتے ہین وہ یون طوطے

زیر زنگ ہانکتے ہیں کہ دیکھو صاحب تعزیہ کی بڑی مقبولیت ہے محرم کے دو روز باقی تھے کہ ایک رات مین اپنے چچا کی اٹاری پر بیٹھا ہوا تھا کیا دیکھتا ہون کہ امام کے چبوترے پر بہت سی مشعلین روشن ہین اور کچھ ادمین شہابہ سا معلوم ہوا بعد تھوڑی دیر کے غائب ہوگیا آپ ہی امام صاحب تھے ان دنون آپکا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکھائی دیگئے اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑے سچے ہو دوسرے تمنے کیونکر جاناکہ وہ امام صاحب کی روشنی تھی سینکڑون جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو مارے پھرتے ہین جو کوئی قرآن و حدیث اور امام کے زندگی کے وقت کی بات چھوڑ کر خواب و خیال پر دین اپنا مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے ایسے طلسمات دکھاکر خراب کرتے ہیں تمنے اپنے چچا کی اٹاری پر یہہ تماشا دیکھا اور عجب تماشا ہے کہ ہمکو مسجد کی اٹاری پر سے ایک چراغ بھی کبھی دکھائی ندیا کیون نہو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہہ لوگ ایسے تماشے دیکھکر ہرگز نہ ٹلین گے بے قرآن و حدیث کے خلاف نہین مانتے ہین ہم ہزارون مشعلین دکھائیں تو کیا بلکہ اور لاحول پڑہین گے مگر بیوقوف لوگ ہماری آس پر ہیں ایسون کو دکھانا ضرور ہے۔

اقول جیسے وہ جاہل ویسے آپ محمد فاضل مگر پھر وہ آپ سے غنیمت ہیں کہ جو واقعہ آنکھون سے دیکھا تہا وہ سچ سچ کہہ سنایا مگر آپنے جواب مین وہ طوفان اوٹھایا جسکا جواب وہ ہمسے سیکھکر ایسا دینگے کہ اولٹا وہ اسی پر آئیگا اونکا کچھ بنجائیگا اب ذرا متوجہ ہوکر اپنے شبہات واہیہ کا تعلیمی جواب اونسے سنیئے اور شرمایئے اور جو وہ لقمہ دیتے ہین یعنے آپ ہی کی قئے آپکو کہلاتے ہین طوعًا و کرہًا کہایئے وہ کہتے ہیں آپکے جواب کا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑے

سچے ہو یا جاہلون پر شیر اور عالمون سے مقابلہ کر نہین سکتے ہو خیر ہم عالمونکی
مدد سے تمکو ایسا جواب دینگے کہ تم بہی یاد کروگے دوسری ہمنے اسطرح جانا
کہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی کہ حضرت امام نور خدای لم یزلی اور شمع
دودمان زہرا و علی ہین اونکی نور کرامت ظہور کو دنیا کی کسی روشنی سے نسبت نہین
یہہ اوس نور خدا کا ایک ادنی فیض عام ہے کہ جس آنکہہ نے اوسکا ایک جلوہ بہی
دیکہہ لیا وہ بعلم الیقین جان لیتے ہین کہ یہہ نور نبی یا امام ہے جن اور شیطان
اگر اس دہوکے مین آئین تو فوراً جل جائین آپکو کچہہ اپنے پیشواؤن سے بہی شیطانی
خواب یاد ہین جو سراسر مورث شرک والحاد ہین ذرا آنکہین کہول کر اپنے پیر سید اسمٰعیل
اسمٰعیل کی کتاب سقیم صراط مستقیم دیکہیے جسمین آپکے پیر مقتول کی بہت سی
کرامات اور منامات مندرج ہین ازانجملہ آن حضرت صلعم نے عالم خواب میں اونکو تین
خرمے کہلائے پہر دوسرے خواب مین حضرت علی نے غسل دیا حضرت بی بی نے
کپڑے پنہلائے پہر تیسرے نمبر پر عنایت رحمانی اور تربیت یزدانی بلا واسطہ اونکی
متکفل حال ہوئی اور خود خدا سے مصافحہ کی نوبت آئی اور عجب قیل وقال ہوئی
یعنے خدا نے لاحول ولا قوۃ اونکا ہاتہہ پکڑ کر ایک شئی بس رفیع اور بدیع کو اونکے
آگے کیا اور فرمایا کہ ہم ایسی اور چیزین بہی دینگے جیسا یہہ تجکو دیا اب سچ
کہو یہان بہی اسیطرح کہوگے یا نہین کہ جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو
مارے پہرتے ہین جو کوئی قرآن وحدیث اور پیغمبر و امام کے زندگی کے وقت کی
بات چہوڑ کر خواب وخیال پر اپنا دین مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے
ایسے طلسمات دکہا کر خراب کرتے ہین جیسے آپکے پیر مقتول کو خراب کیا اور شیطان
کے بہکانے سے معاذ اللہ پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر کو اپنا خدمت کرنیوالا اقرار دیا
بلکہ اسپر اور فضیلت بڑہائی کہ خدای جلیل سے بالمشافہہ قال وقیل کی نوبت آگئی

پناہ بخدا خدا ہی تعالے تو جسم و جسمانیت سے منزہ ہے پہر تمہارے پیر اور تمنے کیونکر جانا کہ وہ اللہ صاحب کا ہاتہہ تہا سچ ہے جو خدا کی جسمیت ثابت کرنے میں شیطان کی تابعداری کرتا ہے اوسکو جن اور شیطان ایسے ہی پانون ہاتہہ بلکہ ایک چیز واہیات دکہا کر خراب کرتے ہیں۔ تمہارے پیر نے تو چہجا کی اٹاری سے خدا کا سارا ہاتہہ دیکہا اور تمکو مسجد کی اٹاری سے کہ شاید خدا سے ملاقات کرنے گئے ہو گئے ایک چہنگلیا بہی نہ دیکہائی دی واقعی خدا کے گہر میں شیطان ایسے ہاتہہ پانون کب نکال سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو لوگ خدا ہی کو جسم و جسمانیت سے مُبرّا اور مُنزہ جانتے ہیں وہ ایسے ہتکنڈے تماشے دیکہکر ہرگز نہ بہکینگے وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہین مانتے ہین ہم ایک نہین ہزارون ہاتہہ دکہائین بلکہ پورے جسم کے پتلے بنائین تو کیا وہ کبہی دم بہ نہ چڑہینگے اور ان طلسمات سے زیادہ لاحول پڑہین گے مگر جو نسناس فقط ہماری آس پر ہین اور اونکے فہم و عقل مین فساد و فتور ہے اونکو ایسے طلسمات اور پانون ہاتہہ مع دیگر آلات دکہانا ضرور ہے۔

قال اور ایک روز ایک جاہل یون نقل کرنے لگا کہ دیکہو صاحب کل فلانے ڈہاڑی نے عجب خواب دیکہا کہ ایک شخص بزرگ آئے اور اوسکے ایک طمانچہ مارا اور کہا کیون مردود تونے دو سال سے تعزیہ نہین بنایا وہ بیچارہ ڈر گیا بولا کہ مجہسے حضرت بہول چوک ہوئی ابکی دو سال کا تعزیہ نکالونگا اسکا جواب یہہ ہے کہ ڈہاڑی کا خواب بنے تال و سر کا ہے قربان جائیے تمہارے بوجہہ کے جو بیچارے دن شراب پیئے کسبیون کو نچائے سو حضرت امام کو دیکہے۔

اقول حکیم بوعلیخان مرحوم اپنے رسالہ مین اسکے جواب مین فرماتے ہیں۔ کہ این خواب فتح محمد فرخ آبادی بعد توبہ از معاصی جلوہ ظہور پذیرفتہ پس تشنیع بافعال

سابق محض بیجا است انتہی اور ہم کہتے ہین کہ بیچارے ڈہاڑی پر تہمت نکیجیے اوسنے تو حضرت امام کا نام بہی نہین لیا آپنے اپنی تجویز سے امام کا نام لیکر اوسکو الزام دیا ظاہراوہ کوئی ایسے بزرگ تہے جنکو امام کی محبت سے یہہ خیال آیا کہ اپنے سب برے کامونسے توبہ کی مگر امام کی محبت سے کیون سوہنہ موڑا تعزیہ بنانا کیون چہوڑا

قال سو جو تو ایسا ڈہاڑی بہڑوا کسی بہڑوے شیطان کو خواب مین دیکہے گا یا حضرت امام کو۔

اقول انما الاعمال بالنیات۔ خدا کی رحمت وسیع ہے جب اوسکو خدانے بری اعمالون سے توبہ کرنے کی توفیق دی اور اوسنے توبہ کرکے اپنی نیت خالص کی تو حضرت امام کا خواب مین دیکہنا کوئی تعجب کی بات نہین باایںہمہ یہہ اوسنے کب کہا کہ مین نے امام کو خواب مین دیکہا یہہ آپکا حاشیہ ہے۔

قال اور عجب ہے کہ امام نے اسپر کبہی آکر طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور کسبیونکی نوکری نہ کر اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا۔

اقول جو شخص سب منہیات سے توبہ کرچکا ہو بعید ہے کہ وہ روزہ نماز نہ ادا کرتا ہو پہر آپ اپنے فرضی امام کے نہ مارنے پر ناحق تعجب کرتے ہین اور اگر درحقیقت بموجب آپکی کشف الالہام کے وہ امام ہی تہے تو آپکی عجب سے بڑہکر عجب یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر نے ابن عامر کو باوجود شراب پینے اور توبہ نکرنے کے طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی بلکہ اور ون کے جہڑکنے پر اوسکی رعایت و حمایت کی کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے اسکو کچہہ نکہو۔

قال اور مارا تو ابرک بانس کے لیئے۔

اقول مارنے اور تنبیہہ کرنے کا یہی موقع تہا کہ بعضے ناخلف اولاد حسن حسین کہلاکر ابرک بانس کی لم لگاکر تعزیہ کے نہ بنانے اور شعائر امام کے مٹانے پر بغیرا

براہین و دلائل محض تعصب و نفسانیت سے سعی لاطائل کر رہے ہین کیا تو بہی ایسون کے بہکانے مین آیا جو تعزیہ نہ بنایا۔

قال اور ایسے ایک خواب پر اعتماد کر لیتے ہو۔

اقول آپنے تو اپنے پیر کے تین خوابہائے پریشان پر جو مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض تہے بلا حجت و فساد اعتماد کر لیا اگر اوس بیچارے نے ایک خواب پر اعتماد کر لیا تو کونسا بُرا کیا۔

قال اور ہماری سینکڑون دلیلون عقلی نقلی پر ایسے کاموئیز شبہہ بہی نہین لاتے۔

اقول سینکڑون نہین بلکہ ہزارون دلیلین عقلی و نقلی بشہادت قرآن و حدیث و اجماع علما و فقہا اباحت تعزیہ داری و تعزیہ سازی مین بیان کی گئین مگر ابہی تک آپ ہاتہین بنائے جاتے اور مغالطات وہمیہ اور طرہات خطابیہ و شعریہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ ٹہرائے جاتے ہین کیون نہو گو کہ ایمان جاتا رہا مگر مردون نے جو کہا سو کہا ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

قال اور خواب کی کیا حقیقت پوچہتے ہو جو کوئی دنکو حس و وہم و خیال مین رہتا ہے اور جسکو واہی تباہی جہوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے اوسکو خواب بہی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جہوٹے کو خواب بہی جہوٹ دکہائی دیتے ہین ہر جیسے کو تیسا۔

اقول پوچہتا کون ہے تم آپ ہی کہتے ہو اور کہا ہی تو کیا کہا جس سے بڑے بڑے خواب خیالون کا اعتبار جاتا رہا کیا آپکے پیر مقتول دنکو حسب معمول اسی وہم و خیال مین رہتے تہے کہ حضرت پیغمبر اونکو خرمے کہلاوین حضرت علی نہلاوین حضرت بی بی کپڑے پہناوین پہر خدا اونسے ہاتہہ ملاوے ایک نادر عمدہ چیز دکہاوے کیا اونکو ہمیشہ واہی تباہی جہوٹ بولنے کی عادت تہی کہ خواب

مین بہی ویساہی معلوم ہوا جو تیکو خواب ہی جہوٹا دکہائی دیا یہہ آپنے اپنے پیر کی
تعریف مین سچ کہا کہ ہر جیسے کو تیسا ملا سین کو بہی خمیچ کرائی پڑہی نہ پیاہ
قال حدیث مین آیا ہے جو بات مین سچا زیادہ وہ خواب مین بہی سچا زیادہ
جب حضرت پیغمبر کو جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا ہے انکے حدیث خواب
یہہ حکم ہے کہ شرع اور حدیث زندگی کے مخالف ہو تو اوسپہ عمل نہین ورنہ
پہر اور کا خواب کس گنتی مین ہے یہہ دین مسلمانی خواب و خیال سے مقرر نہین
ہوا غلقت ایسی گمراہ ہوئی کہ ہمنے حضرت ملا دسلداد و ربفا نے پیر و مرشد
خواب مین دیکہا وے ہمسے یون کہہ گئے خدا ایسی جہالت سے پناہ مین رکہے
اقول پیر آپکے پیر کا خواب ہی نہ تین مین نہ تیرہ مین کسی گنتی مین نہ رہا وہ ساری
منامات و کرامات کا دہوم دہوم ہو گئے آپنے سچ کہا کہ یہہ دین مسلمانی خواب و
خیال سے مقرر نہین ہوا ایک عجیب الخلقت ایسا گمراہ ہوا کہ مین نے حضرت
پیغمبر اور حضرت علی اور حضرت بی بی اور سب سے بڑہکر خدا کو
خواب مین دیکہا کہ وہ ہمسے یہہ کر گئے اور کہہ گئے خدا اس جہالت سے پناہ مین رکہے
قال اور بعضے بیوقوف جسکو سنتے ہین کہ بدعت سے منع کرتا ہی کہتے ہین
کہ یہہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا جواب یہہ ہے
کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن و حدیث سے بیان کرتے
ہین کہین وہابیون کا نام نہین لیتے ہین نہ انکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود
اسکے تمہارا وہابی کہنا ہمکو بیجا ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے کہ جو شرک
اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث کے عمل مین لاوے تو ہم
وہابی ہی بقول امام شافعی کے اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے
تو ہم رافضی ہین۔

اقول یہہ تو وہی مثل ہوئی کہ چور کی داڑہی مین تنکا آپ لاکہہ چہپائیے اور باتین بنایئے مگر نبی خانہ اور تعزیہ خانہ بلکہ روضہ آن حضرت علیہ السلام اور تعزیہ امام کی اہانت کرتے اور میلاد شریف سید کونین و مجلس عزای امام حسین علیہ السلام کو بدعت ٹہراتے اور آن حضرت کے شعائر مٹانے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کہلے کہلے وہابی اور اسی فرقہ ہر بابی سے ہین یہہ فقط آپکا کر و دغل ہے کہ ہمارا قرآن و حدیث پر عمل ہے خدا امام شافعی کو جزای خیر دے کہ وہ حب آل محمدؐ مین رافضی ہونے کو تیار ہوگئے مگر آپکو آل محمدؐ سے وہ عداوت ہے کہ جیسے رافضیون سے آن حضرات کی محبت پر خفا تہے ویسے خود انسے بیزار ہوگئے کہ وہابی ہونا قبول کیا مگر محبت آل محمدؐ کے مارے رفض سے عدول نکول کیا۔

قال اور جو بڑے بیل ہین وے یون بولتے ہین کہ مسلمانی اب دو کامون مین آرہی ہے ایکتو گائے کا گوشت کہانا دوسرے تعزیہ بنانا اسکا جواب یہہ ہے کہ گائے کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب نہ کچہہ ثواب نہ عذاب جسطرح اور گوشت حلال ہین ایک یہہ بہی ہے بالفرض اگر ہنود گائی کا گوشت کہانے لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بہی ہم اونکو مسلمان نہ کہین گے اور جو فقط گائے کہاتے مین مسلمانی ہوتی تو سب سے بڑے مسلمان چمار اور بہنگی ہوتے کہ سب سے زیادہ کہاتے ہین نہ حلال چہوڑین نہ مردار بقول شخصے کہڑی گائی کے کہانے والے ہین۔

اقول زہے قابلیت گائے بیل کے قصے اور مسلمانون سے مناظرہ اب مثل عجل جسد لہ خوار۔ اس میدان سے الگ فرمایہ کیجئے اور گاؤ زوری مین قول سعدی یاد کیجئے ~ اسپ لاغر میان بکار آید ﴿ روز میدان نہ گاؤ پرواری پہلا شعائر ایمانی اور رمنہ مسلمانی سے گاؤ کو کیا لگاؤ ہے۔ برات عاشقان

بر شاخ آہو سنا تہا مگر قنوجی برہمن کے ساتہہ شاخ گاؤ ہے لیکن چونکہ ہم آپکے
حال سے واقف ہین اسکی لم سمجہہ گئے واقعی کیونکر آپ گاو بیل کی رعایت
نہ نباہیں کہ مریدین سرکار مین چہپی ہنیئے جولاہے کہتر قنوج کے قصائی پیشہ
ہین مہربلی کو خواب مین چہیچہڑے ہی نظر آیا چاہین بہرکیف ایسے گوسخنے سمائے
وہی لوگ پہسلتے ہین جو اس امت مین ہو کر سامری کی ایک بچہڑے پر فدا
سو چہپنے شرمائیے نری کہری بچہیا کی باہانہ بنجائیے۔

قال اور جو اس سبب کہتے ہو کہ گاے کہانے مین ہمکو ہندوون سے کمال
تفرقہ حاصل ہوتاہے کہ جسکو وہ معبود ٹہراتے ہین اور تعظیم کرتے ہین ہم اوسکو
ذبح کرکے کہاتے ہین گویا ہمارے اونکے دین مین اسی بات سے کمال جدائی
نکلتی ہے تو شاباش آفرین پہر تعزیہ کو بہی یونہیں چہوڑ دو کہ جسطرح گاے
کہانے مین ہندوون سے مخالفت تمام ہے تعزیہ بنانے مین بہی اونسے موافقت
اور مشابہت مالاکلام ہے یہان بغیرتی کا برقع کیون پہنے ہوا اور اونکی موافقت
اور مشابہہ ہوے جاتے ہو۔

اقول یہہ نہ معلوم ہوا کہ تعزیہ بنانے مین ہندوون سے کس بات مین موافقت
اور مشابہت ہے کیا وہ بہی کوئی چیز بلا تشبیہ مثل تعزیہ اپنے کسی
اوتار کی مصیبت مین بناتے ہین یا اہل اسلام تعزیہ کو مثل معبودان ہنود
اپنا معبود ٹہراتے ہین یہہ دونون امر تو ایسے بدیہی البطلان ہین کہ کوئی
مسلمان اسکے بطلان مین شبہہ نہین کرسکتا پہر کونسی مشابہت ہے شاید
وہی پرانا ڈہکوسلا ہوگا کہ تعزیہ ابرک بانس کاغذ سے بنتاہے سو اسکا
جواب بکرات و مرات بخوبی ہو چکاہے اور بدلائل ثابت کر دیا گیاہے کہ
تعزیہ بنانا عمومات شرع سے مستفاد ہوتاہے اسمین کچہہ قباحت نہین

اور جو اُسکے افعال و اعمال ہین کوئی شریعت اسلام کا لگاؤ اور اباحت نہین مگر آپکی آنکھونمین ہندو ڈھنگ ایسا سما رہا ہے کہ آپکو اسلام بھی اوسی رنگ کا نظر آتا ہے۔

قال۔ یا مجھو بہی سمجھے کہ ہنود کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے ہین بلکہ دشمنی رکھتے ہین مگر تعزیہ اور گور پرستی سے راضی ہین بلکہ شریک ہوکر شربت اور ریوڑی چڑھاتے ہین اور درگاہون مین نذر و نیاز لیکر جاتے ہین اسواسطے کہ اسمین مناسبت پاتے ہین سچ ہے ؎ کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔

اقول واہ ری اولٹی سمجھ آپکی حضرت اسکا سبب معاذ اللہ جنسیت اور مشابہت نہین بلکہ عظمت شوکت و جلالت شعائر حضرات ائمہ اور ہیبت اولیای کرام سے نذر و نیاز چڑھاتے اور اس کار خیر کے فیض و برکت سے بالآخر اکثر پابند اسلام ہو جاتے ہین افسوس آپنے لکھنو کے نامی گرامی ہندوؤنکو نہین دیکھا ورنہ بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ تعزیہ داری کی برکت سے کتنے ہندوؤن نے شعائر اسلام کو اختیار کیا اور بت پرستی کو مطلقاً چھوڑ دیا مراسم کفر سب موقوف ہوکر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ مین بدل مصروف ہوئے اب ذرا سمجھو کہ اسی تعزیہ داری کے بدولت ہنود جملہ کام مسلمانون مین مسلمانون کے شریک اور موافق ہو جاتے ہین آپ اولٹی جالتے ہین مسلمانونکو مشابہت ہنود کا الزام دیا یہہ نہ سمجھے کہ اپنا ہی اسلام کہان میل کیا سچ ہے ؎ کلاغے تگ کبک را گوش کرد + تگ خویشتن ہم فراموش کرد۔

قال اور بڑے شرم کی بات ہے کہ تمنے قرآن و حدیث نماز و روزہ و حج زکوٰۃ سب چھوڑکر کاٹ بانس اور گاٹے مین مسلمانی مقرر کی۔

اقول بڑی شرم کی بات ہے کہ جواب پا نہیں جاتے ہو پھر باتین بنانے جاتے ہو
اس کاٹ بانس کو خدا نے یہہ شرف دیا ہے کہ مسلمانون کا گیا ذکر اسی کی برکت
سے کفار بھی قرآن و حدیث پڑہنے اور صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ سب ارکان
اسلام رفتہ رفتہ ادا کرنے لگے پس جسکے سبب سے اسقدر اشاعت اسلام ہو
اوسکو دیندار لوگ کیونکر شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی نہ مقرر کرینا۔

قال ذرا شرماؤ و بڑی بیل کا ٹہکے الّو نہ بنو۔

اقول ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + انچہ آن شیخ ہاگفت بگو میگویم

قال اور تعزیہ کا احوال ہمنے اوپر سے اودہیڑن کرکے کہایا اور باقی رہا سہا
اور دکہائے دیتے ہین۔

اقول یہہ سب مضمون سکے ذہن مین منقوش ہوگیا کہ آپکا اودہیڑن بالکل
کالعہن المنفوش ہوگیا اب جو باقی دکہائیگا انشاء اللہ اسیطرح بکہتا یگا۔

قال فصل تیسری چند نکرا اور ذرا دل سے سُنو کہ بنیاد تعزیہ کی اسبات پر
ہے کہ موت اور مصیبت مین روٹے پیٹے جسطرح ہو سکے۔

اقول بنیاد تعزیہ کی ہر موت اور مصیبت کے واسطے نہین ہے یہہ آپکا کرہے
ہان مصیبت امام مین رونے اور پٹنے کو کہیئے تو صحیح ہے۔

قال اب دیکہو کہ خدا و رسول نے ایسے وقت مین تعزیہ بنانے اور مرثیہ گانیکا
حکم دیا ہے یا صبر اور اپنی یاد کرنیکو فرمایا ہے۔

اقول خدا خیر کرے اب آپ ابتدائی فصل سے بگڑے کلام فقط مصیبت امام پر
تہا آپنے ہر مصیبت کو عام لیلیا اور اوسپر الزام دیا خیر ہر مصیبت کے واسطے
خدا و رسول نے تعزیہ بنانے کا حکم نہین دیا مصیبت امام نے منجملہ شعائر فکر
کیا ہے اور خدا و رسول کی یاد تو شادی و غم مین مقدم ہے اور صبر بہی جا ہے حالانکہ

متحمل ہے مگر رونے پیٹنے سے صبر نہین جاتا چنانچہ اسکا ذکر بعد اسکے آتا ہے۔

قال قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای مسلمانو قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سے بیشک اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کچھ مشکل اور مصیبت پڑے تو اوسمین صبر اور نماز سے قوت پکڑے کیونکہ بغیر مشکل اور مصیبت کے صبر کی حاجت نہین اور جو کوی صبر نکرے اللہ اوسکے ساتھ نہین اور صبر کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

اقول اس آیہ کریمہ سے ہمکو روز عاشور حضرت امام کا نماز کے واسطے اہل شام سے مہلت طلب کرنا یاد آگیا افسوس اون اشقیا نے امام کو نماز کی بھی مہلت ندی اور آپنے نماز خوف ادا کی اپنے جد امجد کیطرح کما سیاتی فرقت احباب اور اعزہ مین روے رولائے اون مصائب بیحساب مین صبر کے جو ہر بھی دکھائے پس صبر کرنا بیشک ایمان کی نشانی ہے لیکن رونے رولانے کو منافی صبر سمجھنا محض بے ایمانی ہے بھلا یہہ تو بتلاییے کہ یہہ آیت جنپر نازل ہوئی تھی وہ خوب اسکا مطلب جانتے تھے یا آپ اور اونہون نے جو اپنے اعزا اقارب کی مصیبتون پر گریہ و بکا بلکہ صیحہ و نالہ کیا جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا وہ آپکے نزدیک صابرون مین تھے یا نہین اگر تھے اور بیشک تھے تو ہم بھی رونے و صبر کرنے مین اپنے پیغمبر اور امام کے پیرو ہین اور خدا ہمارے ساتھ ہے اور اگر معاذ اللہ آپکے زعم فاسد مین یہہ حضرات صابرون مین نہ تھے تو پھر جب پیغمبر اور امام ہی بے صبر ٹھہرے اور اونہین کی کچھ آپ رعایت کرین تو ہم کیا شکایت کرین

قال اور صبر عرف مین اسیکا نام ہے کہ مصیبت مین آپکو نوحہ و زاری اور پیٹنے اور گریبان پھاڑنے سے بند کرے۔

اقول ہمتو اتنا جانتے ہین کہ حضرات انبیا خصوصاً حضرت سید انبیا و اہلبیت و صحابہ ان سب اکابر مین صبر جمیل موروث اجر جزیل تہا جس صبر کے ساتہہ وہ یہہ باتین جو آپنے خلاف صبر لکہی ہین کرتے تہے خواہ وہ صبر عرفی ہو یا شرعی اب ہم ان چارون چیزون کی جنکو آپ مخالف صبر کہتے ہین علیحدہ علیحدہ سند پیش کرتے ہین اما نوحہ و زاری پس حضرت یعقوب کا رونا تو مشہور اور قرآن مین اسطرح مذکور ہے وابیضت عیناہ من الحزن یعنے روتے روتے اونکی آنکہین سفید ہوگئین نور بصارت جاتا رہا برادران یوسف نے زیادہ رونے رولانے پر آپکی طرح طعنے دیئے جسکے جواب مین حضرت یعقوب نے بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل کہا ہمارے حضرت کو وقت انتقال فرزند خود حضرت ابراہیم اسقدر رونا آیا کہ جوش رقت مین جاہلون کے شبہات واہیہ دفع کرنیکو بموجب روایت صحیحہ البکاء من الرحمۃ فرمایا اور حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کے سانحہ پر تو اس بیتابی سے روئے اور ایسا گریہ عجیب دردانگیز مرثیہ پڑہا کہ سننے والون کے ہوش کہوئے چنانچہ مدارج النبوۃ مین ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ گفت ندیدم من آن حضرت صلعم را گریہ کنندہ تر ہرگز سخت تر از گریہ وی بر حمزہ ابن عبد المطلب ایستاد بر جنازہ وی و گریہ کرد و برداشت آواز تا بیہوش شد و فرمود یا حمزہ یا عم رسول اللہ یا اسد اللہ یا اسد رسولہ یا حمزہ یا فاعل الخیرات یا حمزہ یا کاشف الکربات یا حمزہ یا ذاب عن وجہ رسول اللہ و ازینجا معلوم می شود کہ در ندبہ و بے طاقتی فریاد و آہ و نالہ نیز بوجود آمدہ است واللہ اعلم انتہی بس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت مین رونا رولانا مرثیہ پڑہنا بلکہ حالت بیطاقتی مین آہ و نالہ و صیحہ و فریاد تک بہی منافی صبر نہین ہے اور سنگدل اسکو بے صبری سمجہا اوسکا دین و ایمان جاتا رہا کہ اوسنے ہمکو نہین بلکہ رسول خدا کو

بے صبر کہا اور خود آن حضرت کے غم مین اہلبیت کا تو کچھہ ذکر نہین صحابہ نے یہہ حالت بنائی کہ گریہ وزاری و نالہ و بیقراری کیسی بلکہ جزع و فزع تک نوبت آئی عن سالم بن عبید الاشجعی قال لما مات رسول اللہ صلعم کان اجزع الناس کلھم عمر ابن الخطاب یعنے جب حضرت پیغمبر نے انتقال کیا تو سب سے بڑھکر جزع فزع کرنیوالے حضرت عمر تھے اور اس سے بڑھکر ابن میسر کی روایت ہے کہ جب حضرت کی وفات ہوی تو شدت غم و الم سے صحابہ عدول کے عقول زائل ہوگئے اور بعض زمین گیر ہوکر قیام سے اور بعضے گونگے ہوکر کلام سے معذور ہوگئے اور ابن عباس کا یوم الخمیس یا یوم الخمیس کہہ کہکر رونا تو بہت مشہور اور صحیح مسلم وغیرہ مین بہی مذکور ہے اب ہم نہین جانتے کہ یہہ سب صحابہ کی بے صبری ہے یا آپکو خود سے صبر سے بیخبری ہے اب سر پیٹنا اور گریبان پہاڑنا لیجیے اوسی مدارج مین یہہ عبارت ملاحظہ کیجیے پس فرمود آن حضرت بفرما ابا بکر را کہ بگذارد نماز با مردم پس بیرون آمد بلال و دست بر سر زنان و فریاد کنان انتہی پہر جامع کبیر سے یہہ روایت گریبان پہاڑنے کی نکالیے اور حضرت خلیفہ ثانی پر طعن بیجا کرنے سے اپنے گریبان مین سونہہ ڈالیے عن عبید اللہ بن عکرمہ قال عجبا لقول الناس ان عمر ابن الخطاب نھی عن النوح ولقد بکا علی خالد بن الولید بمکۃ والمدینۃ نساء بن المغیرۃ سبعا یشققن الجیوب ویضربن الوجوہ وما نھیھن عمر رض یعنے عبید اللہ بن عکرمہ نے کہا کہ تعجب ہے لوگون کے اس کہنے سے کہ حضرت عمر نے منع کیا نوحہ و بکا کرنے سے حالانکہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ مین سات عورتین قبیلہ بنی مغیرہ کی روئین اور اپنے گریبان پہاڑے اور سونہہ پر طمانچے مارے اور حضرت عمر نے اونکو منع نکیا انتہی پہر آپ کیا حضرت شیخین سے بہی آتالیق ہوگئے ایسے حد سے گذر گئے کہ جزو بلکو نسلم اوسپر بہی کچھہ تعرض

کیا اونکو بہی منع کرنے لگے۔

قال اور نماز پڑہنی مصیبت مین گویا اللہ کی طرف رجوع اور دعا کرنی ہے ہمارے پیغمبر صلعم جب دکہہ مین ہوتے تہے نماز پڑہنے لگتے تہے۔

اقول مصیبت مین تو اللہ کی طرف رجوع ہوتی ہی ہے اور غمزدہ کی آنکہہ بہی روتی ہے سچ ہے ہمارے حضرت صلعم جب دکہہ مین ہوتے تہے نماز پڑہنے لگتے تہے اور روتے تہے پس جب تک آپ صاف صاف اسکا اقرار نکیجیے گا کہ ہمارا رونا رولانا صبر کے خلاف اور مقدوح نہین یا حضرت پیغمبر کا نوحہ و فریاد صبر کے موافق اور ممدوح نہین تب تک آپکا پیچہا نہ چہوٹیگا اب جس شق کو چاہیے اختیار کیجیے اختیار ہے مگر بہت سوچ سمجہکر کہ ایک مین فقط عار اور دوسرے مین خوف تکفیر

قال اور جب حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا حضرت ابراہیم عین اس مصیبت مین نماز پڑہنے لگے اور وہان حضرت سارا نے بہی جاکر بادشاہ کے سامنے نماز شروع کی۔

اقول یہہ تو ہوا لیکن آپکو یہہ کیا قلب ماہیت ہوئی کہ بڑے آدمی کی بی بی کا اسطرح بالاعلان نام لیکر اونکی ذلت اور شکست اسطرح بیان کرتے ہین کہ اونکی بی بی کو بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا کچہہ آپکو ہتک حرمت حضرت ابراہیم خلیل سے پیغمبر جلیل کا خیال نہ آیا خدا کی قدرت دیکہنی جس بات پر آپنے ہمکو ہتک حرمت امام کے طعنے دیئے ایک طوفان برپا کیا وہی کلمہ پیغمبر کی نسبت خدا نے آپکے موںہہ سے کہلوا دیا تا کہ آپ اپنے موںہہ سے قائل ہو جائین بیان امر واقعی مین ہتک حرمت کی تہمت نہ لگائین۔

قال اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی حالت موت سنکر نماز پڑہنے لگے۔

اقول اور کالی جمعرات کو یاد کر کے رونے ہی لگے۔

قال اور مشہور ہے کہ حضرت امام حسین ہی سجدے ہی مین شہید ہوگئے۔

اقول یہہ اوس نماز آخری کا سجدہ تہا جسکے پڑہنے کی آپنے مہلت نہ پای اور وقت شہادت ادا فرمائی۔

قال اب سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے خلاف ہے صبر کی جگہہ سر پیٹنا اور چہاتی کوٹنا اور نعش بنا کر کوچہ و بازار مین نکالنا اور نماز کی جگہہ مرثیہ کہ جسمین تمام بےصبری اور شکایت تال و سر سے نکلتی ہے۔

اقول موذن رسول ذوالجلال حضرت بلال کا صبر کے ساتھہ سر پیٹنا صحابہ کا چہاتی کوٹنا شدت غم والم سے گونگے بہرے ہوجانا آنحضرت صلعم کا نماز کے ساتھہ مرثیہ۔ یا حمزہ یا عم رسول اللہ۔ پڑہنا اور بآواز بلند رونا نعش امیر حمزہ کو معرکہ سے گہر تک لانا پہر گہر سے باہر نکالنا یہہ سب امور متواتر ثابت ہیں۔ اور تعزیہ مصیبت امام مین انہین سب باتون کا معین ہے اب اولٹی سمجھہ کو چہوڑ دو اور سیدہی طرح سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے موافق ہے اور ہمارے مرثیے تو ایسے نہین کہ جنمین بے صبری اور شکایت ہو ہان آپکا مرثیہ جو بڑی دقت اور مشقت سے حضرت ابراہیم و سارا کے حال مین کہا ہے شاید آپکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہو کہ جسمین تمام بے صبری اور شکایت تال و سر سے نکلتی ہے۔

قال معلوم ہوا کہ تعزیہ مین سراسر بے صبری ہے کہ جس سے اللہ کا ساتہہ چہوٹتا ہے اور پیغمبرون اور امامون کے طریقہ اور خدا کے حکم سے کہ مصیبت مین نماز پڑہنا اور صبر کرنا ہی مخالف ہے۔

اقول معلوم ہوا کہ پیغمبرون اور امامون نے جو مصائب مین گریہ و زاری خصوصا ہمارے پیغمبر نے جو امیر حمزہ کے حال پر اور صحابہ معدودین مقبولین نے جو رسول خدا

کی انتقال پر فریاد و بیقراری کی وہ آپکے نزدیک سراسر بے صبری اور خدا کی حکم سے بالکل بے خبری ہے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد فی حق ہولاء الامجاد۔

قال قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور نہ کہو جو مارا جاسے اللہ کی راہ مین کہ مردے ہین بلکہ زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین انتہی بدر کی لڑائی کے بعد صحابہ شہیدون پر افسوس اور غم کرتے تھے کہ دیکھو فلانے ذیون جاتا رہا اور دنیا کی لذت سے محروم ہوا سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو کوی اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجھکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نہ چاہیئے

اقول اب بے اعتدالی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ خدا کے کلام مین بھی ایجاد بندہ ہونے لگی یہہ طوفان ہو رہا ہے کہ جو جی مین آیا وہ اپنے مطلب پوچ کی تائید مین بے تکلف بڑہا یا بہلا آیہ مصدورہ کے کس لفظ کے یہہ معنی بیان ہوی کہ جو اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجھکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نچاہیے اللہ ری جرات کہ آپ ہی تو یہہ فقرہ جمایا اوسپر کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا۔ پس ویل اونکے لیئے ہے جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھون سے پھر کہتے ہین کہ یہہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ بیچین اوسکو کم قیمت قربان اس قرآن خوانی اور تفسیر دانی کے اجلہ صحابہ پر بھی یہہ الزام لگایا کہ اون بزرگوارون نے لذات فانیہ دنیا کی محرومی پر غم کہا یا سچ ہے تعصب دشمن ایمان بد بلا ہے گویا یہہ شعر آپ ہی کے واسطے موزون ہوا ہے گر تو قرآن برین نمط خوانی ٭ ببری رونق مسلمانی۔

اقول کیونکہ وہ اللہ کے پاس زندہ ہین اور اپنے زندہ کا کوئی جہان مین ماتم نہین کرتا پھر اللہ کے زندہ پر کیون ماتم کرے۔

اقول واہ سبحان اللہ کیا معقول دلیل ہے واقعی جیسی آپکو سوجہی ایسی تو پیغمبر و امام ایکطرف معاذ اللہ خدا کو بہی نہ سوجہی باوجودیکہ شہدا اوسکے پاس زندہ موجود ہین اور بقول آپکے اپنے زندہ کا جہان مین کوئی ماتم نہین کرتا پہر کیون آسمان و زمین سے اونکا غم اور ماتم کروایا اور ما بکت علیہم السماء والارض فرمایا۔

قال محرر ہان اتنا فرق ہے کہ اللہ کے زندہ کی تمسے ملاقات نہین۔

اقول غنیمت ہے اتنا فرق تو نکالا مگر کیا فائدہ کہ آگے چلکر پہر بہکو گے۔

قال سو اسکو یون سمجہو کہ جیسے کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی ولایت دور دست مین نکل گیا ہو اور تم سنو کہ وہ وہان صحیح و سلامت چین سے ہین تو البتہ یہہ حال سنکر اوسکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز ماتم نہ کروگے۔

اقول دیکہئے بہکئے نہ اور ایسے بہکے کہ کچہہ حضرت رسول خدا صلعم کا بہی لحاظ نہ رہا اور بے سوچے سمجہے یہہ خود تراشیدہ فقرہ کہا معاذ اللہ کیا حضرت پیغمبر کو آپکے برابر بہی سمجہہ نہ تہی کہ وہ حضرت امیر حمزہ کی شہادت سے باواز بلند گریہ وزاری نالہ و بیقراری نفرماتی اور اپنی دل غمدیدہ اور خاطر زخم رسیدہ کو یون سمجہاتے کہ وہ ہمارے بزرگ اور قریب ایسی ولایت مین گئے جو منصوص بنص جنات تجری من تحتہا الانہار اور جسکا مثل نظیر دنیا مین دشوار ہے اور ہمنے سنا کہ وہ وہان صحیح و سلامت بعزت و کرامت ایسے چمن مین رہتا ہین جو دنیا مین نصیب نہین پہر یہہ خوشی کا حال سنکر اونکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز غم اور ماتم نہ کرین کیسے جب حضرت پیغمبر نے ایسا نکیا اور خدا نے بذریعہ وحی و جبرئیل اونکو یہہ حکم نہ دیا پہر ہم ہیچمدان کس شمار مین ہین اور خدا کی و رسول کی اطاعت سے مجبور ہین۔

قال اب اسیطرح امام علیہ السلام کا حال ہے کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئی سمجہو

اور انکو زندہ جان بوجھکر بے صبری کا کام نکرو۔

اقول حضرت پیغمبر واقعہ شہادت امام کی خبر سنکر و طور روز شہادت امام سر و ریش مقدس پر خاک ڈالی ہمنے آن حضرت کی پیروی کی پھر کیون بیصبری کا کام کرتے اور بے صبری کا الزام دہرتے ہو۔

قال آیہ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ترجمہ اور البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے نقصان سے اور خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچے اونکو مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسیطرح پھر جانا ہے اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة واولئک ھم المفلحون ترجمہ ایسے لوگ اونہین پر شاباشی ہے اور مہربانی ہے رب کی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سے بہت فائدہ اور حکم بوجھے گئے کہ جب کسی پیغمبر اور امام کا اسطرح کے مصیبتون مین جو آیت مین مذکور ہوئین گرفتار ہونا معلوم ہو یا اب کوئی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو اللہ کی آزمائش سمجھو اور اوسمین صبر کرے اور انا للہ پڑھے۔

اقول سب خاصان خدا مصیبت و ابتلا مین اللہ کی آزمائش سمجھکر صبر کرتے اور انا للہ کہتے آئے ہین مگر رونے اور غم کرنے کو مخالف صبر کوئی نہین سمجھا اسیواسطے جو محب امام ہے وہ مجلس مین مصیبت امام پر روتا ہے اور خاتمہ ذکر مصیبت کا اسی کلمہ انا للہ پر ہوتا ہے۔

قال اور واقفی ہو کہ دوست کی آزمائش مین خواہ اپنے اوپر خواہ اپنے کسی بزرگ اور قریب پر ہو ماتم اور بے صبری کے کام کرنا نہایت خامی اور وحشی سے جی چھپانا ہے۔

اقول جب دوست کی آزمائش ہین دوست نے یہہ کہدیا ہو کہ رونا اور غم کرنا صبر کے خلاف نہین تو پھر رونا رولانا نہ بے صبری کا کام اور نہ دوستی سے جی چھپانا ہے بلکہ یہہ فقط مصیبت امام پر نہ رونے کے لیئے حیلہ بہانہ ہے حدیث کا ترجمہ جو مولوی خرم علی بلہوری کا ہے دیکہیئے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکہہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا اللہ کہتے ہین انتہی یہجیئے انا اللہ کہنے کے ساتھہ رونے اور غم کرنیکا برابر جوڑ لگا ہوا ہے اب ان وہابی کے کہنے سے آپکا اطمینان ہوا پھر اس غم و ماتم کو بے صبری کا کام ٹھیرانا دوستی سے جی چھپانا اور خامی بینا ایمان کی خامی اور شیطان کی غلامی ہے۔

قال خصوص اوس وقت مین کہ دوست کہکر آزماوے تو اور بھی مضبوطی چاہیئے اور یہی سبب ہے کہ انبیا اولیا پر بے سبب مصیبتین گذرین اور وے راضی برضا اور صابر بقضا ہی رہے۔

اقول ہم نہین جانتے کہ آزمائش مین کوئی حضرت پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر سے زیادہ مضبوط ہو باینہمہ آن حضرات کا رونا رولانا غم کرنا بتواتر مذکور ہو چکا پس اگر گریہ و زاری منافی صبر خلاف مرضی باری ہوتی اور اوس مین بے صبری پائی جاتی تو کبھی آن حضرات سے ایسی بے صبری وقوع مین نہ آتی۔

قال یہہ کسینے نہین کیا کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے اوپر ہو خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر نبی باڑہ اور ولی باڑہ اور امام بارہ بنایا ہو۔

اقول خدا نہ کرے کہ جہوٹ بولنے کی عادت پڑ جاوے یہہ اگلے پیغمبرون سے لیکر ہمارے پیغمبر کے اہلبیت تک اکثرون نے کیا ہے کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر ہو نبی باڑہ وولی باڑہ وغیرہ بنایا ہے چنانچہ روایات صحیحہ مین

آیا ہے کہ حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے عزیز قریب حضرت یوسف کے فراق مین کنعان کے باہر بیت الحزن بنایا تہا کہ صبح سے شام تک اوسی مین بیٹھے رویا کرتے تہے اور حضرت خاتون جنت تو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی تہین کہ بالآخر اہل مدینہ نے پریشان ہو کر حضرت امیر سے شکایت کی کہ آپ دختر حضرت رسولخدا کو سمجہائین کہ وہ یا دنکو روزیا کرین یا رات کو گریہ وزاری فرمائیں کہ ہم اونکے دن رات رونے سے تنگ آگئے ہین تب حضرت امیر نے مدینہ سے باہر بضعہ حضرت پیغمبر کے واسطے ایک بیت الحزن بنوایا کہ صبح سے حضرت امیر کے ساتہہ وہ اوس بیت الحزن مین تشریف لیجاتی تہین اور دن بہر وہان روتی تہین اور رات کو آپ ہی کے ساتہہ گہر آتی تہین پس اصل بنانا تو ثابت ہے فقط تسمیہ مین تفاوت ہے خواہ بیت الحزن کہو خواہ نبی بارہ وامام بارہ کہو جب سے اب جو کوئی نبی بارہ وامام بارہ بناتا ہے پیغمبر وامام ہی کی تقلید سے بناتا ہے آپکو ناحق ایسا غصہ آتا ہے جو بیکار جہوٹ بلواتا ہے۔

قال اور ادسمین تعزیہ رکہکر اور مرثیہ گا کر چہاتی کوٹے اور سر پیٹتا ہو۔

اقول یہہ وہی ہر پہر کر ہر یل کی لکڑی پکڑتا ہے جسکا جواب بکرات ومرات ہو چکا ہے اب کہانتک کوئی اپنا سر خالی کرے اور کیونکر آپکو زہر میر خالی کرے

قال اور اللہ تعالے قرآن شریف مین سنتر جگہہ سے زیادہ صبر کی تعریف کی ہے اور ثواب صبر کرنے کا بے انتہا فرمایا اور ماتم کرنیکا مصیبت مین ایک جگہہ بہی ذرا سا ثواب نہ کہا اور کسی نبی ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص نہین کیا۔

اقول ماتم کے معنے منتہی الارب کے ترجمہ مطبوعہ مین (اندوہ یا شادی مین آدمیون کا مجمع یا عورتون کے مجمع کے ساتہہ مخصوص ہے اور عرف مین عورتونکی مجلس کے ساتہہ مخصوص ہے جو کسی کے مرگ کے وقت مجتمع ہون) پس اگر

خدا نے کسی نبی و ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص کیا تو پھر کیون حضرت پیغمبر نے بعد شہادت حضرت امیر حمزہ جب خانہای انصار سے شہدا پر آواز عورتونکی رونے کی سُنی تو کلمہ حسرت آمیز واما حمزہ فلا بواکی لہ فرمایا اور انصار نے یہہ سنکر پہلے اپنی عورتون کو خانہ حضرت امیر حمزہ مین رونے اور ماتم کرنیکو بھجوایا آپ آرام فرماتے تھے جب صدای ماتم و شیون زنان انصار آن حضرت کے گوش گذار ہوئی تو بیدار ہوکر پوچھا کر خانہ حمزہ مین کون عورتین رو تین اور ماتم کرتی ہین معلوم ہوا کہ زنان انصار ہین آپنے اونکے حق مین دعای خیر فرمائی۔

قال اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور ماتم کو کہین چالیسوان حصہ بھی ایمان کا نہ کہا۔

اقول جنہون نے حدیث مین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے اونہین حضرت نے اپنے عم بزرگوار کی مصیبت مین زنان انصار سے شیون و ماتم بھی کروایا ہے پس معلوم ہوا کہ ماتم مخالف صبر نہین بلکہ ان دونون کا ایک ثواب ہے پھر آپکا خیال ہیچ بالکل نقش بر آب ہے۔

قال اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان مصیبت مین جزع و فزع کے مقام مین کلمہ انا للہ بار بار کہے اللہ اوسکو اچھا بدلا اوس مصیبت کا دے اور اجر و ثواب اوسکا ذخیرہ رہے۔

اقول اب ہم سمجھے کہ اسی لفظ جزع و فزع سے آپ ہر جگہہ دہوکا کہاتے ہین یا اسکی کراہت احادیث مین پاکر عمداً اسکے معنے گریہ و زاری ٹہراکر شور و غل مچاتے ہین قربان آپکی سمجھہ کے ع از افادات شیخ ما چہ عجب گریہ شنا شنید گفت بارانست۔ حضرت سلامت ابلہ اس کج فہمی و ہیچ مچی محض بے سود ہے دیکھیے جزع و بکا کے معنون مین صراح مین تفرقہ بین موجود ہے جزع کے

معنے ناشکیبائی کردن نقیض صبر آئی ہین اور بکا کے معنے گریہ باواز بلند فقط بتاتے ہین پس مصیبت مین شکوہ و شکایت اور بے صبری کرنا جزع و فزع ممنوع ہی اور رونا اور غم کرنا بلکہ باواز بلند رونا مین صبر اور شرع ہے۔

قال اور رسول خدا نے کہا ہے کہ ہماری امت کو وہ چیز دی ہی کہ کسی اگلی امت کو نہین دی اور وہ کلمہ انا للہ ہے کہ مصیبت کے وقت کہتے ہین

اقول جہان حضرت رسول خدا نے یہہ فرمایا ہے کہ مصیبت کیوقت کلمہ انا للہ کہتے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے کہ دل سے غم اور آنکہہ سے آنسو بہی جاری رہتے ہین پس جب رونے اور انا للہ کہنے مین ربط ہوگیا تو آپکا مطلب خبط ہوگیا۔

قال اور مسند امام احمد مین خود حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہونچے اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد لاوے اور نئے سر سے پہر انا للہ کہے تو اللہ تعالی اوسکو اجر تازہ بخشتا ہے گویا وہ مصیبت گذشتہ ابہی پہونچی۔

اقول اسی طرح مسند امام احمد مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من بکی علی الحسین وجبت له الجنة یعنے جو مصیبت امام حسین پر روئے بہشت اوسپر واجب ہے لیجیئے اب پوری تحقیق ہوگئی اور امام احمد ہی سے انا للہ کہنے اور رونے دونون باتونکی تصدیق ہوگئی

قال الغرض جب مصیبت کے وقت قرآن مین صبر کرنے اور انا للہ کہنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کے بہی قول سے مصیبت مین انا للہ کہنے کا حکم معلوم ہوا تو صاف بوجہا گیا کہ جو اسکے خلاف بجائے صبر اور انا للہ کے

ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کرے وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے
بے نصیب ہے اور راہ سے گمراہ اور خدا و رسول اور امام کی کہنی اور طریقہ سے باہر
اقول الغرض جب ثابت ہو چکا کہ غم والم رونا و رولانا صبر اور اناللہ
کہنے کے خلاف نہین بلکہ حضرت پیغمبر نے ۔ البکاء رحمۃ ۔ فرمایا امام نے ۔ لاابکی الا
مومن الا ابکے ۔ ارشاد کیا ۔ امام احمد نے مصیبت امام کے رونے پر من بکی
علی الحسین وجبت لہ الجنۃ کو سند لیا تو صاف بوجھا گیا کہ صبر کرنے
اور اناللہ کہنے اور رونے اور غم کرنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت
اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر و امام کے قول سے ہی مصیبت مین اناللہ
کہنے کے ساتھہ رونیکا حکم معلوم ہوا بلکہ بکا کا خود رحمۃ ہونا ثابت ہوا
پس جو اسکے خلاف ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ کو جو معین گریہ و بکا ہین
مقرر کرنا اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بے نصیب ہونا
سمجہے وہ خود دولت ایمان سے بے نصیب اس بشارت و رحمت سے
دور فریب شیطان سے قریب ہے ۔

قال اب اے مسلمانون جب تمکو حضرت امام کے مصیبت یاد آوے
تو یہی لازم ہے کہ موافق حکم خدا و رسول اور امام کے صبر کرو اور اناللہ پڑہو ۔

اقول اے مسلمانون تم آدہی بات نہ مانو خدا و رسول اور امام کے پورے
حکم کی تعمیل واجب جانو جب تمکو حضرت امام کی مصیبت یاد آوے
تو روؤ رولاؤ امام کا تعزیہ بناؤ و اناللہ کہو اور صبر کرو ۔

قال بڑی مصیبت کی بات ہے کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا
اقول بڑی مصیبت کی بات ہے کہ جو تمہارے ذہن مین جم جائے
اوسکو خدا و رسول اور امام کا کہنا سمجہو اور اوسکی تائید واجب جانو

اور ہم خدا اور رسول و امام کا فرمانا ہزار سمجھائین ہرگز نہ مانو۔

قال اور کہنا مانو تو احسان اور دلگیر کا۔

اقول احسان و دلگیر نے کیا خلاف خدا و رسول کے کہا جو ہم اونکا کہنا نہ مانین اونکے مرثیونمین حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان اشقیای امت کے ظلم و جور کا اعلان ہے مدارج النبوۃ مین حسان ابن ثابت کا حال دیکھیئے جو حضرت سید المرسلین کی مدح کفار و مشرکین کی ہجو نظم کرتے تھے اور آن حضرت صلعم بنفس نفیس اونکے واسطے منبر رکھوا کر پڑہواتے تھے اور بکمال بشاشت ان اللہ یوید حسان بروح قدس فرماتے تہے اور کہتے تہے کہ حسان کے کلام سے مشرکونکے دلونمین گویا غلش تیر پیدا ہی اس ارشاد سے تعریف مرثیہ و نظم دلگیر و احسان بہی مثل نظم حسان ہویدا ہے۔

قال اور بیحیائی سے امام کی محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد پر یہہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہے ایسی مخالفت کو محبت کا دعوی کرنا اور اپنے تئین محب اہلبیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صرف نادانی ہے۔

اقول محبت ایسی چیز نہین جو بنائے سے بن سکے یا چھپائے سے چھپ سکے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہمتو ایسے محب اہلبیت مین جنکی محبت نے مخالف اور موالف کے دلون پر سکے بٹہلائے حتی کہ جو حب آل محمدؐ کا دعوی کرے وہ بقول امام شافعی رافضی کہلائے یہہ تو آپ خود ہی کہہ آئے ہین پھر یہان کیون بہول گئے سچ ہے ایسی لوگونکو حافظہ نہین ہوتا۔

قال محب اہل بیت وہ لوگ ہین جو اونکی حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے۔

اقول آپکو قسم ہے خدا اور رسول کی اے توبہ رسول کی قسم تو آپکے نزدیک بدعت ہوگی فقط خدا کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون لوگ ہین واللہ اگر چراغ لیکر تہتّر فرقہ اسلام مین ڈہونڈہیئے گا تو ایک ہی فرقہ ایسا ملیگا جو اہلبیت کے حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے سے نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

قال اسیطرح مرثیونسے حدیث مین منع آیا ہے چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہہ حدیث ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن المراثی یعنے منع فرمایا رسول خدا نے مرثیون سے۔

اقول یہہ نہی اون مرثیون سے ہے جو ایام جاہلیت مین مشعر بہ ہجو غیر مستحق پڑہے جاتے تھے یا جو مرثیہ آپکے یزید نے گڑہا اور حضرت امام سے۔ لکہ بدر کا انتقام لیث الشیاطین بیدر شہد واسیڑ ہانہ مراثی معمولہ اہل اسلام ہے جنکو حضرت سید انام اور اہل بیت کرام و صحابی عظام برابر پڑہا کیے جیسا کہ بیان ہوا

قال اور صبر اسکا نام نہین ہے کہ آدمی اپنے دلمین کدورت کسی مکروہ کام کی نہ پاوے اور پاوے تو اوسکو مکروہ نجانے کیونکہ یہہ دونون امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کی یہی ہے کہ باوجود کدورت اور کراہت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سے آپکو بند رکہے اور پیغمبر اور امام سب اسیطرح صبر کرتے آئے ہین اور عین مصیبت کیوقت اپنے تئین خلاف شرع

اور عقل سے باز رکھے اور فقط آنسو جاری ہونا چہرہ متغیر بنانا خلاف شرع اور صبر کے نہین ہے۔

اقول یہی تو ہم بہی کہتے چلے آتے ہین کہ رونا رولانا چہرہ متغیر بنانا صبر اور شرع کے خلاف نہین ہے۔ اب آپ بہی راہ پر آئیے اور صبر کے معنے رونے اور چہرہ متغیر کرنے سے موافق بتائیے۔

قال اور صبر یہی سمجہو تو وہی ہے کہ جو اول صدمہ کیوقت واقع ہو اور جب مصیبت گذر گئی پہر او سوقت ترک شکایت اور جزع و فزع صبر نہین گنا جاتا بلکہ اسکو تسلی اور دلاسا کہتے ہین اور اسیواسطے علمانے کہاہے کہ جو کسیکو اس بات کی تکلیف دیجائے کہ ہمیشہ مصیبت پر رویا پیٹا کرے وہ تکلیف مالایطاق ہے سچ ہے جو کسی بڑے محب اور تعزیہ دار سے یون کہا جائے کہ مہینا بہر متواتر امام کے غم مین رویا کرے مہینا کسکا دو روز متواتر نہ رودیا جاوے۔

اقول مراتب محبت و عرفان و اخلاص و ایقان بحسب اختلاف طبائع بنی نوع انسان مختلف اور متفاوت ہوتے ہین بدین وجہ لوگ بہی مختلف طور روتے ہین حضرت یعقوب مہینا کیسا برسون روئے تا اینکہ روتے روتے آنکہین سفید ہوگئین حضرت خاتون جنت کو بعد انتقال آن حضرت کسینے ہنستے نہ دیکہا استغفر اللہ ہنسنا کیسا اسقدر روئین کہ اہل محلہ تنگ آگئے حضرت امیر نے بیت الحزن بنایا آخر کو روتے ہی روتے پدر بزرگوار سے جاملین دنیا سے انتقال فرمایا بیمار کربلا بعد واقعہ شہادت حضرت سید الشہدا چالیس برس تک اسقدر جوش و خروش سے روئے کہ رخسار ہاے مبارک گہل گئے ہمکو یہ اخلاص و عرفان جو پیغمبران اور اہلبیت کو حاصل تہا کہان نصیب جو ہم آن حضرات کے برابر ہوسکین اور اس حد تک روسکین مگر بتقاضائے عقیدت و محبت بقدر طاقت بشری

ہم بہی روتے رولاتے ہین خدا ہمکو توفیق زیادہ عطا فرمائے اور بجز اپنے خوف
اور مصیبت اہلبیت کے اور کسی غم دنیا مین نہ رولائے دیکہیے سچی محبت ایسی ہوتی
ہے کہ مصیبت امام پر رونے رولانے کی نسبت آپکے مونہہ سے بہی کسی بڑے
محب اور تعزیہ دار ہی کا نام نکلا اور کسی کا نہ نکلا۔

قال قال اللہ تعالی ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا
بل احیاء عند ربھم یرزقون ت اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی
راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین فرحین
بما اتٰھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من
خلفھم الاخوف علیھم ولاھم یحزنون خوشی کرتے ہین اسپر جو دیا
اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابہی نہین
پہونچے انمین پیچہے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انکو نہ غم ف اس آیہ سے معلوم
ہوا کہ شہید لوگ کہاتے پیتے خوشیان کرتے ہین ہرگز انکو غم اور رنج نہین
اور اسیطرح سمجہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بہی نہایت خوش اور
بے غم ہونگے کیونکہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ہین۔

اقول پہر کیا آپکی خوشی اسمین تہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے
جیسی مصیبتین دنیا مین اوٹہائین اپنے رب کے پاس بہی ویسی مصیبتین اوٹہاتے
نہ خوشیان کرتے نہ کچہہ کہاتے پیتے۔

قال الغرض قطع نظر اور باتون سے اب ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا آپکے حال کے
بہی خلاف ہے اور اونکی ضد کہ وے خوش اور بے غم ہین اور تم اونکے لئے ماتم کرتے ہو

اقول حضرت خاتم انبیا جنپر قرآن نازل ہوا اور آپ معانی آیات اور کلام
خدا کے دقائق و نکات سے ایسے واقف اور عالم تہے کہ خدا نے اونکی شان مین

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی فرمایا اسپر بہی حضرت امام
حسین اور حضرت امیر حمزہ کا جو اوس زمانہ مین سید الشہدا تہے اور اونکا کہانا
پینا خوشی کرنا تو سب شہیدون سے بڑہکر ہوگا کسقدر غم کیا اونکی مصیبت مین
مرثیہ پڑہا بیتاب ہوکر روئے حالت غم کی زنان انصار کے حقمین جو امیر حمزہ کو
روتی آئین تہین دعای خیر کی آپکی طرح اونکے حال کے خلاف اور ضد ہونیکا
حضرت پیغمبر کو ہرگز خیال نہ آیا اگر بالفرض آن حضرت کو سہو ہوا تو حضرت
جبرئیل بلکہ خود خداوند جلیل نے بہی تنبیہ نفرمایا کہ وے خوشیان کرتے تہین
تم اونکے حال کے خلاف اور اونکی ضد مین غم کرتے ہو مرثیہ گاتے ہو کیون
ایسی بہول چوک سے اپنی کہری رسالت مین بٹہ لگاتے ہو الغرض جو باریکیان
پیغمبر کو عمر بہر قرآن سے نہ معلوم ہوئین تہین وہ بارہ سو برس کے بعد اس
تیرہ صدی مین آپکو خوب سوجہین کہ جسمین حضرت پیغمبر تک الزام سے نہ بچے
ہمارا کیا حسنات ہذا شئی عجاب۔

قال اور ایسے وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کرکے رونا ویسی بات ہے جیسی کوئی
کسیکا دوست چوتہی تاریخ رجب کی کچہہ بیمار ہوا ہو یا ایذا پائے ہو اور بعد
تہوڑے عرصہ اوسکو غسل صحت حاصل ہوا اور سب طرحسے نعمتین کہانے
پینے لگے اور کوئی درد وغم باقی نہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو
پہر رجب کی چوتہی تاریخ آوے کوئی اگلی بیماری اور درد کو یاد کرکے ماتم کرنے
لگے ہر چند لوگ اوسکو سمجہادین کہ اب آپ اچہے اور خوش ہین اور کسیطرحکا
درد وغم نہین وہ شخص سمجہائے نہ سمجہے اور کہے کہ اچہا اور بے غم ہین تو کیا ہوا اون
اور تاریخ تو وہی ہے بہلا ایسے شخص کو کیا کہوگے آخر یہی کہوگے کہ یہ شخص
یا دشمن یا سودائی جو خوشی کے وقت واہی تباہی باتین کرتا ہے یہہ مخالف کا

کا کام موافق سے ہرگز ایسا نہوگا۔

اقول ہم کہانتک ہندی کی چندی کرین ایک بات کو کتنے مرتبہ سمجہاوین اس مقام مین فقط وہی ابن عباس کا حال یاد دلایا جاتا ہے جو جمعرات کا دن یاد کرکے رویا کرتے تہے اور وہی اگلی مصیبت اور پنجشنبہ کا دن یاد کرکے جان کہو یا کرتے تہے اور اسمین کچہہ شک نہین کہ کسی روز معین یا تاریخ معین کو یاد کرکے رونا رولانا تجدد حزن وملال ہے چنانچہ کلام صاحب مرقات شارح مشکوۃ اسی روایت ابن عباس مین اسپر دال ہے حیث قال ویحتمل ان یکون لتذکر وفاته وفقدان حیوته صلعم یتجدد الحزن علیه یعنے احتمال ہے کہ یاد کرنا ابن عباس کا روز پنجشنبہ کو واسطے تذکرہ وفات وفقدان حیات آن حضرت صلعم کے ہوا ور تجدد حزن واندوہ کے ساتہہ انتہی بہلا اب تم ابن عباس ایسے شخص بزرگ کو کیا کہوگے کیا یہی کہوگے کہ یہہ شخص یا دشمن ہے یا معاذ اللہ سودائی کہ حضرت پیغمبر تو خوشی وچین مین رہین اور یہہ شخص خوشی کے وقت واہی تواہی باتین کرتا ہے یا یوم الخمیس کہہ کہکر غل مچاتا ہے یہہ مخالف کا کام ہے موافق سے ہرگز ایسا نہوگا۔

قال اور جب حادثہ ہوکر گذر گیا اور مقدمہ برعکس ہوا کہ دشمن پکڑے گئے اور دوست سرفراز ہوئے پہر ماتم اور مرثیہ دشمنون کے نصیب رہے خدا دوستونکو خوش رکہے۔

اقول جب حادثہ ہوا ہی نتہا فقط حادثہ کی خبر سنکر حضرت پیغمبر اپنے حیات مین اور جب یہہ حادثہ ہوکر گذر گیا تو آن حضرت بعد از وفات روئے رولائے دیگر انبیا کے ساتہہ مرثیہ مصیبت پڑہا اور یزید اور لشکر یزید نے خوشی کا جشن کیا فتح کے شادیانے بجائے پس جو اس حادثے مین غم وماتم

کرے مرثیہ پڑھتا ہے امام کا فرمانا لایذکرنی مومن الابکی بجالاوی و حضرت پیغمبر اور امام کا پیرو اور سچا دوست اور یزید پلید کا پکا دشمن اور جو یہہ خیال کرے کہ حادثہ گذر گیا خوشی مناوی وہ یزید پلید کا پیرو اور اوسکا سچا دوست اور حضرت پیغمبر اور امام کا پکا دشمن ہے اب سمجھے یا نہین بلکہ دینکو ولی دیجیے

قال سے دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیے ✤ اوسکو جو غم ہوے تو جان دیجیے

اقول سے عالم ارواح مین روئے نبی ✤ شاہ کے غم مین یہہ سمجھ لیجیے ساتھہ دیا ہمنے بہی یہہ سونچکر ✤ اونکو جو غم ہوئے تو جان دیجیے ✤ خوش تہا یزید آپ بہی کیون خوش نہون ✤ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیے

قال قال اللہ تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا الیما اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکے تو اوسکی سزا دوزخ ہے اوسمین پڑا رہے اور اللہ نے اوسپر غضب کیا اور اوسکو لعنت کی اور اوسکے واسطے تیار کیا ہے عذاب سخت ف یہانسے بوجہا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام قتل مین راضی اور شریک تہی اللہ کے غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگے اور اونکی روحین نہایت رنج اور ماتم مین گرفتار ہونگی اور اونکو سوائے غم خوشی کا نشان نہوگا۔

اقول یہہ اوسکا بدلا ہے جو دنیا مین حضرت امام اور اہلبیت کرام کو طرح طرحکے غم والم مین مبتلا کرکے خوش ہوتے تہے سے پنداشت ستمگر کہ جفا برمن کرد ✤ بر گردن او بماند و برما بگذشت۔

قال غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکے ساتہیون کا دوستدار اور غمخوار ہو اور اونکو غم اور مصیبت مین نہ دیکہہ سکے تو وہ ماتمداری مین یزید کی موافقت کرے

اقول ہمتو حضرت پیغمبر اور اونکے ساتھیون کے دوستدار اور غمخوار
ہین اور حضرت امام کی مصیبت سے اونکو غم اور مصیبت مین
حضرت ام سلمہ اور ابن عباس وغیرہ ہمارے سنکر اس ماتم داری مین حضرت
پیغمبر کی موافقت کرتے ہین پس یہہ کلمہ بروز قیامت آپ حضرت پیغمبر ہی سے
کہیئے گا اور وہی اسکا جواب دینگے ہم اگر یزید پلید اور اوسکے ساتھیو کو
اپنی آنکھہ سے غم والم بیحساب اور لعنت وعذاب مین مبتلا دیکھتے تو بھی حضرت
امام کا غم ہمارے دلسے کم ہنوتا اس لیئے کہ ہمارے پیغمبر کو بعلم الیقین یزید
اور اوسکے ساتھیون کا عذاب معلوم تہا مگر اونکو دلسے ہمارے امام کا
غم کم ہنوا۔

قال بخلاف وقت وقوع واقعہ کے کہ دشمن خوش موجود تہے اور اہلبیت
درد و رنج ومصیبت تازہ مین پہنسے تہے اوسوقت غمناک ہونا مقتضائے
محبت وبشریت ہے۔

اقول حضرت پیغمبر نے تو قبل از وقوع واقعہ فقط خبر شہادت امام حضرت
جبرئیل سے سنکر رنج وغم کیا آپکی طرح اوسوقت خاص کو نہین لیا پس یہہ تخصیص
بیکار اور غرض عمدہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین اسکا اعلان اور اشتہار اور
تا قیام قیامت اس حزن وبکا کا استمرار ہے جیسا کہ کتب فریقین مین آیا
اور شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ علمای ثقات نے فرمایا ہے پس تجدد حزن
وبکا ہر وقت مین ضروری ہے مگر آپ حضرت پیغمبر ہی سے ضد اور خلاف
کرتے ہین اسمین مجبوری ہے۔

قال قال اللہ تعالی قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین
ت اللہ تعالے فرماتا ہے تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہوجاؤ ابراہیم کی

ملت سے کے جو ایک طرف کا تہا اور نتہا شریک کرنیوالو نمین فا اس آیت سے اور دیگر آیتون سے ثابت ہے کہ ہمارے دین میں ملت ابراہیم کی تابعداری فرض ہے اور حضرت ابراہیم کی ملت مین بہت چیزین ہین اونمین سے یہہ بھی ہے کہ مورتون کا مٹانا اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع اور فزع اور شیون اور نوحے سے دور رہنا سو تعزیہ داری مین سب باتین اسکے برعکس ہین یہہ باتین عین موت کے وقت بجا ہیئے یہہ جائے سینکڑون برسون کے بعد ہر سال کرنا۔

اقول حضرت رسول خدا صلعم جو دین حنیف اور ملت ابراہیم پر مبعوث ہوئے جب وہی امام کے غم مین اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین رونے رولانے اور بکا کو رحمت فرماتے تہے تو معلوم ہوا کہ یہہ منافی صبر نہین ہے اور اسکے تو آپ بہی قائل ہو چکے ہین مگر شاید بہول گئے اور وہ مورتین جو حضرت ابراہیم نے مٹائین جاندار کی صورتین تہین سو تعزیہ داری مین سب باتین اسکے برعکس ہین نہ اسمین کسی جاندار کی تصویر بنتی ہے نکوئی صبر کے خلاف بات کیجاتی ہے اور ہر سال کرنیمین وہ تجدد تصور ہے جو اکابر علما کے قول سے ہم اوپر لکہہ آئے ہین اگر خوبی حافظے سے سہو ہو گیا ہو یا عبارت عربی سر الشہادتین سمجہہ مین نہ آئی ہو تو شاہ سلامت اللہ صاحب کا ترجمہ فارسی سنیئے تا حاضر و غائب برین سانحہ ہوش ربا مطلع شود و ہر کس از دور و نزدیک و ترک و تاجیک بر چنین واقعہ غم افزا خبردار گردد بلکہ مقصود اصلی و غرض حقیقی ازین ہمہ باقی ماندن غم و الم دائم و تذکر و یادگاری فجائع الم اندوز و سوانح غم فرسود درین امت تا قیام قیامت است انتہی۔

قال دوسری آیت مین خدا فرماتا ہے ومن یرغب عن ملة ابراہیم

الا من سفہ نفسہ ت اور کون پسند نہ کرے ملت ابراہیم کو مگر بیوقوف ہوا اپنے جی سے۔

اقول اس سے بڑھکر بیوقوف وہ ہے جو حضرت پیغمبر کے طریقہ کو حضرت ابراہیم کے طریقہ سے مخالف سمجھے۔

قال اور صحیح بخاری اور مسلم مین یہہ حدیث ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین جو اوسمین نہو وہ مردود ہے۔

اقول اس حدیث مین وہی احداث مراد ہے جسکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور وہ احداث بدعت محرمہ ہے چنانچہ قبل اسکے مذکور ہو چکا۔

قال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کے دین کے کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہے اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کرے کہ جسکی اصل ہی دین مین ثابت نہو اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام میں ٹھہراوے تو وہ چیز مردود ہے۔

اقول اور جو اوس نئی بات کی اصل دین سے ثابت ہو تو وہ اس حدیث سے مستثنیٰ اور مقبول ہے چونکہ آپکی عادت بہولنے کی ہے لہذا جتائے دیتے ہین کہ اسکو یاد رکہئے گا۔

قال اب تعزیہ مین دیکھو سو یہی بات موجود ہے۔

اقول لاحول ولا قوۃ اتنا جتایا مگر پہر بہولے صاحب تعزیہ بنانیکی اباحت اصل دین سے ثابت ہے چنانچہ قبل اسکے نہایت تفصیل و توضیح سے بیان ہو چکا پہر تعزیہ مین کہان یہہ بات موجود ہے خود آپ ہی کا یہہ قول مردود ہے۔

قال اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہے۔

اقول ہان ہے مگر نئی بات دین مین مطلقاً منع اور بدعت محرمہ مہین ہے چنانچہ اسکی تنقیح مقدمہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔

قال کسی پیغمبر یا امام کے شہید ہونے یا مرنے سی شرع مین تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھہ سوا اسکے بنانا نہین آیا۔

اقول اگر کسی پیغمبر و امام کے واسطے کچھہ بنانا نہین آیا تو حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے واسطے اور حضرت علی نے حضرت خاتون جنت کیواسطے بیت الحزن کیون بنایا۔

قال اور جو باتین تعزیہ کے لیئے مقرر ہین وہ باتین انکی سچی قبرون پر بھی درست نہین چہ جائے جہوٹی تربتون پر۔

اقول جب حضرت پیغمبر کی اصلی قبر شریف آپکے پیر عبدالوہاب کے زعم فاسد مین صنم اکبر ہے تو حضرت امام کی نقلی قبر کو جہوٹی سچی کہنا کیا بات ہے باقی جسطرح انکے اصلی مزارون پر فاتحہ درود پڑہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے ویسی انکی نقلون کے ساتہہ بہی علمای امت اور حامیان ملت کرتے آئے ہین کما مر فتذکر۔

قال دوسرے یہہ کہ تعزیہ بنانا دین کے کام مین گنتے ہین اور اوسکے بنانے والون کو ثواب اور تعریف ٹہراتے ہین اور جو اوسکو برا جانکر نکرے تو اوسکو امام کا دشمن بناتے ہین اور طعن و ملامت کرتے ہین اور ایسا طعن و ملامت سوائے پیغمبر خدا کی بتائے کسی کام مین اپنی طرف سی کرنا درست نہین۔

اقول اصل اس تعزیہ کی شرع مین دین مین حدیث مین قرآن مبین مین سب مین ثابت ہے چنانچہ اسکے شواہد قبل اسکے بہت سے مذکور ہو چکے اب صاحب

غایۃ المرام کا ایک قول مختصر یہاں بھی سُن لیجئے فرماتے ہیں اور جو لوگ کہ اسکو (تعزیہ کو) بدعت سیئہ کہتے ہیں وہ لوگ واقف اصل دین اپنے سے نہیں ہیں اسواسطے کہ اصل اشیا میں اباحت ہے جبتک کہ کوئی دلیل قطعی مانع اوسکی نہوئے انتہی اب بتلائیے کونسی دلیل قطعی مانع اباحت ہی جو تعزیہ بنانا موروث قباحت ہے اور جن چیزونکی اباحت اصل شرع سے ثابت ہے ایسی چیزون کا منع قرآن میں حدیثو نمین کہیں نہیں آیا ہے۔

قال غرض جب معلوم کرچکے کہ تعزیہ میں یہہ باتین جمع ہیں تو رسولخدا کے حکم ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے۔

اقول غرض جب معلوم کرچکے کہ جس چیز کے بنانے میں رجحان شرعی اور اصل شرع کا لگاؤ ہو وہ بموجب حدیث کا لشئی مطلق حتے یرد فیہ النھی مباح ہے اور تعزیہ میں یہہ باتین جمع ہیں تو حضرت رسول خدا کے حکم سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مباح و محمود ہے اور اوسکا منع کرنا مردود ہے۔

قال اور یہہ حدیث مشکوۃ شریف میں ہے ومن یعیش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یعنے جو کوئی جیتا رہا تم میں سے میرے پیچھے سو دیکھے گا بہت اختلاف آدمیون میں پس لازم کرلو تم اپنے اوپر میری اور میرے خلیفون کی سنت جو رشد والے اور راہ پائے ہوئے ہیں۔

اقول یہہ وہی اختلاف ہے جو آپ لوگون وہابیون نے امت میں ڈال رکھا ہے کہ ہر امر مباح کو بدعت کہے جاتے ہو حالانکہ مصیبت میں رونا رولانا سنت پیغمبر و خلفائے راشدین و صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور تعزیہ بنانا مبلح اور رونے رولانے کا۔ یہی ہے پس اس حدیث کے ذکر کرنے سے آپکا کیا فائدہ اور ہمارا

کیا نقصان ہوا بلکہ امر سلاح میں رخنہ نکالے اور سنت رسول میں اختلاف ڈالنکا اور اعلان ہوا اگر افسوس کسی نے اس حدیث کے فرمانے وقت آنحضرت صلعم سے یہہ نہ پوچھہ لیا کہ کون کون بزرگوار آپکے خلفاے راشدین ہونگے ورنہ یہہ خلافت کا یہی اختلاف جاتا رہتا اور ہر فرقہ فرقہ واحد کیطرح متحد اللفظ اونہیں شخصوں معینہ کو خلفاے راشدین پیغمبر کہتا۔

قال وعضوا علیہا بالنواجذ اور مضبوط پکڑلو اس سنت کو دانتوں سے وایاکم ومحدثات الامور اور بچائے رکھو آپکو نئے کاموں سے فان کل محدث بدعۃ جو بات دین میں ٹہرائی گئی سو بدعت ہے وکل بدعۃ ضلالۃ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے۔

اقول یہاں بہی وہی محدثات مراد ہیں جنکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور بطور تشریع کیے جائیں پس ہر ایسا محدث بدعت محرمہ ہے اور ہر بدعت محرمہ بیشک گمراہی ہے۔

قال ف مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالے اور نہ اور کی ایجاد پر عمل کرے۔

اقول اگر مطلق نئی بات نکالنا منع ہوتا تو قرآن کا جمع کروانا لکہوانا اور سکا اعراب کرنا سور و آیات کا ترتیب دینا جو حضرات خلفا اور صحابہ کیوقت میں ہوا یہہ سب سنت خلفا میں نہ گنا جاتا بلکہ بدعت محرمہ کہلاتا پس یوں کہنا چاہیے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی ایسی بات نہ نکالے جسکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور محض بطور تشریع کے ہو اور نہ اور کی ایسی ایجاد پر عمل کرے۔

قال اور تعزیہ بنانا بیشک بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے پیچھے اہل بدعت نے

ایجاد کیا ہے او رپیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔
اقول اگر تعزیہ بنانا اہل بدعت سے ایجاد کیا ہوتا تو کبھی اہل سنت اوسکی مباح ہونے اور بنانیکا فتوی نہ دیتے اور نہ اوسکی تعظیم کرتے اور نہ اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر فاتحہ اور درود پڑھتے مذہب جدید وہابی البتہ بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے بعد عبدالوہاب بدعتی نے ایجاد کیا ہے اور حضرت پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔
قال اب اہل سنت کو چاہیے کہ ایسے کاموں مین اپنے نام کا پاس کرین بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت ہوکر اہل بدعت کے کام کرو برائے خدا اپنی ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے
اقول اب اہل سنت کو چاہیے کہ ایسے وہابیون کو اہل سنت بننے سے روکین اپنے نام کا پاس کرین یا اونکو سمجھائین اور اسطرح راہ پر لائین کہ بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت بنو اور اہل بدعت کی پیر عبدالوہاب کی غلامی کرکے اہل سنت کی بدنامی کرو برائے خدا ہماری ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور اوس بدعتی کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے۔
قال اور حضرت نے فرمایا ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعت والے کی بس وہ مدد کرتا ہے اسلام کے ویران کرنے مین۔

اقول اس حدیث مین بہی وہی بدعت سیئہ مراد ہی نہ بدعت حسنہ چنانچہ کتاب غایۃ المرام مین حافظ ابو محمد عبد الرحمن سے منقول ہے فالبدعۃ الحسنۃ متفق علے جواز فعلہا والاستحباب بہا یعنے بدعت حسنہ کے کرنے اور اوسکے جائز اور مستحب ہونے پر سب مسلمانونکا اتفاق ہے۔

قال ف اب ذرا عقل صحیح سے سمجھو کہ حب اہل بدعت کی عزت کرنیمین یہہ خرابی لازم ہو تو پہر جو شخص خود بدعتی ہو اوسکا کیا حال ہوگا۔

اقول وہی حال ہوگا جو آپکا ہوا سے درخانہ اگر کس است یکحرف بس است

قال اور علمانے لکہا ہے کہ بدعت کا رتبہ فسق سے ہی زیادہ بدتر ہے کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہے اور توبہ اوس سے واجب سمجہتا ہے بخلاف اہل بدعت سکے کہ بدعت کو اپنے اعتقاد اور گمان مین نیک جانتا ہے اور اوسپر اصرار کرتا ہے اسمین توبہ کا کیا دخل۔

اقول علمائے اسلام نے جو ایک قسم خاص کو بدعت محرمہ لکہا ہے وہ بدعت البتہ فسق سے ہی بدتر ہے اور ایسا ہی بدعتی بد کو نیک بلکہ ہر نیک و بد کو ایکسا سمجہتا ہے پہر اسمین واقعی توبہ کا کیا دخل۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتے ہو یا بہلا۔

اقول یہہ سوال ہی مہمل ہے جو بوڑہا ہوکر بچونکی ایسی باتین کرے اوسکا کیا جواب ہے۔

قال اگر برا جانتے ہو تو بے پوچہے چہوڑ دو۔

اقول ایسے تو دنیا مین ایک آپ ہی دکہائی دیتے ہین کہ نعمت البدعۃ کو بئست البدعۃ کہے جاتے ہین اور پہر اوسیکو کئے جاتے ہین اور کوئی ایسا نہین کہ کسی چیز کو برا جانے اور پہر اوسکو ثواب سمجہکر کرے۔

قال اور جو نیک جانتے ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔

اقول ہزار مرتبہ کہہ چکے کہ تعزیہ بدعت محرمہ نہین بدعت محرمہ کو جو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ تو ضرور اسلام سے خارج ہے مگر جو امر مباح کو بدعت ٹھرائے اور شعائر امام کو مٹائے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے مسلمانونکو کہنا نہ مانے اوسنے کیا اسلام کا قبالہ لکھوا لیا ہے۔

قال چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے عن حذیفہ قال قال رسول اللہ صلعم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین یہہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکہی ہے یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت والے کا روزہ نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور وہ خارج ہوتا ہے اسلام سے جیسے خارج ہوتا ہے بال گوندہے آٹے سے۔

اقول یہہ وہی بدعت محرمہ منہی عنہا ہے جو ضلالت اور گمراہی ہی جسکا کرنیوالا خارج از اسلام اور واہی ہے۔

قال ف اب ذرا خدا سے ڈرو اور بدعت نکرو کہ اس سے زیادہ کیا بدبختی ہے بدعت کے کرنے مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم۔

اقول خدا سے تو ہم ہر حال مین ڈرتے ہین مگر بدعت محرمہ نہین کرتے ہین اب تم خدا سے ڈرو اور امور حسنہ کو بدعت سیئہ سے جا ملو نہین اپنا وقار بڑہانے اور نفع پانے کے لیئے تعبیر نکرو کہ دین و دنیا دونون کا نقصان ہے نفع موہوم ضرر جازم محنت برباد گناہ لازم۔

قال اور تفسیر دُر منثور کہ تصنیف علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے اوسمین یہہ

حدیث ہے من زار قبرا بلا مقبور فہو ملعون یعنے جسنے زیارت
کی ایسے قبر کی جسمین کوئی گڑا ہنو پس وہ شخص ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت
ہے طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد
الصنم یعنی جسنے زیارت کی خالی قبر کی عبادت کی بت کی —

اقول اسکا جواب مولوی عبدالواحدخان صاحب نبیرہ مولوی عبدالعلی صاحب
مدراسی نے اپنی بعض تصانیف مین یہہ دیا ہے و بعضے مردم این عصر
کہ بسند حدیث من زار قبرا بلا میت او بلا مقبور فقد اثم و کفر تعزیہ
شریف را بر آن منطبق کردہ امتناع آن می کند غیر معقول اولا حدیث مذکور در
صحاح بہم در دیگر کتب حدیث معتبرہ مذکور نیست و راوی این حدیث مجہول و نامعلوم
و الفاظ حدیث مختلف ہیچو حدیث از قرآن اعتبار ساقط است و بالفرض اگر
حدیث مذکور صحیح بودہ باشد از جملہ احاد است و تواتر و اجماع است بر حصر از
خبر احاد حسب قاعدہ اصول نمی شود و سوای ازین تعزیہ امام علیہ السلام قبر
جعلی نیست اینسے کسی نمی گوید کہ جسم شریف حضرت امام حسین علیہ السلام درین
قبر تعزیہ دفن است و در کربلا جسم آن حضرت دفن نیست کہ آن قبر جعلی باشد
بلکہ نقل قبر است و آن جائز است بموجب حدیث نبوی صلعم چنانچہ مذکور
خواہد شد انتہی

قال یعنے حقیقت بت پرستی کی یہہ ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجای
اصل کے اوسکی عزت اور تعظیم کیجیے ویسا ہی خالی قبر کا زیارت کرنیوالا
بھی ہوا کہ نقل کو اصل کی جگہہ بوجا اور تعزیہ مین بھی خالی قبر بناتے ہین
کوئی شخص اوسمین دفن نہین ہے —

اقول یہہ نقل بنانیوالے اور اوسکی تعظیم کرنیوالے پر طعن نہوی بلکہ اصل

حکم دینے والے یعنے حضرت پیغمبر پر ہوئی جنہوں نے خطوط قبر والدین کی تقبیل اور تعظیم کا مثل اصل قبور حکم فرمایا پس یہہ خالی قبر کا زیارت کرنیوالا اپنے دل سے نقل کو اصل کی جگہہ نہین سمجھا بلکہ پیغمبر کے حکم کو بجالایا پس جو تابع حکم رسول کریم ہین اونکے نزدیک تعزیہ شریف اور اوسکی خالی قبر بھی اسیطرح لائق تعظیم ہین اب اگر آپکے زعم ناقص ہین حقیقت بت پرستی کی یہی ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجاے اصل کے اوسکی حرمت اور تعظیم کرے تو خدا کی پناہ ہملوگونکا کیا ذکر خود حضرت پیغمبر ہی بت پرستی کا حکم دینے لگے اور بیباکانہ امت کا اتنا بڑا سخت الزام اپنے اوپر لینے لگے ٭ معاذ اللہ پیغمبر حکم دیوین بت پرستی کا ٭ چوکفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

قال غرض یہہ تعزیہ قابل زیارت کے نہین ہین بلکہ لائق غارت کے ہین کیونکہ محض لکڑیان اوکہپاچین ہین۔

اقول اللہ اکبر آپکی اس گستاخی اور شرارت واطلاق لفظ غارت پر ہمکو بےاختیار اسوقت وہ بلوہ یاد آگیا جو بعد شہادت امام مظلوم اہلبیت عصمت و طہارت پر ہوا ٭ خیمہ مین جب دہنسے وہ لعین چہاتیان تنے ٭ بیٹی چہپی تہی مان کے ماں بیٹی سے کنے ٭ کیا ہوئے اون غریبون سے جنپر یہہ آبنے ٭ جنرا ہنکے دین خدا و پیمبر کے واسطے۔ سچ ہے جب آپکے پیشوای معلوم اور شامیان شوم کے نزدیک اہلبیت عصمت و طہارت لائق غارت کے تہے تو آپکے نزدیک تعزیہ لائق غارت کیون نہونگا اب یزید کی جگہہ آپ اور اہلبیت کی جگہہ اونکی یہہ نشانیان باقی ہین پس بتقلید یزید انکو غارت کیجیئے اور اس غارت کا صلہ بروز قیامت یزید سے خاطر خواہ لیجیئے بلکہ اگر تعزیون کی طرح بدلیل علیل محض لکڑیان اور کہپاچین ہوتے کی منبر رسول و در و باب و ستونہاے مسجد

اور میزاب حرم اور دولاب چاہ زمزم وغیرہ کوبہی مدغار تگری مین لائیگا تو بہی اوسی سرکار سے زیادہ جائزہ و انعام پائیگا۔

قال اور اس مقام مین فاتحہ و درود پڑہنا نہایت بے ادبی ہے جسطرح پاخانے مین قرآن کی تلاوت کرتے کہ محل نجاست ظاہری ہی اسی طرح یہہ مقام محل نجاست باطنی ہے اسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چہ جائے قرآن اور درود پڑہنا۔

اقول اب تعفن اخلاط عصبیت و مادہ فاسدہ وہابیت کی یہہ نوبت پہونچی کہ فضلہ باطنی اوبلنے لگا قلب ماہیت ہوکر پاخانہ موںہہ سے نکلنے لگا اگر باطن صاف اور ظاہر مین کچہہ انصاف ہوتا تو کبہی یہہ بے ادبی کا کلمہ زبان پر نہ آتا بلکہ بمقتضائے حمیت اسلام اس مقام پاک مین علمائے کرام کے بادب ایستادہ ہوکر فاتحہ و درود پڑہنے کا خیال کیا جاتا جو اسر تعظیم تعزیہ و فاتحہ و درود کو تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام جانتے ہہے اور اسکا ادب امام کا ادب مانتے تہے چنانچہ قبل اسکے کتاب ازالۃ الاوہام مولوی عبد الواحد خان صاحب مندراسی سے ہم یہہ پوری کیفیت بتفصیل اسمائے علمائے فرنگی محل لکہنو و کلکتہ و مدراس وغیرہ لکہہ آئے ہین بس حسب افادۂ علمائے موصوفین جسطرح تعظیم و فاتحہ تعزیہ شریف تعظیم و فاتحہ امام ہدی ہے ویسی ہی اہانت اوسکی اہانت حضرت سید الشہدا ہے اب غور کرنا چاہئے کہ اس نجاست باطنی و ظاہری کا اثر کہانتک پہونچتا ہے بیشک ہمارے امام اپنے جد امجد حضرت رسولخدا کے ورثہ دار ہین چنانچہ کتاب روضۃ الاحباب مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے حضرت پیغمبر کو کبہی قریش کے حقمین دعائے بد کرتے نہین دیکہا مگر ایکروز

کہ آپ خانہ کعبہ مین نماز پڑہتے تہے اور ابو جہل مجمع قریش مین بیٹہا تہا اور اوسکے
متصل ایک اونٹ نحر کیا گیا تہا اور اوسکا مشیمہ وہان پڑا تہا ابو جہل نے کہا
کون ہے جو مشیمہ خون اور لید بہرے ہوے کو اوٹہا لاوے اور جب محمد سجدہ مین جاوین
تو اونکے دونون شانون کے بیچ مین رکہدے عقبہ بن معیط ملعون نے وہ مشیمہ
جرک آلودہ اوٹہا لیا جب حضرت سجدہ مین گئے تو اوس بیحیا نے ابین منکبین
آنحضرت صلعم رکہدیا آپنے سجدہ مین توقف فرمایا کفار اسقدر قہقہہ مارکر
ہنسے کہ قریب تہا کہ ایک دوسرے پر گر پڑین اوسوقت آپنے اونکے حق مین
بد دعا کی انتہی پس جسطرح اوس ابو جہل نے آنحضرت پر نجاست ڈلوائی
ویسے ہی ہمارے ابو جہل نے نجاست ظاہری و باطنی کی تعزیہ پر نہین بلکہ باعتبار
انتساب الی الاصل حضرت امام پر تہمت لگائی اب امام تو دنیا مین بحیات
دنیوی موجود نہین جو اپنے جد امجد کیطرح بد دعا کرین مگر ہم خدا سے دعا
کرتے ہین کہ الہی روز قیامت ان بے ادبی کرنیوالون کے گریبان اور ہمارے
ہاتہہ ہون اور یہہ ہمارے رشتہ کے چچا اوسر و زاوسی رشتہ کے چچا کے
ساتہہ اور ہم رشتہ کے بہتیجے اونہین رشتہ کے بہتیجے کے ساتہہ ہون آمین
قال اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے انا بریٔ ممن خلق وصلق و
خرق حدیث مشکوۃ مین ہے یعنے رسول خدا نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس
شخص سے جو سر کے بال نوچے مصیبت مین اور آواز سے چلا کر روئے اور گریبان
پہاڑے ف چہاتی کوٹنا اور سر پیٹنا اور نوحہ کرنا اور جو کام ایسا ہے مطلق
حرام ہے موتکے وقت ہو یا بعد اوسکے کسیکے واسطے درست نہین پیغمبر ہو
یا پیغمبر امام ہو یا شہید۔
اقول چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا تو اسمین ذکر نہین علاوہ برین ماسبق

مین اسکا جواب ہوچکا اور آن حضرت صلعم کا حضرت امیر حمزہ پر آواز سے چلا کر رونا بہی مذکور ہوچکا ہے پہر اوسی کی تجدید و تائید مستدرک حاکم کے ان فقرات سے کریجئے فسار رسول اللہ صلعم نحوہ فلما رای حثبتہ بکی فلما رای ما مثل بہ شہق یعنے پس حضرت رسول خدا صلعم نعش حضرت امیر حمزہ کیطرف چلے جب اونکی نعش کو دیکہا روئے اور جب دیکہا کہ اونکو مثلہ کرڈالا ہے چیخین مارکر رونے لگے۔

قال اور اس محرم کے ماتمداری کی بنیاد نکالی ہوئی ہے مختار ثقفی کی کہ وہ مرد نافرجام امام کے نام سے لوگون کو اپنے دام مین لاکر چاہتا تہا کہ سلطنت حاصل کرے اور حقیقت مین اوسکو امام سے کچہہ کام نتہا کسواسطے کہ وہ بڑحیا درپردہ آپہ نبوت کا دعوی کرتا تہا کہتا تہا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین

اقول مختار حبرا پر یہ غیظ و غضب آپکا فقط اسوجہ سے ہے کہ اوس بہادر نے یزیدیون کے مجمع کو درہم و برہم اور ڈہونڈکر قاتلان امام مظلوم کو واصل جہنم کیا بڑا کفر توڑا کسی ناصبی و شامی کو زندہ نچہوڑا اس غصہ مین آپسے اور تو کچہہ بن نہ آئی اوس بیچارے پر دعوی نبوت کی تہمت لگائی پہر اس دعوے پر یہ سند لاتے ہین کہ کہتا تہا میرے پاس جبرئیل آتے ہین حالانکہ وہ اپنی عقل و فراست سے جو بات کہتے تہے اکثر اوسکا ظہور ضرور ہوتا تہا بوجہ بعضے جہلا کو نزول وحی کا اوپر گمان ہوتا تہا چنانچہ روضۃ الصفا مین مذکور ہے۔ وجمعی از جہلائے آن دیار صدق قول مختار را مشاہدہ کردہ گمان بردند کہ بر وی وحی نازل می شود وشعبے بایشان گفت کہ ازین عقیدہ رجوع کنید کہ امثال این حکایات ناشی از فراست مومن می باشد چنانچہ رسول اللہ فرمود کہ فراسۃ المومن لا یخطی انتہی اور صاحب نزہہ نے مرزبانی سے

نقل کیا ہے کہ مختار را غلامی بود کہ جبرئیل نام داشت در محاورات خود میگفت کہ جبرئیل بمن چنین پیغام گفت بمن با جبرئیل چنین گفتم بمردم جہال منظنہ غلاف واقع می شد - اور شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ میں فرماتے ہین کہ در اصلاح برخی از اغلاط لفظ جبرئیل بر واقعہ نویس اطلاق می کنند ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ولا فی التسمیۃ بھذا الاسم انتہی پس حسب تصریح شیعے جو اکابر علماء ہین مختار ایک مرد مومن تہا جسکو آپنے بسبب قتل اور استیصال قتلہ امام ازراہ عداوت یحییا مردود و مدعی نبوت نا فرجام بنایا اوسکے غلام کو جہوڑ حضرت جبرئیل کا آپکا حاشیہ چڑہایا پہلے کہا محرم کی ماتمداری کی بنیاد اوسنے ڈالی پہر کہا امام سے کچہہ اوسکو کام نتہا یہہ بات نکالی حالانکہ محرم کے ماتمداری کی بنیا دحقیقت مین خدا و رسول کی ڈالی ہوئی ہے جو قیامت تک نہین ہوٹ سکتی آپتو خود اوپر کہہ آئے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آکر خبر اس واقعہ کربلا کی حضرت کو کردی تہی شاید سہو ہوئی یا حضرت جبرئیل سے وہی مختار والے جبرئیل آپ سمجہے -

قال اور اصل مین یہہ سب رسمین مجوسیونکی ہین کہ وہ اپنے بزرگونکی مصیبت مین ماتمداری اور نوحہ وزاری کرتے ہین -

اقول اپنے عزیز اور بزرگ کی مصیبت مین حضرت رسولخدا روئے حضرت فاطمہ روئین حضرت علی روئے حضرت عائشہ روئین اپنے بہائی کی نعش کا جلنا سنکر تہنی بکری کا کہانا چہوڑ دیا صحابہ نے آن حضرت کی مصیبت مین سخت ماتمداری اور نوحہ وزاری کی آپ اپنے تعصب کی جہالت مین بے تکان ایسا کلمہ مستہجنہ کہہ بیٹہے جس سے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک حد شرعی کے مستحق ہو گیے

قال اور نیلے کپڑے پہنتے ہین -

اقول شریعت اسلام میں سیاہ اور نیلے کپڑے مردونکا پہننا مکروہ ہے عورتون کو وہ بہی نہین فتاوی عالمگیری وغیرہ ملاحظہ ہو اور ماتمداران امام عالی درجات خصوصاً قوم سادات تو نیلے کمتر اور سبز بیشتر پہنتے ہین جو بنا بر تصریح صاحب اسعاف الراغبین افضل الالوان اور مخصوص اہل جنت اور موقف میں ملبوس نبی رحمت ہے

قال اور نصاری کا بہی یہی معمول ہے کہ جب اونکے یہان کوئی مرتا ہے تو سیاہ لباس پہنتے ہین ۔

اقول اگر عمامہ اور موزہ سیاہ ہو تو کچہہ مضائقہ نہین مگر خلفائی عباسیہ کا لباس بہی اکثر سیاہ ہوتا تہا چنانچہ مختصر تاریخ بغداد مین منقول ہے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک روز جبرئیل قبائی سیاہ پہنے اور عمامہ سیاہ باندہے ہوئے میرے پاس آئے مین نے کہا یہہ کیا صورت ہے کہ مین نے کبہی تمکو اس صورت سے آتے نہین دیکہا جبرئیل نے کہا یہہ صورت اون بادشاہونکی ہے کہ جو آپکے چچا عباس کی اولاد مین ہونگے مین نے پوچہا وہ حق پر ہین جبرئیل نے کہا ہان حضرت نے اونکے لیئے دعا کی جبرئیل نے کہا کہ آپکی امت پر ایک زمانہ آویگا کہ خدا اسلام کو اس سواد سے عزت دیگا انتہی اب تو شاید آپکے نزدیک سیاہ کپڑے پہننے مین کچہہ مضائقہ نہو بلکہ اسلام کی عزت سمجہی جائے ۔

قال اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنی کی جسکو چلیپا کہتے ہین وہ بناتے ہین کہ اسکو دیکہہ کر حضرت عیسی کے واقعہ پر غم و رنج کرین گویا انکا یہہ تعزیہ ہے کہ اپنے پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنے کے واسطے یہہ صورت مقرر کی ہے ۔

اقول جب آپ خود یہہ کہتے جاتے ہین کہ وہ چلیپا یعنے حضرت عیسے علی نبینا و آلہ وعلیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنے کی بناتے ہین پہر اونکا یہہ تعزیہ کیونکر

ہوا پہلا تعزیہ مین امام علیہ السلام کی شکل کب بنائی جاتی ہے اور جلیبا کو بناکر اپنے پیغمبر کی مصیبت مین کب روتے رولاتے ہین جو آپ گویا اونکا یہہ تعزیہ بتلاتے ہیں یہ دروغ بیفروغ سے کیا فائدہ۔

قال مسلمانوں کو لازم ہے کہ مشابہت کفار سے آپ کو بچاویں اور اونکے کام آپ نکریں کیونکہ حدیث مین آیا ہے جو جس قوم کی مشابہت پکڑیگا وہ اوسی قوم سے ہے

اقول اور مسلمان کفار کی مشابہت نہ بناویں اور اونکے کام نکریں بلکہ زبردستی کوئی مشابہت کا عیب لگاوے تو اوسکی کیا سزا ہے۔

قال اب اے مسلمانوں تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب تم ایسے کاموں کی مناہی اور تعزیہ کی برائی سب طرح سے دریافت کرچکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے کہ بدعت اور گمراہی سے باز آؤ۔

اقول اب اے مسلمانوں دیندار بہائیو تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب تم ایسے مباح کاموں کی خوبی اور تعزیہ کی بہلائی کتاب وسنت اور اجماع امت سب طرح سے دریافت کرچکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے کہ کسیکی بدعت اور گمراہی اور دہوکا دینے پر نجاؤ اور جہانتک ممکن ہو تعزیہ داریکو بڑہاؤ اور تعزیہ بناؤ

قال اسمین دو فائدہ ہین اول دنیا مین ہر سال ناحق مال خراب اور زیر باری اور قرضداری سے بچوگے دوسری بعد مرنیکے شرع کی مخالفت کے سبب اپنی عاقبت کو تباہ نہ کروگے۔

اقول تعزیہ داری مین کچھہ زیرباری اور قرضداری کی تکلیف نہین دی گئی بقدر امکان جو کچھہ اسمین صرف ہو وہ صرف خیر ہے اصراف نہین اور جب بدلائل شرع موافقت اسمین ثابت کردی گئی تو پہر شرع کے خلاف کہے جانا بالکل ہٹدہرمی ہے انصاف نہین۔

قال اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم یہہ باتین بدعت کی چھوڑ دینگے تو لوگ ہمپر طعن اور تشنیع کرینگے اور برادری کے نادان لوگ لڑینگے۔

اقول واقعی اظہار امر حق مین یگانہ و بیگانہ کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے اور جس بات پر جمہور علمائی امت اور کتاب و سنت کا اتفاق ہو وہ اختیار کرنا چاہیئے آنحضرت صلعم نے آغاز کا اقارب کے ہاتھوں سے کیا کیا صدمہ اوٹھائی لیکن بحکم وانذر عشیرتک الاقربین کبھی اونکی تخویف و ہدایت سے باز نہ آئے اسیطرح ہم بھی اگر برادری کے چند نادان لوگون کے بیجا لڑائی کا خیال کرتے تو آپکے اس رسالہ کا جسمین بظاہر بدعت سے ممانعت اور حقیقت مین سخت بدعت ہے نہ رد لکھتے نہ کچھ قیل و قال کرتے خوردی اور بزرگی کا اعتبار نسب میں نہ دین کی راہ سے انکو نہ بزرگی ابو جہل مین ہے نہ ابو لہب مین ہے افسوس ہے غیر قوم کے لوگ جنکو توفیق الہی ملے وہ امام علیہ السلام پر اپنی جانین فدا کرین اور آپ اولاد حسن حسین کہلا کر شعار حضرت امام کی سعایت اور یزید پلید کی اطاعت و حمایت پر مرین سچ ہے یہ فضل حق جنپر ہین تکیہ تہا ملی اونکو نجات ہد جنکو دانائی کا دعویٰ تہا وہ نادان نکلے ہد ایک حُر ایک پسر ایک غلام ایک بہائی ہد فوج کفار سے یہہ چار مسلمان نکلے

قال بہلا جب خدا اور رسول و امام خلقت کی طعن اور ملامت سے نہ بچے تو تم مسلمان بیچارے خلق کی زبان سے کب بچوگے۔

اقول واللہ سچ ہے آپ ہی اپنے رسالہ مین دیکہیئے کہ خدا اور رسول کسکو چہوڑا اور امام حق پر تو وہ کہلی کہلی طعن و ملامت کی رونے رولانے بے صبری کے طعنے دیئے کس بے ادبی سے اونکے نام لیئے آپ اونکی گت بنائیے جہوٹون کی تہمت لگائیے حالانکہ کوئی کافر ایسا نہ کرتا مسلمان کا تو کیا ذکر مگر ہان ویسے مسلمان جنہون نے باوجود ادعائے اسلام حضرت امام کو شہید کیا۔

قال خدا ور سول کی رضامندی پر نظر رکہنا چاہیے اور ونکی ناخوش ہونے اور ناپسند کرنے سے خوف رکہنا کہ آخر دنیا سے جانا ہے اور اللہ اپنے خالق اور مالک کو مونہہ دیکہانا ہے۔

اقول قال اللہ تعالی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم سوآپ بہی اونہیں لوگون مین ہین کہ اور ونکو نیک بات بتلاوین اور اپنے نفسکو بہلاوین

قال پیغمبر خدانے فرمایا ہے من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شہید یعنے جو کوئی چنگل مارے اور عمل کرے میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اوسکو سو شہیدون کا ثواب ہے ف یعنے شہید اوسے کہتے ہین جو اللہ کی راہ مین زخم اوٹہاوے اور جان سے ملا جاوے اور ایسے زمانہ مین کہ ایک جہان رسومات بدعت مین گرفتار ہو اور سنت بجالانے مین ہر کسی کو عار ہو او سوقت سنت پر عمل کرنا گویا جیتے جی مرنا ہے کہ ایک عالم سے لڑنا اور ہر دم تیر اور تلوار طعن اور ملامت سے آپکو افگار کرنا شہید جسمی ایک بار مرتا ہے اور یہہ شہید روحی ہر دم اولٹی مرتا ہے اسواسطے اللہ تعالے ایسے مجاہد کو ثواب سو شہید کا عطا کرتا ہے۔

اقول اور جو حضرت امام شہید راہ خدا و دیگر شہدای کربلا کی شہادت کو چہپاوے اوںکی شعائر کو مٹاوے تعزیہ بنانے غم والم کرنے رونے رولانے سنت رسول کے بجالانے کو بدعت ٹہراوے سینکڑون طعنے دیکر حضرت امام کا نام ہیچ و پوچ لیکر اونکی شہادت کے بعد بہی اونکی ایذادہی سے نباز آوے کاری زخم بدزبانی کے لگاوے اوسکو کتنے شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملتا ہے اگر انہیں بہتر ہی شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملا تب تو آپکا بڑا نقصان ہوگا یہہ کچہہ نہین صاحب اور بڑہائیے بہلا ہزار شہیدون کے شہید کرنیکا تو ثواب پائیے۔

قال اب سمجھو کہ جب ایک شہید کا اسقدر عظیم ثواب ہے تو سو شہیدون کا کیا حساب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جاگے طعن اور خوف نان

اقول یہہ تو آپ ہی کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جائے طعن اور خوف نان پہر آپ سنت پیغمبر صلعم کے بجالانے یعنے مصیبت امام علیہ السلام پر رونے رولانے سے کیون ہمپر طعن کرتے اور جہگڑا و فساد مچاتے اور نہایت بے ادبی اور گستاخی سے اسکو بدعت ٹھہراتے ہین

قال اور لوگ دنیا کے واسطے کیا کچھہ محنت اور ملامت اوٹھاتے ہین ہمتو تمکو محض خدا کے واسطے بتاتے ہین۔

اقول یہہ دعوی فقط زبانی ہے اور دل مین تو کچھہ اور ہی ٹھانی ہے جو اس رسالہ کے ہر فقرہ اور آپکی ہر بات سے ظاہر اور خدا خوب اوسرسے ماہر ہے اوسکے سامنے کوئی مکر و فریب چل نہین سکتا اوسکے احاطہ قدرت سے کوئی باہر نکل نہین سکتا جسکی وہ ہدایت کرے وہ کبہی کسیکے بہکانے پر راہ راست سے نہ پہرے گا بلکہ بہکانے والا آپ ہی اوندہے موہنہ دوزخ مین گریگا۔

قال اور جو اسپر بہی نہ سمجھو تو بہاڑ مین جاؤ اور اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجہا دینگے۔

اقول ابتدا تو آپنے اپنے اس آخری وعظ و نصیحت کی یہہ کی تہی کہ (اب ای مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے جس سے ہم سمجہے تہے کہ اب آپ اپنے مزاج سے خلاف لینت اور نرم زبانی سے کام لینگے مگر انتہا بیچارے مسلمانونکی یہہ ہوئی کہ (بہاڑ مین جاؤ اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجہا دینگے) اب ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس آپکے برے خاتمہ سے آپکی خیریت نظر نہین آتی موت بیشک

قریب ہی مگر سمجھنا دنیا ہی مین چاہیئے بعد موت کے پہر منکر و نکیر ہون یا مبشر و
بشیر ہون کسیکا سمجہانا کچھہ کام نہ آئیگا اگر اسی حالت مین دنیا سے گئی تو اوس آتش
سوزان اور لہیب نیران سے جسکا ہر ذرہ پہاڑ اور ہر شعلہ پہاڑ ہے کوئی نہ بچا وےگا
پس مسلمانونکا ساتہہ دیجیئے اور وہ کام کیجیئے کہ آپ ہی ہم سب سچے مسلمانون کے ساتہہ
ہاتہہ مین ہاتہہ بہشت برین مین داخل اور رحمت رب العالمین سے واصل ہون الہی
جیسا ہماری اس رسالہ کا اچھا خاتمہ ہوا ویسا تو اپنی رحمت اور اپنے حبیب اور اونکی آل
پاک کے طفیل اور شفاعت سے ہمارا خاتمہ بہی بخیر کرنا آمین یا رب العلمین

الحمد للہ والمنہ کہ باوجود شدائد و ورہائے متواتر مرض جسکو خدا ہی خوب جانتا ہے
اس عجالہ مسمی بہ نصر المومنین جواب رسالہ ہدایت المومنین کو
پانچوین شہر رجب روز سہ شنبہ ۱۳۱۵ ہجری سے بین لکہنے
شروع کیا اور باوصف ضیق مجال و شدت و قوت مرض
وضعف و اضمحلال تنہا بنفس حزین بلا ناصر و معین
۲۷ شہر شعبان ۱۳۱۵ روز جمعہ تخمیناً ایک
مہینا تیئیس ۲۳ روز مین ختم کردیا اللہ تعالےٰ
اس سے سب برادران ایمانی کو
نفع پہونچاوے بمحمد وآلہ عبدہ
المذنب ریاض الحسن غفر اللہ
لہ ولوالدیہ و
احسن الیہما
والیہ
ﻫ

SALAR JUNG ESTATE
(Oriental Sect.
URDU PRINTED
Accession No... 907
Subject.........

تمام شد

کتاب نصر المومنین جواب رسالۂ ہدایت المومنین

حسب فرمائش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب رئیس اونام دام اقبالہ مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی

تقریز و قطعہ تاریخ

از نتائج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیہ السلام عالیجناب فیض مآب عباس علی صاحب متخلص بعالی بر کتاب نصر المومنین مصنفہ جناب مستطاب مولوی سید ریاض الحسن صاحب دام فیضہ

ملک قدر سید ریاض الحسن	کہ باد ابر رحمت ذوالمنن
محقق بعلم حدیث و کلام	کسے در کمالش ندارد کلام
مناظر چو او بر بساط زمین	ندید است چشم سپہر برین
برد نواصب چو گیرد قلم	قلم بر سوالش کشند یکقلم
رقم زد برد نواصب کتاب	بنور و ضیا غیرت آفتاب
از وہست روشن چو مہر مبین	شکست عدو نصرت مومنین
نمود از صحاح مخالف رقم	دلیل جواز ضریح و علم
جز این ہم نوشتہ رسالہ سبے	کہ داند ورا حرز جان ہر کسے
وزان یک دو یاد آمدم این زمان	کنم درج نامش پے مومنان
نظر کرد چون در عزیزی کتاب	ز تحفہ بتحفہ بدادش جواب
چو از تحفہ دادش جوابش تمام	نہادہ بمنقلبۂ تحفہ نام

کتابے نوشتہ بطیش و غضب
بپے ناصبان نار ذات لہب

بود سخت گر دشمن روسیاہ
ز تیغ زبانش نیاید پناہ

بنظم سخن ہم ندارد نظیر
کلامش منور چو مہر منیر

غرض از ہمہ علم و فن ماہر است
چو خورشید یک باطن و ظاہر است

بکن عرض عالی بہ پیش خدا
کہ دارد ورا تا بروز جزا

بخصمان دین تُرک تازی کند
بہ تیغ زبان تیغ بازی کند

قطعہ تاریخ طبع نصر المومنین

بحروف معجمہ

کیا جب طبع نصر المومنین کو
کہ برہان ثبوت رنج و غم ہے

لکھی منقوط میں عالی نے تاریخ
چراغ مجلس شاہ امم ہے

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

قطعہ تاریخ

از تصنیف عالی مرتبت والا منزلت شاعر شیرین مقال

مداح احمد و آل فردوسی زمان خاقانی دوران اکمل الکلا

جناب شیخ فدا علی صاحب المتخلص بعیش شاگرد رشید جناب عرش مرحوم مغفور

ہین ریاض الحسن جو عالم دین
مثل اونکا نہین زمانے مین
کیون نہ روح القدس کی ہو تائید
اہلسنت کے اک رسالہ کا
خوب ثابت کیا کتابون سے
نص سے مومنین اگر ضم ہو
وردِ دین سے اسے جو چہپوایا
ہین وہ اونام کے رئیسون مین
طبع کے بعد یہ رسالہ پاک
فکر تاریخ طبع مجہکو ہوئی

اونکے علم و ہنر کا کیا کہنا
ہین وہ علم کلام مین یکتا
ہے مشام زمان بفضل خدا
کیا ہی دندان شکن جواب لکہا
تعزیہ کا بنانا اور رکہنا
ہو عیان نام اس رسالہ کا
کام تہا یہ محمد اصغر کا
ذی ہمم ذی حشم سحاب عطا
عیش میری نظر سے بہی گذرا
اب شریکِ ثواب مین بہی ہوا

طبع کا سال از سر بہجت
پاسخ خوب لاجواب لکہا

قطعہ تاریخ

نیر تابان سپہر بلاغت ماہ درخشان آسمان فصاحت مالک اقلیم سخنوری حاکم دیہیم مضامین گستری شاعر شیرین مقال عالی فہم نازک خیال حبیب لبیب حسیب نصیب جناب منشی سید تفضل حسین صاحب دیب شاگرد رشید

جناب تدبیر الدوله مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب

المتخلص به آسیر مرحوم و مغفور

بحمدالله شد مطبوع اینک | که نصر المومنین نادر کتاب است
فیوضش مثل لطف حق بهر سو | ضیا بارش مثل آفتاب است
باثبات عزاے شاه مظلوم | دلیلے کو بیان شد انتخاب است
نظر کردن بران اجر یست بیحد | بیانش باعث کسب ثواب است
کسے گو مانع امر عزا شد | نه شرمش ز دین نه از ایمان حجاب است
دلیلے کو که تا مقصد رساند | بمطلوب خودش ناکامیاب است
جواب مسکت و دندان شکن یافت | چه گوید کس که نادم خود حجاب است
مصنف عالم معقول و منقول | که مقدار علومش بے حساب است
رفیع الشان و ذی جاه و ذوی القدر | چسان نامش بگیرم ترک ادب است
معین طبع را از من چه پرسی | محمد اصغر عالی جناب است
ندیدم دیگرے مثلش باو نام | کزو هر اهل حاجت کامیاب است

ادیب این مصرع تاریخ بنویس
جوابش بگو کان لاجواب است

سنه ۱۳۱۲ ه